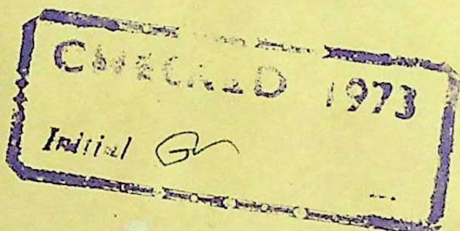




79

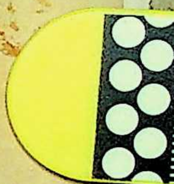
79

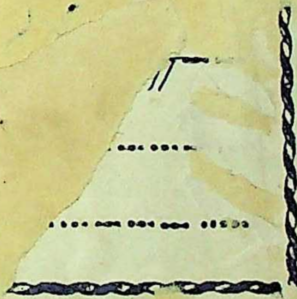




لاجپت رائے اینڈ سنز تاجران کتب

لاہور





کبیر بھجناولی

یعنی

کبیر صاحب کے ہردلعزیز و مقبول عام کلام

کا

خوشنما گلدستہ

پبلشرز

لاجپت رائے اینڈ سنز تاجران کتب لوہاری گیٹ

لاہور

پبلشرز

لاجپت رائے اینڈ سنز بک سیلرز

لاہور

(مرکنٹائل پریس ریلوے روڈ لاہور میں لالہ سوم پرکاش پرنٹر و پبلشر نے چھپوا کر لوہاری دروازہ لاہور سے شائع کی)



سمرپن

میرے دِل میں شری مان باوشیو برت لال جی کے لئے خاص عزّت ہے۔ اور یہ بھجناولی اُنہیں کی کرپا سے مکمّل ہوئی ہے۔ چنانچہ میں اِسے اُن کے پوتر چرنوں میں سمرپن کرتا ہوں۔ اُمید ہے۔ آپ اِسے قبولیّت کا شرف بخشیں گے۔

آپ کا سیوک
رائے لاچپت ساہنی

دو لفظ

کبیر صاحب کے بھجنوں کے سُننے کا مجھے بچپن سے شوق تھا۔ یہ اتنے من بھاونے دِلکش اور سُندر تھے۔ کہ مجھے اِن میں خاص رس آتا تھا۔ یہاں تک کہ جب میٹھک پر صبح سکُول کا کام کر رہا ہوتا۔ باہر کوچہ میں کوئی پھیری والا سادھو دوتارہ طنبورا یا کھڑتال لیئے بھجن گاتے آتا۔ تو میں فوراً باہر نکل کر اُس سے کبیر صاحب کے بھجن سُنانے کی سفارش کرتا۔ اور جہاں میں یہ بھجن سنتا۔ وہاں کاپی میں لکھتا بھی جاتا۔ حتیٰ کہ اِس طرح میں نے کافی بھجن اکٹھے کر لئے۔ اِس زمانہ طالب علمی میں مجھے یہ پتہ نہیں تھا۔ کہ ایک دن ان بھجنوں کو کتابی صُورت نصیب ہوگی اور عام پبلک میری طرح اِن سے امرت رس پان کرنے کی بھاگی بنیگی۔ طالب علمی کے زمانے کے بعد زمانہ ملازمت میں بھی میں نے موقع کو کبھی ہاتھ سے نہیں جانے دیا۔ اور جس طرح بھی بن پڑا۔ اِن بھجنوں کے مجموعہ میں اضافہ کرتا گیا۔ جب میں نے لاہور آکر پبلشنگ کا کام شروع کیا۔ تو اُسی شوق اور پریم کے زیر اثر شریمان بابو شیو برت لال جی سے کبیر لوگ و کبیر بیجک کا کاپی رائیٹ حاصل کیا۔ ایام ملازمت میں بابو شیو برت لال جی کی ایڈٹ شدہ آریہ گزٹ کا میں مستقل خریدار تھا۔ اور اس پرچہ میں خاصی تعداد کبیر صاحب کے دوہوں کی ہوتی تھی۔ اپنی یادداشت کی مدد سے میں نے بابو صاحب سے کبیر صاحب

کے بھجنوں کے بارے میں دریافت کیا اور انہوں نے کمال مہربانی سے کبیر ساکھی
کا جو اُن کی اپنی کبیر صاحب کے منتخب شدہ دوہوں کی بہترین تصنیف ہے،
حق تصنیف مجھے دیدیا۔ میں نے اس ساکھی کا چھاپنا کسی آئندہ وقت پر
ملتوی کر کے اس میں چیدہ چیدہ اور عام فہم بھجن اور دوہے چھانٹ لئے
اور اس طرح سے اپنے عرصۂ دراز سے سنبھال کر رکھے ہوئے بھجنوں کے
مجموعہ کو مکمل کر لیا۔ اور آج مجھے نہایت خوشی ہے۔ کہ ایشور کی کرپا سے اسے
کتابی صورت میں لا کر ناظرین کے پیش کرنے کے قابل ہوا ہوں۔ کبیر ساکھی
سے کبیر صاحب کی مختصر سوانحعمری از قلم بابو شیو برت لال جی بی ایم نے
اسکے ساتھ شامل کر دی ہے۔ کبیر صاحب کے بھجنوں میں عجیب اثر ہے۔
بڑی جدت ہے۔ غضب کی جادو بیانی ہے۔ اور یہ پہلے درجے کے اثر
رکھتے ہیں۔ ہوں بھی کیوں نہ۔ ایک عامل باعمل کا کلام اور پھر اپنی مادری زبان
میں پر کلام کی سادگی۔ اور دلفریب جادو بیانی کی وجہ سے ہے۔ کہ آج
صدیاں گذر جانے پر بھی ہندوستان بھر میں یہ بھجن زبان زد خلائق ہیں۔ میں
نے یو پی کی ہندی پستکوں اور ایسے ہی صوبہ بہار کے گرنتھوں میں عام
طور پر ان کے بھجن دیکھے ہیں۔ اور پنجاب میں تو ان کی خاص درجہ حاصل ہے
جہاں گلی گلی میں سادھو ان کو گائن کر کے شروتا گنوں کے دلوں پر امرت
ورشا کرتے ہیں۔ وہاں ہمارے مقدس گورو صاحبان نے ان کو سری
گورو گرنتھ صاحب میں جگہ دی ہے۔ ان کی بانی ایشور بھگتی کے رنگ میں
اتنی رنگی ہوئی ہے۔ کہ اسے سن کر خواہ مخواہ ایشور چرنوں میں پریم پیدا ہوتا
ہے۔ سنت جن عام طور پر مذہب کے چکر سے بالاتر ہوتے ہیں۔ اس لئے
ہمیں اس سے غرض نہیں۔ کہ کبیر صاحب کا مت کیا تھا۔ تاہم ان کے

کلام سے صاف عیاں ہے۔ کہ وہ ویدمت انویائی تھے۔ چنانچہ وہ فرماتے ہیں

پورن بانی وید کی سومت پرم انوپ
آدھی بھاشا پتربن کو تکھی پاوے روپ

یعنی ویدوں کا کلام پورن (مکمل) ہے۔ خوبصورت ہے۔ اور بے نظیر لیکن جس کے پاس ودیا (گیان) کی آنکھ نہیں۔ اُس کو اِن کے روپ کو دیکھنے کا سوبھاگیہ نہیں ہو سکتا۔ آپ اس قسم کی تعلیم اور بحث مباحثہ کے سخت برخلاف تھے۔ جو عمل سے خالی ہو۔ آپ اکھشری ودیا کے مقابلے نراکھشر لیکن گیانی اور بھگت جن کو فضیلت دیتے تھے۔ خود بھی پنڈت نہیں تھے۔ لیکن ایشور پریم کا یہ حال تھا۔ کہ اِس شعر کے مصداق تھے۔

من تو شدم تو من شدی من جاں شدم تو تن شدی
پس کس نہ گوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری

وہ خالص ویدانتی معلوم ہوتے ہیں۔ جیسے ان کے مندرجہ ذیل کلام سے ظاہر ہے: سبھی کھلونے کھانڈ کے کھانڈ کھلونوں ماہنہ
تیسے سب جگ برہم میں برہم جگت کے ماہنہ۔ وغیرہ وغیرہ

جہاں بھگتی اور ایشور وصال میں وہ باکمال تھے۔ وہاں اُنہوں نے پرچار کا بھی غضب کا کام کیا ہے۔ اور کوئی اخلاقی پہلو نہیں رہا۔ جس کو انہوں نے نہ چھوا ہو۔ توہم و باطل پرستی کے دور کرنے میں انہوں نے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ اور ان کا اتنا زبردست کھنڈن کیا۔ کہ اور کسی مہاپرش کی کتاب میں ایسا دیکھنے میں نہیں آیا لیکن لطف یہ ہے۔ کہ کھنڈن میں بھی خاص مزا ہے۔ مانس کے وشہ پر وہ لکھتے ہیں۔

ماس ماس سب ایک ہیں کیا مرغی کیا گائے
آنکھوں دیکھ نہارکے تے نر نرکے جائے

کبیر سوئی پیر ہے جو جانے پر پیر
جو پر پیر نہ جانئے سو کافر بے پیر

ایسے ہی مورتی پوجا کا کھنڈن دیکھئے۔

پاہن پوجے ہری ملے تو میں پوجوں پہاڑ
تاتے تو چکی بھلی پیس کھائے سنسار

آگے چل کر تیرتھ یاترا پر اپنا وچار یوں پرگٹ کرتے ہیں۔

تیرتھ ورت کرجگ مُوا ٹھنڈی پانی نہائے
ست نام جانے بنا کال جگت جگ کھائے

آپ گورو کے بغیر گتی نہیں مانتے۔ لیکن گورو ڈم کے سخت برخلاف تھے۔ چنانچہ وہ فرماتے ہیں۔

شش کو ایسا چاہئے گورو کو سرونس دے گورو کو ایسا چاہئے شش کا کچھو نہ لے

ایسے ہی کہاں تک لکھا جائے۔ کتاب آپ کے سامنے ہے۔ مجھے پوری امید ہے۔ کہ یہ پستک بطور خود مفید ہر دلعزیز اور مقبول عام ثابت ہوگی۔ اور ہم کوشش کرینگے۔ کہ تیسری ایڈیشن میں اور بھجنوں کا اضافہ کرکے اِسے زیادہ خوبصورت اور مکمل بنادیں۔ ادم شم

(لاجپت رائے ساہنی)

سوانح کبیر صاحب

(از بابو شوبرت لال ایم - اے)

کبیر صاحب کی پیدائش کے متعلق ہندوؤں میں کہا جاتا ہے کہ وہ کسی برہمنی بیوہ کے لڑکے تھے۔ ماں اُن کی شرم کی وجہ سے بنارس کے ہر تالاب پر چھوڑ گئی تھی۔ نورا نامی جولاہا کا ادھر سے گذر ہوا۔ وہ چونکہ لاولد تھا۔ ان کو لاکر اپنی بیوی نیما کی گود میں دیدیا۔ اور اُس نے اُن کی پرورش کی۔ مگر یہ روائت ہی روائت ہے نابھہ جی بھگت مال مصنف نے بھی اسی روائت کی بنیاد پر اُن کا حال ایسا ہی لکھا ہے اصل حال سے کسی کو بھی واقفیت نہیں۔ اُنکی پیدائش ۱۴۵۵ء میں بتلائی جاتی ہے یہ مہا انبھوی پُرش تھے۔ پانچ ہی برس کی عمر سے بھگتی بھاؤ اور پرمارتھ کے اُونچے درجہ کے بچن کہا کرتے تھے۔ گو پرورش مُسلمان گھر میں ہوئی تھی۔ مگر ہندو پن کے سنسکار دل میں مضبوطی کے ساتھ قایم تھے۔ اُسی کم سنی کے زمانے میں حکمت عملی سے رامانند جی کو اپنا گورو بنایا۔ اور اُن کے چیلے تو تھے ہی۔ مگر گورو پر چیلے کا اثر زیادہ گہرا پڑا۔ اور کبیر صاحب کی وجہ سے اُن کے اچار بچار میں زمین و آسمان فرق آگیا۔ ذات پات کا جھگڑا یا کھنڈ ٹوٹ گیا۔ اور پھر وہ عام طور پر ہر قوم کے آدمیوں سے ملنے جلنے اور اُن کو بھگتی کی ریت سکھانے لگا۔

کبیر صاحب کی شادی نہیں ہوئی تھی۔ لوئی نامی ایک لڑکی اُنکے بہت سنگ میں رہتی تھی بعض لوگ کبیر صاحب کی بیوی بتاتے ہیں۔ مگر یہ غلط ہے۔ وہ اُن کی چیلی تھی۔ اسی طرح کمال اور کمالی بھی اُنکی روحانی اولاد تھے۔ اور یہ دونو بھی صاحب کمال ہوئے ہیں۔ اور ان کے کلام کے کچھ کچھ حصے ابتک زبان زد خاص و عام ہیں کبیر صاحب نہ ہندو تھے نہ مُسلمان۔ اور ہندو مُسلمان دونوں تھے۔ دونوں

ہی دین کو چتایا۔ ہندؤوں کے گورو اور مسلمانوں کے پیر کہلائے۔ بڑے آدمیوں میں سے اُن کے چیلے راجہ بیر سنگھ بگھیلا اور بجلی خاں پٹھان تھے کبیر صاحب ہندو اور مسلمان کے مُروجہ رسم و رواج کے برخلاف تردیدی کلمے استعمال کرتے تھے جسکی وجہ سے ہر دو قوم کے آدمی اُنکے دشمن ہو گئے بادشاہ وقت سکندر لودی تک شکائت کی نوبت پہنچی اُس نے اُن کی تعزیر اور تنبیہہ بھی کی۔ مگر سب پنڈت و مولویوں کیساتھ انکے بحث و مباحثے بھی ہوئے جنمیں ان سب کو ہمیشہ لاجواب ہونا پڑا اور آخر میں کبیر صاحب کو اپنے خیالات کی اشاعت میں بڑی کامیابی حاصل ہوئی ابوالفضل نامی مؤرخ نے اپنی مستند کتاب آئین اکبری میں مذہبی شخصوں کا کچھ ذکر اشارہ میں کیا ہے۔

اُن کے گورمکھ چیلے دھرم داس ایک دولتمند ویش تھے۔ اور انکی بیوی آمن بیوی اور اُن کے لڑکے بھی ایسے دل اور جان سے ست گورو کبیر صاحب کے معتقد تھے کہ یہ خوش ہو کر انہیں کے خاندان کو اپنا جانشین بنا گئے۔ بیالیس پشت تک روحانی راج کا بر دیا۔ اور ابتک وہ کبیر پنتھ کے اصلی آچاریہ مانے جاتے ہیں۔

اسی طرح کبیر صاحب کی دُعا سے گجرات کے سولنکھی راجہ کی منت کرنے پر ایک لڑکا پیدا ہوا جس کا نام ویاگھر دیو رکھا گیا۔ اُنکی اولاد اب سولنکھی نہیں۔ بلکہ بگھیل کہلاتی ہے۔ کبیر صاحب نے اسکی اولاد کو باندھوگڑھ کا قلعہ دیکر ایک کبیر پنتھی شاہی نسل کا سلسلہ قائم کیا جو ریاست ریواں کی حکمرانی کرتا ہے۔ اسکو بھی ۴۲ پشت تک راج کرنے کا بر دیا۔ مگر افسوس ہے۔ یہ خاندان زمانے کے زیر اثر آکر اب کبیر پنتھی نہیں رہا شری رامانج سمپردا کا پیرو ہو گیا۔ یہ اِس گھرانے نے سخت غلطی کی ہے۔

کبیر صاحب نے اپنی زندگی میں ہزاروں اور لاکھوں جیوؤں کو چتایا اور وہ پانچ برس کی عمر سے لیکر ۱۲۰ برس کی عمر تک اسی طرح کام کرتے رہے۔ اِنکے مٹھ قریب قریب ہندوستان کے تمام حصوں میں موجود ہیں۔ اور ان کے پیروکاروں کی تعداد پندرہ لاکھ سے زیادہ ہے۔

کبیر صاحب آدمی سنت کہلاتے ہیں۔ ان سے پہلے پنتھ کی بُنیاد اور کسی نے نہیں ڈالی تھی۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ مابعد زمانے کے تمام پنتھوں نے یا تو ان کے گھرانے سے فیضیاب ہو کر الگ اپنا پنتھ چلایا۔ یا ان کے مُقلد تھے۔ اور اگر غور سے دیکھا جائے۔ تو سب کے سب صرف ویسے ہی شبد اور بانی کہنے کے عادی تھے۔ بلکہ ہر جگہ ان کے اصول کی اشاعت کا اہتمام مدِنظر ہے۔ اور اگر اِس نگاہ سے ان تمام پنتھوں پر نگاہ ڈالی جائے۔ تو کبیر صاحب کی تعلیم سے فیضیاب گروہ کی تعداد قریب ایک کروڑ تک پہنچیگی۔ اور چاہے ان کے درمیان باہمی جزویات کتنی ہی ہوں۔ مگر سب بلا استثنا کبیر صاحب کے نام کی تعظیم کرتے ہیں۔ اور اِن کی بانی کو بہت پاک سمجھتے ہیں۔

کبیر صاحب کے کلام میں جادو ہے۔ جو سُننے والے کو بیساختہ اپنی طرف رجوع کر لیتا ہے اور یہی سبب ہے۔ کہ ہر قوم ہر مذہب اور ہر فرقے کے آدمی انکے شبد کو بڑی شردھا سے سُنتے ہیں

سنہ ۱۵۷۵ء میں جب گپت ہونیکا وقت آیا تو آپ مگہر ضلع بستی میں تشریف لیگئے جسکی نسبت ہندؤوں میں یہ عام خیال ہے کہ مگہر مرے سو گدھا ہوئے۔ اور وہاں ہی گپت ہو گئے مرنے پر ہندو اور مُسلمان دونو لاش پر جھگڑنے لگے۔ ہندو جلانا اور مُسلمان گاڑنا چاہتے تھے۔ آخر جب لاش کو کھولا تو وہ غائب تھی۔ صرف پھول کثیر مقدار میں جمع تھے۔ آدھا بجلی خاں پٹھان نے لیا۔ اور مگہر میں روضہ تعمیر کرایا۔ آدھا ہندو کاشی میں اُٹھا لائے اور نورالنعمان کے گھر کے قریب سمادھی بنوائی۔ جو کبیر چورا کے نام سے مشہور ہے۔ اسجگہ ان کے گھر کا نشان بھی بتایا جاتا ہے۔

کبیر صاحب کے شاگردوں میں دھرم داس دھنی مکھیہ تھے۔ باقی اور گیارہ شاگردوں نے گورو سے اجازت پاکر جا بجا اپنے مٹھ بنائے اور اپنے طور پر سنت مت کا پرچار کیا۔ ان میں سے بعض بعض مٹھ ابھی تک موجود ہیں۔ کبیر صاحب کی عزت ہندؤوں کے کسی کسی وشنو فرقوں میں اُن کے زمانہ حیات ہی میں ہو گئی تھی۔ یہاں تک کہ جگن ناتھ جی وغیرہ کے مندروں میں اُسی وقت اُن کے شبد گائے جانے لگے۔ یہ کبیر صاحب کی مختصر سوانحعمری ہے۔

اپدیش

بھجن نمبر ۱

وے کروں کر جوڑ کے سنو گورو کرپا ندھان
کبیر بنتی کرے چرن چت لیائے
کیا لکھ لے بنتی کروں لاج آوت ہے موہے
مجھ میں اوگن تجھ گن تجھ گن اوگن مجھ
صاحب تم نہ بسار یو لاکھ لوک مل جاہنہ
تمہیں بسارے کیا بنے کس کے شرنے جائیں
جو میں بھول بگاڑیا نا کر میلا چت
کبیر بھول بگاڑیا کر میلا چت

سنت سنگ سکھ دیجئے دیا غریبی گیان
مارگ سانچا سنت کا گورو دیہی بتائے
تم دیکھت اوگن کروں کیسے جاؤں توہ
جو ہیں بسروں تجھ کو تو مت بسرے مجھ
ہم سے تم کو بہت ہیں تم سم ہم کو ناہنہ
شِو۔ برہمی۔ منی۔ نارد میرے چت نہ سمائیں
صاحب گروا چاہئے نفر بگاڑے نت
نفر تو دین ادھین ہے صاحب راکھے ہت

(۱) ہاتھ۔ (۲) راستہ (۳) میرے من میں۔ (۴) برہما (۵) نوکر

اوگن کیئے تو بہو کیے کرت نہ لاگی بار
بخش بخش دے بخش غریب نواز
سائیں تم میں بہت گن اوگن کوئی ناہہ
مجھ میں گن ایکو نہیں سو سنت سرور
میں کھوٹا سائیں کھرا ہیں پاپ کا بھنڈار
میں اپرادھی جنم کا نکھ سکھ بھرا وکار
سرت کرو میری سائیاں ہیں اون بھوجل ماہہ
ادھم اپت تو کو پ ہی میں ہوں بھمان
من پرتیت پریم رس نا کچھو تن میں ڈھنگ
اب کی جو سائیں ملیں سب دکھ آکھوں کھول
انترجامی ایک تو سب جگ سے آدھار
بھوساگر اتی کٹھن گہرا اگم اتھاہ
اوگن ہار اگن نہیں من کا بڑا کٹھور
تم تو سمرتھ سائیاں وڑدھ کر پکڑو باہہ
بھگتی دان ہی دیجئے گورودیون دیو!
تم گورو دین دیال ہو داتا اپرمپار
بھاوے بندہ بخشے بھاوے گردن مار
ہیں تو پوت کپوت ہوں میری باپ کو لاج
جو کھو جاؤ دل اپنا سب اوگن مجھ ماہہ
تیرے نام پرتاپ سے پاؤں آدر ٹھور
میں اپرادھی آتما سائیں شرن اُبار
تم داتا دکھ بھنجنا میری کرو سنبھار
آپ ہی بہہ جاؤنگا جو نہیں پکڑو باہہ
ایک ٹیک گورو نام کی سن گورو کرماندھ
نا جانوں اس پوسی کیونکر رہسی نکھ
چرنوں ویسیں بھر کھول جو کہنا ہو سو کئے
جو تم چھانڈو ہاتھ سے کون اتارے پار
تم دیاں کرو تب پاؤں کچھ ٹھاہ
ایسے سمرتھ ستگورو تاہی لگاؤں ٹھور
دھر ہی سے پہنچا ہوں مت چھانڈو پکب باہہ
اور نہیں کچھ چاہئے نس دن تیری سیو
میں بڑوں منجدھار میں پکڑ لگاؤ پار

بھجن نمبر ۲

کبھو جی کیسے تاروگے میرا اوگن بھر یو شریر
رنکا تاریو بنکا تاریو۔ تاریو سدن قصائی
سوا پڑھاوت گنگا تاری۔ تاری میراں بائی

ا سنتو کے مزاج ۲ دکھ کے کاٹنے والے ۳ ادھرلی ۴ سمندر ۵ پار

دھنے بھگت کا کھیت جمایا نامے چھان چھوائی
سین بھگت کی بپت نواری آپ بھئے پربھونائی
بندرابن کی کنج گلیں میں لگی شیام سے ڈور
اب کی بار اُبارہ دپیارے لئی کبیر نے اوڑ

بھجن نمبر ۳

مایا مہا ٹھگنی ہم جانی
تیرگن پھانس لیئے کر[1] ڈولے بولے مدھری بانی[2]
کیشو[3] کے کملا ہوئے بیٹھی شیو کے بھون[4] بھوانی
پنڈا کے لورت ہوئے بیٹھی تیرتھ میں بھئی پانی
یوگی کے یوگن سوئے بیٹھی راجہ کے گھر رانی
کاہو کے ہیرا ہوئے بیٹھی کاہو کے کوڑی کانی
بھگتن کے بھگتی ہوئے بیٹھی برہما کے برہمانی
کہت کبیر سنو ہو سنتو یہ سب اکنتھ گیانی

بھجن نمبر ۴

جیتے ہوئے دیکھ بندے کرلے آپ نبیرا[1]
آپ جیت[2] آپ ٹھور[3] کر موئے کہاں گھر تیرا
یہی اوسر میں چیتو پرانی انت[4] کوئی نہیں تیرا
کہیں کبیر سنو ہو سنتو! کٹھن کال کو گھیرا

[1] ہاتھ [2] بیٹھی [3] وشنو [4] لکشمی [5] گھر [6] کیسی [7] کیسی
[1] جھگڑا [2] جیتے ہوئے دیکھ [3] ٹھکانا [4] موقع [5] ٹھکانا۔

اُن کی یاد

بھجن نمبر ۵

سمرن مارگ سہج کا ستگورو دیا بتائے
گیان کتھے بک بک مرے کاہے کرے اپائے

کبیر سمرن سار ہے اور سکل جنجال
نج سُکھ آتم رام ہیں دوجا دُکھ اپار

دُکھ میں سمرن سب کرے سُکھ میں کرے نہ کوئے
سُکھ میں سمرن نا کیا دکھ میں کیا یاد ہوئے

سُکھ کے ماتھے سِل پڑے جو نام ہردے سے جائے
تھوڑا سمرن بہت سکھ جو کر جانے کوئے

سمرن سوں سکھ ہوت ہے سمرن سوں دکھ جائے
جپ تپ سنجم سادھنا سب کچھ سمرن ماہنہ

نہہ کامی سمرن کرے پاوے اُتم دھام
راجا۔ رانا۔ راؤ۔ رنک بڑا جو سمرے نام

سائیں یوں تم جانیو گھٹ گھٹ رہے نت ہی چیت

سوانس سوانس سمرن کرے بکدن گو رو ملیجائے
ستگورو نے تو یوں کہا سمرن کرو بنائے

آد۔ انت مدھ سمرنا باقی ہے بھرم جال
منسا۔ باچا۔ کرمنا کبیر۔ سمرن سار

جو سکھ میں سمرن کرے تو دُکھ کاہے ہوئے
کہیں کبیر تا داس کی کون سُنے فریاد

بُلہاری وا دُکھ کی جو پل پل نام رٹائے
ہروی لگے نہ پھٹکری چو کھلائی رنگ ہوئے

کہیں کبیر سمرن کئے سائیں ماہیں سمائے
کبیر جانیں بھگت جن سمرن سم کچھ ناہنہ

نہہ کامی سمرن کرے پاوے اچل مقام
کہیں کبیر سب سے بڑا جو سمرے نہ کام

مروں تو تم سمرت مروں جیوت سمروں نت

۱ اول ۲ آخر ۳ درمیان ۴ دوسرا ۵ خیال ۶ لفظ ۷ عمل کیا ۸ پتھر ۹ ہلدی ۱۰ لازوال ۱۱ سردار ۱۲ بڑا ۱۳ ہمیشہ۔

بھجن نمبر ۶

سمرن کی سُدھ یوں کرو جیسے کامی کام
کہیں کبیر پکار کے تب پڑ گئے نج نام
سمرن کی سُدھ یوں کرو جیوں گاگر پنہار
ہالے ڈولے سُرت میں کہیں کبیر بچار
سمرن کی سُدھ یوں کرو جیوں سُرگھی سُت ماہنہ
کہیں کبیر چارا چرت بسرت کبہوں ناہنہ
سمرن کی سُدھ یوں کرو جیسے دام کنگال
کہیں کبیر بسرے نہیں پل پل لیت سنبھال
سمرن کی سُدھ یوں کرو جیوں سوئی میں ڈور
کہیں کبیر چھوٹے نہیں چلے اور کی اور

بھجن نمبر ۷

سمرن سوں من لائیے جیسے نار کورنگ
سمرن سوں من لائیے جیسے کیٹ بھرنگ
سمرن سوں من لائیے جیسے دیپ پتنگ
سمرن سوں من لائیے جیسے پانی مین
سمرن سوں من جب لگے گیان آنکس دے سیس
سمرن ماہیں لگائے دے سُرت آپنی سوئے
سمرن سُرت لگائے کر مکھ تے کچھو نہ بول

کہیں کبیر بسرے نہیں پران تجے تہی سنگ
کبیر لسبارے آپ کو ہوئے جائے تہی لنگ
پران تجے چھن ایک میں جرت نہ موڑے انگ
پران تجے پل بچھڑے ست کبیر کہہ دیں
کہیں کبیر بسرے نہیں تجے بسوا بیس
کہیں کبیر سنسار گن تجھے نہ بیاپے کوئے
باہر کے پٹ دیکر انتر کے پٹ کھول

[illegible]

بھجن نمبر ۸

جب بولے تب رام کہہ من سمرن سوں لائے
داس کبیر اِس[۱] دن کہے سمرن سُرت لگائے

سانس سانس پر رام کہہ پران جائینگے چھوٹ
گھر کے ہِت[۲] سُت[۳] سوارتھی[۴] سب ہی لینگے لوٹ

سانس سانس پر رام کہہ برتھا[۵] جنم مت کھوئے
کیا جانے اِس سانس کا آون ہوئے نہ ہوئے

لُٹ سکے تو لوٹ لے رام نام نت لوٹ
انت کال پچتاؤگے جب تن جہیں گے چھوٹ

کہیں کبیر من لوٹ لے رام نام بھنڈار
کال کنٹھ[۷] پکڑے گا رُکے دسوں دوار

کبیر تم بھجے[۸] رام جپ جب لگ دیوا[۹] بات[۱۰]
تیل گھٹے باتی بجھے تب سوئے دن رات

بھجن نمبر ۹

کبیر سویا کیا کرے جاگ جپے کرتار — ایک دن سونا ہوئیگا لمبے پاؤں پسار
کبیر سویا کیا کرے اُٹھ کے بھج بھگوان — جم گھر جم لے جائیگا پڑا رہیگا میان
کبیر سویا کیا کرے گورو کے نت گن گائے — چیت چیت میں اپنے انت کال پھر آئے
کبیر سویا کیا کرے سوئے ہوئے اکارج — برہما کا آسن ڈگا سنی کال کی گاج
کبیر سویا کیا کرے اُٹھ نہ رووے دُکھ — جاکا باسا گھور میں سو کیوں سووے سکھ

۱ رات ۲ عزیز ۳ لڑکے ۴ خودغرض ۵ ناحق ۶ گردہ ۷ بگڑ دیا ۸ بےخوف ۹ چراغ ۱۰ بتی

کبیر سویا کیا کرے جاگن کی کر چونپ
کبیر سویا کیا کرے آنکھن دیکھے جاگ
نیند نشانی میچ کی اُٹھ کبیرا جاگ
اپنے پہرے جاگئے نا تُر رہئے سوئے
سویا سو کھویا گھنا جاگا سو پایا
نیند نشانی میچ کی اُٹھ کبیرا جاگ
جیسے مایا من رمے تیسے رام رمائے
کبیر چوڈھا کو کرہی کرت بھجن میں بھنگ
گرہی کا ٹکڑا اُبرا اودے دوے انگل دانت
کبیر چت چنچل بھیا جہونہیں لاگی لائے

یہ دم ہیرا لعل ہے گن گن گورو کو سونپ
جا سوں ہوئے بچھوہنا نا سنگ کبہوں لاگ
سویا سو نشپھل گیا جاگا سو پھل چاکھ
کیا جانے کس پہر میں کس کا پہرا ہوئے
کہیں کبیر بچار کے ادا گون نسایا
اور رسائن چھانڈ کے تو نام رسائن لاگ
گگن منڈل میں گھر کرے انت رت بدیاے
تا کو ٹکڑا ڈال کر سمرن کرو نشنگ
بھجن کرے تو اُدبہ رے نا تر کاڑھے انت
ہاتھ گھڑا ست نام کا لیجئے بیگ بجھائے

بھجن نمبر ۱

چنتا تو ست نام کی اور نہ چتوے داس
جب ہی نام ہردے دھیر یو بھیو پاپ کو ناس
پہلے بُرا کمائے کر باندھی بس کی پوٹ
کوٹی کرم پل میں کٹیں رنچک آوے نام
ست نام کو چھانڈ کر بات چلاوے اور
ست نام کے سمرتے اُدھرے بہت انیک
ست نام کے سمرتے ادھم ترے سنسار

جو کچھ چتوے نام بن سوئی کال کی پھانس
جیسے چنگی آگ کی پڑی پرانی گھاس
کوٹی کرم پل میں کٹیں آئے گورو کی اوٹ
کرم بھرم راتا پھرے انت نام نہیں ٹھام
تس اپرادھی جیو کو تیں لوک نہیں ٹھور
کہیں کبیر نہیں چھانڈیے ست نام کی ٹیک
سو نیچ اجامل۔ گنکا۔ سدنا۔ شبری نار

۲ عادت ۳ جدائی ۴ مورت ۵ ورنہ ۶ وقت ۷ چوکی ۸ دور گیا ۹ بھوگ
۱۰ گنتیا ۱۱ بے فکری ۱۲ گرہنی ۱۳ دانہ ۱۴ آگ

سوئے میں سمرن کرے مکھ میں آوے نام
نام جپت کنیا بھلی ساکت بھلا نہ پوت
نام جپت کوڑھی بھلا چوئی چوئی پڑے جو چام
ٹوٹے میں جو گورو بھجے تاکا نام سپوت
کبیر سب جگ نردھنا دھنونتا نہیں کوئے
جاکی گانٹھی نام ہے تاکے ہیں سب سدھ
ہر کیا دکھلائیے انتر جپئے نام
کبیر مکھ سوئی بھلا جا مکھ نکسے نام
کبیر کٹھنائی گڑی سمر سمر گورو نام

کبیر تاکے پاؤں کی پنہی میرا چام
چھیری کے گل گل تھنا تائیں دودا نہ موت
کنچن دیہہ کس کام کی جا مکھ ناہیں نام
مایا دھاری مسخرے کیتے ہی گئے اوت
دھنونتا سوئی جانیے جاکے ست نام دھن ہوئے
کر جوڑے ٹھاڑی سبھی آٹھ سدھی نوندھ
کہا بھولا خلق سوں بڑا دھنی سوں کام
جا مکھ نام نہ نکسے سو مکھ ہے کس کام
سولی او پرنٹ بندھا گرے تو ناریں ٹھام

بھجن نمبر ۱۱

مارگ چلتے جو گرے تا کو ناہیں دوس
کہیں کبیر بیٹھا رہے تا سر کڑے کوس

لمبا مارگ دور گھر بکٹ پنتھ بٹ مار
کہیں کبیر کیوں پائیے صاحب کا دیدار

کبیر ہری کے من کی بات سنی ہم دوئے
کے تو ہری کا نام لے کے کر اونچا ہوئے

آنکھوں میں جھائیں پڑی پنتھ نہار نہار
رسنا میں چھالا پڑا نام پکار پکار

۱؎ بھیدین۔ ۲؎ بکری ۳؎ گلے ۴؎ گلے کا تھن ۵؎ پیشاب ۶؎ کتنے ہی ۷؎ برباد ۸؎ بانٹھ ۹؎ بازیگر ۱۰؎ عیب ۱۱؎ ٹیڑھا ۱۲؎ ڈاکو ۱۳؎ خیرات کر کچھ دے۔ ۱۴؎ دیکھ ۱۵؎ لگی۔

آنکھیں تو بھر لائیا آنسو آٹھوں جام
پپیہا تو پی پی کرے کب ملی ہو تم رام
پانچ سکھی پیو پیو کریں چھٹا جو سمرے من
آئی سُرت کبیر کی پایا نام رتن

من تو سمرے رام کو رام بسے گھٹ آہی
رام ہورہیں رام کا بیس نواؤں کا ہی
تو تو کرتا تو بھیا مجھ میں رہی نہ ہوں
واری تیرے نام کی جت دیکھوں تت توں

تُو تو کرتا تو بھیا تجھ میں رہا سمائے
تجھ ماہیں میں مل رہا اب کہاں آوے جائے
رگ رگ بولی رام کی ردم روم رنکار
سہجے ہی دھن ہوت ہے سوئی سمرن سار

سہجے ہی دُھن ہوت ہے پل پل گھٹ ہی ماہنہ
سرت شبد میلا بھیا مکھ کی حاجت ناہنہ
سمرن تو گھٹ میں کرے گھٹ ہی میں کرتار
گھٹ ہی بھیتر پائیے سُرت شبد بھنڈار

بھجن نمبر ۱۲

کبیر مالا کاٹھ کی لاکھ جتن کا پھیر
کبیر مالا من ہی کی اور سنساری بھیکھ
من مالا کو پھیرنے جاہیں گانٹھے نہ پیر
مالا پھیرے ہری ملیں تو گلے رہٹ دیکھ

ﻪ آگے ﻪ جو کاؤں ﻪ کس کو ﻪ ادھر ﻪ ملاپ ﻪ گرہ ﻪ سویر

مالا تو کر میں پھرے جیبھ پھرے مکھ ماہیں
مالا پھیرت من خوشی تاتے کچھو نہ ہوئے
مالا پھیرت جگ بھیا مٹا نہ من کا پھیر
مالا پھیروں نہ ہری بھجوں مکھ سے کہوں نہ رام
تن تھر من تھر بچن تھر سُرت نرت تھر ہوئے
جاپ مرے اجپا مرے اہند بھی مر جائے
جا کی پونجی سانس ہے چھن آوے چھن جائے
ایسے مہنگے مول کا ایک سانس جو جائے
کہتا ہوں کہہ جات ہوں کہا بجاؤں ڈھول
نام جو رتی ایک ہے پاپ جو رتی ہزار
جینا تھوڑا ہی بھلا جو گورو کا سمرن ہوئے
منوا تو دہ وس پھرے یہ تو سمرن ناہیں
من مالا کے پھیرتے گھٹ اُجیارا ہوئے
کر کا منکا ڈال دے تو من کا منکا پھیر
میرا رام مجھے جپے تب پاؤں بسرام
کہیں کبیر اس پاٹ کو کلپ نہ پاوے سوئے
سُرت سمائی شبد میں تاہی کال نہیں کھائے
تاکو ایسا چاہیئے رہے نام لولائے
چودہ لوک پٹتر نہیں کہوں تو ڈھول بلائے
سانسا خالی جات ہے تین لوک کا مول
ایک نمی گھٹ سنجرے جار کرے سب چھار
لاکھ برس کا جیونا لیکھے دھرے نہ کوئے

بھجن نمبر ۱۳

کبیر رام رجھائے لے مکھ امرت گن گائے
پھوٹا نگ جیون جوڑ من سندھی سندھ ملائے
کبیر رام رجھائے لے جیبھا کے رس سواد
اور سواد رس تیاگ دے رام نام کے سواد
رام نام گن گادنے بھگتی ساج نت ساج
سدھرے لوگ پرلوک دوا ڈ ایک پنتھ دو کاج

۱ ہاتھ ۲ زبان ۳ من ۴ ہاتھ ۵ ملا ۶ قیمت ۷ معاوضہ ۸ کیسے ۹ جمع کرے۔ ۱۰ جلادے ۱۱ پرائی ۱۲ حساب ۱۳ نگینہ ۱۴ ترکاف

رام نام گن گاوتے تو ہی نہ آوے لاج
جو کوئی لاجے رام سے تا کا تن[1] بے کاج

کبیر مکھ سے رام کہہ من ہی رام کا دھیان
رام کا سمرن دھیان نت یہی بھگتی یہی گیان

کبیر دھارا اگم کی سنگورو دئی لکھائے
تا ہی اُلٹ سمرن کرو سوامی سنگ ملائے

بھجن نمبر ۱۴

نام رتن دھن پائے کر گانٹھی باندھ نہ کھول
ناہیں پن نہیں پارکھی[2] نہیں گاہک[3] نہیں مول[4]

نام رتن دھن مجھ میں کھان کھلی گھٹ ماہیہ
سینت[5] میں ہی دیت ہوں گاہک کوئی ناہیہ

جب گن کا گاہک ملے تب گن لاکھ بکائے
جب گن کا گاہک نہیں کوڑی بدلے جائے

ہیرا پرکھے جوہری شبد کو پرکھے سادھ
جو کوئی پرکھے سادھ کو تا کا متا[6] اگادھ

سبھی رسائن ہم کری نہیں نام سم کوے
رنچک گھٹ میں سنچرے[7] کنچن سب تن ہوئے

گاونتا[8] کے مکھ بسوں اور شروتا[9] کے کان
گیانی کے ہردے بسوں بھیدی کا بین ران

[1] جسم۔ [2] ادھیکار [3] جوہری [4] خریدار [5] قیمت [6] مفت [7] بدھی [8] گہری [9] کیا [10] جمع ہو کر [11] [12] گانے والے۔

نام بنا بے کام ہے چھپن بھوگ بلاس
کہا اندراسن بیٹھنا کیہ بیکنٹھ نواس

بھجن نمبر ۱۵

جا گھٹ پریت نہ پریم رس پُن رسنا[۱] نہیں کام
تے نر پشو[۲] سنسار میں اُپج[۳] مرے بے کام
ست نام جانا نہیں لاگی موٹی کھور[۴]
کایا[۵] ہانڈی کاٹھ کی ناوہ چڑھے بہور[۶]
ست نام پارس سرش جن[۷] من مبلا لوہ
کر پرست[۸] کنچن بھیا چھٹا کام مدموہ
ست نام رنج مول ہے منتر جنتر سب ڈار[۱۰]
کہیں کبیر ست نام بن بوڑ[۱۱] مؤا سنسار
کوئی نام سنسار میں تن تے مکتی نہ ہوئے
ست نام ہے سار جب بوجھے برلا کوئے
رام رام سب جگ کہے نام نہ چینہے کوئے
نام گورو کی دات[۱۲] ہے نام کہاوے سوئے
سوہنگ سوہنگ جب مؤا اُمھیا[۱۳] جنم گنوائے
گورو پارکھ ملے جوہری رتن نام بلگائے[۱۴]
شن شکھر چڑھ[۱۵] گھر کیا سہج سمادھ لگائے
نام رتن دھن تہاں ملا ستگور بھئے سہائے

۱ زبان ۲ حیوان ۳ پیدا ہو کر ۴ خرابی جسم ۵ پھر ۶ مانند ۷ بھگت ۸ ہاتھ ۹ چھوتے ہی ۱۰ شاخ ۱۱ ڈوب ۱۲ بخشش ۱۳ جھوٹا ۱۴ علیحدہ ۱۵ چوٹی ۱۶ پانی ۱۷ گھر سے

گھٹ ہی نام کی آس کر دوجی آس نراس
بسے جو نیر گنبھیر میں کیوں وہ مرے پیاس
جیسے مایا من رمے تیسا من رمائے
تارا منڈل بیدھی کر تب امرا پر جائے

بھجن نمبر ۱۶

سمرن بن غوطے کھاؤ گے
کیا لے کر تم جنم لیو ہے کیا لے کر چلے جاؤ گے
مٹھی باندھ کر جنم لیا ہے ہاتھ پسارے جاؤ گے
یہ تن ہے کاغذ کی پڑیا بوند پڑت گل جاؤ گے
کہت کبیر سنو بھائی سادھو اک نام بنا پچھتاؤ گے

بھجن نمبر ۱۷

من لاگا یار فقیری میں (ٹیک)
جو سکھ پایا رام بھجن میں - سو سکھ نہیں امیری میں
بھلا برا سب کو سن لیجے کر گزران غریبی میں
پریم نگر میں رہن ہماری بھلی بن آئی سبوری میں
ہاتھ میں کونڈی بغل میں سوٹا چاروں دسا جاگیری میں
آخر یہ تن خاک ملے گا کہا پھرت مغروری میں
کہے کبیر سنو بھائی سادھو صاحب ملے صبوری میں

ایک بھروسہ تیرا

بھجن نمبر ۱۸

جا کے من وشواس ہے سدا پربھو ہیں سنگ
ست نام کی لو لگی جم سے دور رہا ہے
رچن ہار کو چینہہ لے کھاتیکو کیا روئے
سائیں اتنا دیجئے جتنا کٹنب سمائے
ہری جن گانٹھ نہ باندھیں اور سما نا لے
کبیر چنتا کیا کروں چنتا سے کیا ہوئے
انڈا پالے کاچھوا بن تن راکھے پوکھ
گا یا جن پایا نہیں ان گائے تے دور
سب سے بھلی مدھو کری بھانتی بھانتی کا اناج
چنتا چھوڑ اچنت رہ صاحب ہے سمرتھ

کوئی کال جھکجھولئے تو نہ ہو من بھنگ
موہی بھروسہ رام کا بندہ نرک نہ جائے
من مندر میں بیٹھ کے تان پچھوڑا سوئے
میں بھی بھوکا نا رہوں سادھو نہ بھوکا جائے
آگے پیچھے ہری کھڑے جو مانگوں سو دے
میری چنتا ہری کرے چنتا موہی نہ کوے
بول نہ کرتا سب کی کرے پالے تینوں لوک
جن گا یا وشواس سوں تا سوں رام حضور
دعوی کا ہو کا نہیں بنا ولائت راج
پشو پکھیر و جیو جنت تن کے گانٹھ نہ ہتھ

بھجن نمبر ۱۹

صاحب سے سب ہوت ہے بندے سے کچھ نا ہیں
بن بنتا نقل کرے نقل کر بن ہوئے
رائی سے پربت کرے پربت رائی ماہیں
صاحب تھا بڑھایا جن بھاوے تس ہوئے

سلہ کچھوا سلہ پوس سلہ ملک

صاحب سمرتھ نہیں گروا گہر گنبھیر
نا کچھ کیا نہ کر سکے نہیں کرنے جوگ سریر

نا کچھ کیا نہ کر سکے نہیں کچھ کرنے جوگ
جو کچھ کیا سو تم کیا میں کچھ کیا ناہنہ

دھن دھن سائیں تو بڑا تیری انوپم ریت
جس کے کوئی سنگ نہیں تس کا تو مت ہوئے

ات کنواں ات باوڑی ات ات تھاہ اتھاہ
گھٹ سمندر لکھنا پڑے اٹھے لہر اپار

میرا کیا نہ کچھ بھیا تیرا کیا ہوئے
او گنہار اگن نہیں من کا بڑا کٹھور

تم تو سمرتھ سائیاں گہہ کر پکڑو بانہہ
برا جو دیکھن میں چلا برا نہ ملیا کوئے

کبیر سب سے ہم برے ہم سے بھلا سب کوئے
دھرتی سب کاغذ کروں لیکھن سب بن رائے

مجھ میں اتنی شکتی کہاں گاؤں گلا پسار
سات دیپ نو کھنڈ میں تین لوک برہمنڈ

دہہ دھرے کا ڈنڈ جو سب کاہو کو ہوئے
بھوپ دکھی اودھو دکھی دکھی رنگ پریت

سائیں تجھ سے باہرا کوڑی ناہیں بکائے
او گن میرے گن گئے چھناک اتارے تیر

جو کچھ کیا سو ہری کیا بھئے کبیر کبیر
جو کچھ کیا سو ہری کیا دو جا نہا پے لوگ

کیسے آکھوں میں کیا تم ہی تھے مجھ ماہنہ
سکل بھون پتی سائیاں پھر بھی اگم اتیت

سب پر تیرا حکم ہے میٹ نہ سکے کوئے
دوئی وس اپنا بھن کرے سمرتھ پار نباہ

دل دریا سمرتھ بنا کون لگا دے پار
تو کرتا سب کچھ کرے کرتا اور نہ کوئے

ایسے سمرتھ سائیاں تاہی لگا دیں ٹھور
دھر ہی لے پہنچائیو مت چھوڑ دمگ ماہنہ

جب دل کھوجا اپنا مجھ سا برا نہ کوئے
جن ایسا کر بوجھیا مِتر ہمارا سوئے

سات سندھ کی مس کروں ہری گن لکھا نہ جائے
بندے کو اتنی گھنی پڑا رہے دربار

کہیں کبیر سب کو لگے دہہ دھرے کا ڈنڈ
گیانی بھگتے گیان سے اگیانی رہے رو دے

کہیں کبیر یہ سب دکھی سکھی سنت من جیت
جاکے سر پر تو دھنی لاکھوں مول کرائے

۱ بڑا ۲ گہرا ۳ بل میں ۴ کنارے ۵ گیوں ۶ ٹک کا ۷ مہالوگ ۸ کسی کا نہیں
۹ بادلی ۱۰ پریشانی ۱۱ اٹھائے ۱۲ راستہ ۱۳ قلم ۱۴ جنگل ۱۵ سمندر ۱۶ دوات ۱۷
راجہ ۱۸ اودھوت ۱۹ غریب ۲۰ مفلس

بالک روپی سائیاں کھیلے سب گھٹ ماہنہ — جو چاہے سو کرت ہے بھے کا ہو کا ناہنہ
سائیں میرا بانیا سہج کرے بیوپار — بن ڈنڈی بن پالڑا[۱] تولے سب سنسار

بھجن نمبر ۲۰

ارے من دھیرج کیوں نہ دھرے

شبھ اور اشبھ کرم پوربلا — رتی نہ گھٹے نہ بڑھے
ہونہار ہوئے پنی سوئی — چنتا کا ہے کرے
پشو پکشی جیو کوٹی نانا — سب کی سدھ دھرے
گربھ باس میں خبر لیت ہے — باہر کیوں بسرے
مات پتا سکھ سمپتی دارا — کاہے جوال جرے
من تو پران بنی پربھو سے — بھٹکت کا ہے پھرے
ہری کو چھوڑ اور کو دھاوے — کارج اک نہ سرے
ہری سیوا کرے من مورکھ — کوٹن بیادھی ہرے
کہت کبیر سنو بھائی سادھو — سہج میں جیو ترے

دوہا

مالا تو کر میں پھرے ۔ جیبھ پھرے مکھ ماہنہ
منوا تو دہ دس پھرے ۔ یہ تو سمرن ناہنہ
کبیر مالا کاٹھ کی ۔ لاکھ جتن کا پھیر
کر کا منکا ڈار کر ۔ من کا منکا پھیر

[۱] ترازو۔

تیرے بنا نہ کوئی

بھجن نمبر ۲۱

ست نام کو چھانڈ کر کرے اور کا جاپ
بیشیا کیرا پوت جیوں کہے کون کو باپ
ست نام کو چھانڈ کر کرے آن کی آس
کہیں کبیر تا داس کا ہوے نرک میں باس
آن بھجے سو آندھرا رام بھجے تو سادھ
تو بھجے تو دیشو تا کا مت اگادھ

بھجن نمبر ۲۲

ہری نام بھجا سوئی جیتا جگ میں
نام بھجا سوئی جیتا رے

۱۔ ہاتھ سمرنی پیٹ کترنی پڑھیں بھاگوت گیتا رے
ہردے شدھ کیا نہیں بورے کہت سنت دن بیتا رے
۲۔ اُن دیو کی پوجا کینی ہری سے رہا ابھنیا رے
دھن یوبن تیرا یہیں رہیگا انت سمے چلا ریتا رے
۳۔ باد ریا نے باور ڈاری پھند جال سب کینا رے
کہت کبیر کال آئے کھئے۔ ہے جیسے مرگ کو چیتا رے

بھجن نمبر ۲۳

تین لوک کو سب کوئی دھیاوے
چوتھا چھوڑ پنچم چت لاوے
تین گنن کی بھگتی ہیں
کہیں کبیر ست نام بن
اونکار کرتا نہیں
سانچا شبد کبیر کا
ہرا ہوا[۱] سوکھا بہر[۲]
پرشتم[۳] ہی تاکو سمرئیے
الکھ الکھ کیا کہت ہو
الکھ لکھا جن سب لکھا
لکھن ہارنے لکھ لیا
شبد سرت کے انترے
جگ میں چاروں رام ہیں
چوتھا رام نج سار ہے
ایک رام دشرتھ گھر ڈولے
ایک رام کا سکل پسارا
سوال کون رام دشرتھ گھر ڈولے
کون رام کا سکل پسارا؟

چوتھے دیو کا مرم نہ پاوے
کہیں کبیر ہمرے ڈھنگ آوے
بھول رہا سنسار
کیسے اُترے پار
یہ کرتا مت جان
پردے میں پہچان
سو ترگن بستار
جاکا سکل پسار
الکھ ہی لکھا نہ کوئے
لکھا الکھ نہیں ہوئے
جاکو ہے گورو گیان
الکھ پُرش نِرمان
تین رام[۴] بیوہار
تاکا کرو بچار
ایک رام گھٹ گھٹ میں بولے
ایک رام ترگن سے نیارا
کون رام گھٹ گھٹ میں بولے
کون رام ترگن سے نیارا

۱ پاس ۲ پھر ۳ پہلے ہی ۴ شری رام پہلا - پرسرام دوسرا - بلرام تیسرا -

جواب اکار رام دشرتھ گھر ڈولے
ہُند رام کا سکل پسارا
رام کرشن اوتار ہیں
جن صاحب نے جگ رچا
رہے نرالا مانڈ سے
کبیر سیوے تاسو کو
صاحب میرا ایک ہے
دوجا صاحب جو کہوں
جاکے مُکھ ماتھا نہیں
پُشپ باس سے پاتلا
جنم مرن سے رہت ہے
بلہاری تا پیو کی

نراکار گھٹ گھٹ میں بولے
نرالمب سب ہی سے نیارا
ان کی ناہیں مانڈ
ناہی نہ جنمی نہ رانڈ
سکل مانڈ تیہی ماہنہ
دوجا سیوے ناہنہ
دوجا کہاں رہاوے
صاحب ادھک رسائے
ناہیں رُوپ کو روپ
ایسا تتو انوپ
میرا صاحب سوے
جن سرجا سب کوے

بھجن نمبر ۲۸

ایک سنتو کے نام بہو لیجئے سُتو پہچان
نام پکش نہیں کیجئے تتو لیجئے جان
رام کبیرا ایک ہے دوجا کبھول نہ ہوئے
پکشپات نہیں کیجئے پاتے دیکھے دوے
رام کبیرا ایک ہے کہن سُنن کے دوے
دو کر سوئی جاہنی جیہی ستگور ملا نہ ہوئے

۱ جگ ۲ اتہ عورت ۳ جگت ۴ غصہ ہوئے ۵ پھول ۶ بے مثال ۷ آزاد ۸ پیدا کیا۔

بھجن نمبر ۲۵

جتنے مست اُتنے متا بہو بانی بہو بھیکھ
ذات ذات کے پاہنے ذات فرات کے بھائے
جیوں نینوں میں پوتلی تیوں خالق گھٹ ماہنہ
جیوں تِل ماہیں تیل ہے جوں چلمک میں آگ
پوہپ مدھ جیوں بن ماہے دیاپ رہا سب ماہنہ
جاکارن جگ ڈھونڈیا سو تو گھٹ ہی ماہنہ
پاد کُ روپی رام ہے گھٹ گھٹ رہا سمائے
جیسی لکڑی ڈھاک کی تیسی ہے بیدیہہ
سب گھٹ دیا پک سائیاں اگم اپار الیکھ
صاحب کی سب ذات ہے گھٹ گھٹ رہا سمائے
مُورکھ لوگ جانہیں باہر ڈھونڈن جا نہہ
تیرا پریتم تجھ میں جاگ سکے تو جاگ
سنتوں ماہیں پایئے اور کہیں کچھ ناہنہ
پرواد یا بھرم کا تاتے سوجھے ناہنہ
چت چلمک لاگے نہیں تاتے بجھ بجھ جائے
وا میں آگ ہی چھپی یا میں پُرش ایکھ

بھجن نمبر ۲۶

جو یہ ایک نہ جانیا تو بہو جانے کیا ہوئے
ایکے تے سب ہوت ہیں سب سے ایک نہ ہوئے
جو یہ ایکے جانیا تو سب جانا جان
جو یہ ایک نہ جانیا تو سب ہی جان اجان
ایک کے سادھے سب سدھے سب سادھے سب جائے
مالی سینچے مُول کو پھولے پھلے اگھائے

---

۱ بھجن ۲ نسم ۳ سمان ۴ بھاؤ ۵ جانتے ۶ پھول ۷ بیچ ۸ خوشبو ۹ جس کے واسطے ۱۰ اس سبب ۱۱ آگ۔ ۱۲ جڑ

سب آئے اُس ایک میں ڈال پات پھل پھول
اب کہو پاچھے کیا رہا گہہ پکڑا جب مول
جو من لاگے ایک سے تو نروارا جائے
تُو رَنگے دو مکھ باجتے نت تماچا کھائے
ایک نام کو جان کر دوجا دیا بہائے
جپ تپ تیرتھ ورت نہیں ستگور چرن سمائے
ایک جان ایکے سمجھ ایک کے گن گائے
ایک نرکھ ایکے پرکھ ایکے سون چت لائے

بھجن نمبر ۲۷

ہم کو اوڑھاوے چدریا چلتی بریا
پران رام جب نکسن لاگے اُلٹ گئی دوؤ نین پُتریا
بھیتر سے جب باہر آئے چھوٹ گئی سب محل اٹریا
چار جن مل کھاٹ اُٹھائیں روون لے چلے ڈگر ڈگریا
کہت کبیر سنو بھائی سادھو سنگ چلیں وہی سوکھی لکڑیا

دوہا

سانچ برابر تپ نہیں جھوٹ برابر پاپ
جاکے بھیتر سانچ ہے تاکے بھیتر آپ ||

سلہ طبلہ

اپنے دیس کی سدھ میں

بھجن نمبر ۲۸

من مگن بھیا اب کیوں بولے
مانسرور ہنسا بیٹھے
تال تلیا کیوں ڈولے
سُرت کلالی بھئی متوالی
نشہ پی گئی بے تولے
کمتر ہتے جب چڑھے ترازو
پورے بھئے اب کیا تولے
جن ستن نت رت پر چینا
سب سیوں جانے پولے
کہیں کبیر سنو بھئی سادھو حساب شرنی ہولے

بھجن نمبر ۲۹

سمجھ بوجھ دل کھوج پیارے
عاشق ہو کر سونا کیا
جب نینوں سے نیند گنوائی
تکیہ لیف بچھونا کیا
دُکھا سُوکھا رام کا ٹکڑا
چکنا اور سلونا کیا
کہت کمال پریم کے مارگ
سیس دیا پھر رونا کیا

اُن سے

بھجن نمبر ۳۰

اب تم کب سمرو گے نام
چھوڑا دو دن کا مہمان - اب تم کب

گربھا پنے میں ہاتھ جوڑا آیا | نکل ہوا بے ایمان - اب تم کب
بال پنے میں کھیل گنوایا | نارن پن میں کام - اب تم کب
بڑھاپے پن میں کانپن لاگا | نکل گیا اوسان - اب تم کب
جھوٹی کایا جھوٹی مایا | آخر موت نادان - اب تم کب
کہت کبیر سنو بھائی سادھو | یہیں چھوڑا میدان اب تم کب

بھجن نمبر ۳۱

کر پربھو سے پریت

ایسے ہری نہیں ملے ہو | جائے ہے اوسر بیت
تن سندر چھبی دیکھ نہ بھولو | یہ بالو کی بھیت
سکھ سمپتی سپنے کی بتیاں | جیسے ترن پر شیت
جاہی کرم پرم پد پاوے | سوئی کرم کر میت
شرن آئیں سو سب ہی اُبارہیں | یہ پربھو کی ریت

کہیں کبیر سُنو بھائی سادھو   چل ہو بھو دل جِیت

بھجن نمبر ۳۲

پریم پریت سوں جو مِلے تا سوں مِلئے دھائے
انتر راکھے جو مِلے تا سوں مِلے ٹُلائے
نِوَن نوَن بہو انترا نِون نوَن بہو بان
یہ تینوں بہتے نویں چِیتا چور کمان
چِت کپٹی سب سے مِلے ماہیں کوِٹل کٹھور
یک دُرجن یک آرسی آگے پیچھے اور

بھجن نمبر ۳۳

جو کچھ آوے سہج میں سوئی میٹھا جان
کڑتا دیکھے کیرتن اونچا کر کے تُنڈ
جا کو راکھے سائیاں مار نہ سکے کوئے
ہاتھی اٹکا کیچ میں کاڑھے کوئی سمرتھ
آنکھوں دیکھا گھی بھلا مُکھ میلا نہیں تیل
جوا چوری مخبری بیاج گھوس پر نار
کلی کا سوامی لوبھیا منسا رہا بندھائے
نگورے سنگ ساپچی کتھا کوئی نہ سُنئے کان
پدگلے مَن ہر کیا ساکھی کہے آنند
ناچے گائے پد کہے ناہیں گورو سے ہیت

کڑوا لاگے نیم سا جا میں اینچی تا ن
جانے بوجھے کچھ نہیں یونہی آدھا رنڈ
بال نہ بانکا کر سکے جو جگ بیری ہوئے
کے نکسے بل آپنے کے دھنی پیارے ہتھ
سادھو سنگ جھگڑا بھلا ساکت سنگ نہ میل
جو چاہے دیدار کو اتی وستو بسار
رو دیا دیوے بیاج پر لیکھا کرتا جائے
کلی جگ پُوجا ونبھ کی بازاری کا مان
ست نام نہیں جانیا گلے میں پڑ گیا پھند
کہیں کبیر کیوں اونجے بیج بھونا کھیت

ترور تاس پالنبھئی بارہ ماس پھلنت
گیانی تو ترور بھیا مانے نہیں سنک
گیانی مول گنوایا آپ بھئے کرتا
ساکت کا مکھ بمب ہے نکست سپچن بھوونگ
کاجل کیری کوٹھڑی ایسا یہ سنسار
رانا رانا سب کہے ان راتا نہیں کوئے
رانا رکن نہ نیکسے جو تن چیرے کوئے
سدھ بھیا تو کیا بھیا چہوندس پھوٹی آس
آدانت اور مدھیہ میں ابھے اروپ بھنگ
کبیر کا ہوا اس کیسو کان لے گیا کاگ
کنکر پتھر جوڑ کر مسجد لیا چنائے
ملا چڑھ بانگ دیا الکھ نہ بہرا ہوئے
ترک مسیتے ہندو دیہرے آپ آپ کو دلی
ہرن کی چوری کرے دیئے سوئی کا دان

سبتل چھایا سگھن پھل پنچھی کیل کرنت
اندرن کے رے بس پڑا بھگتے نرک نسنگ
تاتے سنسار ہی بھلا سدا رہے ڈرتا
تاکی اوشدھی موہن ہے پنس نہیں دیا پے انگ
بلہاری وا اس کی بیٹھ کے نکسن ہار
راتا سوئی جانیئے جا تن رکت نہ ہوئے
جو راتا ہری نام سوں تا تن رکت نہ ہوئے
بیچ انکر جارا نہیں پھر جائے گی گھاس
کبیر اس کرتار کا کبھی نہ چھانڈے سنگ
کان ٹٹول نہ دیکھیا کاگ سنگ ہا بھاگ
تا چڑھ ملا بانگ دے بہرا ہوا خدا سے
جس کارن تو بانگ دے دل ہی اندر سوئے
الکھ پرش گھٹ بھیترے تاکو لکھا نہ جائے
اونچے چڑھ چڑھ دیکھیئے کتنی دور بمان

بھجن نمبر ۲۴

برکش کی مت لے رے من تو

جو واہی کو ڈھیلا مارے
شیتل روشن سب سے ہیں پر
پرہت کارن سب تن کیٹو

تن ہی کو پھل دے رے من
سب کے اوڈ بھرے رے من
کبھوں نہ ملئے کرے رے من

سا: سانپ سا: خاموش

کام کرودھ اور لوبھ نہ ویاپے | کبھوں نہ موہ کرے رے من
کہت کبیر سنو بھائی سادھو | ہر کش چرن گہے رے من

بھجن نمبر ۳۵

رام نام رس بھینی چادر | ہے جھینی بھینی جھینی
اشٹ کمل کا چرکھا باندھا | پانچ تتوں کی پونی
نو دس ماس بندیاں لگ گئے | مورکھ میلی کینی
جب میری چادر بن کر آئی | رنگ رنگریز نے دینی
ایسا رنگ رنگا رنگ ریز نے | لالو لال کینی
چادر اوڑھ شنکا مت مانو | دو دن تم کو دینی
مورکھ لوگ بھید نہ جانے | دن دن میلی کینی
دھرو پرہلاد سودا ماں نے پہنی | سکھدیو نے نرمل کینی

داس کبیرا نے ایسی پہنی
جیوں کی تیوں چاک دینی

بھجن نمبر ۳۶

کرم گتی ٹارے ناہی ٹری
منی وششٹ سے پنڈت گیانی | سودھ کے لگن دھری
سیتا ہرن مرن دشرتھ کو | بن بس وپت پری
کہہ وہ پھند کہاں وہ پاردھ | کہہ وہ مرگ چری
سیتا کو ہرلے گیو راون | سورن لنک جری

پنچ باندھ ہری چیند بکانے	بل پاتال دھری
کوٹی ٹھگائے رِنت پُن کرت	نِرت گِرگٹ جُونی پری
پانڈو جن کے آپ سارتھی	تن پر دُہشٹ پری
دریودھن کو گرد گھٹایو	یدوکل ناس کری
راہو کیتو اور بھانو چندرما	بدھی سنجوگ پری
کہت کبیر سنو بھائی سادھو	ہونی ہو کے رہی

بھجن نمبر ۳۷

ڈر لاگے ہنسی آوے عجب زمانہ آیا رے

دھن دولت لے مال خزانہ	ویشیا ناچ نچایا رے
مٹھی ان سادھو کوئی مانگے	کہیں ناج نہیں آیا رے
کتھا ہوئے تہاں شروتا سوویں	وکتا مونڈ پچایا رے
ہوئے جہاں کہیں سوانگ تماشا	تنک نہ نیند ستایا رے
بھنگ تمباکو سُلفہ گانجا	سوکھا خوب خوب اُڑایا رے
گورو چرنامرت نیم نہ دھارے	مدھوا چاکھن آیا رے
اُلٹی چلن چلی دنیا میں	تاتے جی گھبرایا رے
کہت کبیر سنو بھائی سادھو	پھر پاچھے پچھتایا رے

بھجن نمبر ۳۸

آگے سمجھ پڑے گی بھائی

یہاں آکر بیت بھر کھایو بہو بدھ ناس بڑھائی

مصیبت سے انجان

تم پر دیا کہاں تے ہوگی | تمہیں دیا نہیں آئی
یہاں تو پر دھن لوٹ لیت ہو | گل بیچ پھانس لگائی
تن کے پیچھے تین پیادے | چھن چھن خبر بتائی
سادھ سنت کی نندیا کیتی | اپنا جنم گنوائی
پھیر پھیر پرکا نا لگے ہے | یہ پھل آگے آئی
سانچ کہے سو مارا جاوے | جھوٹے جگ پتیائی
کہت کبیر سنو بھائی سادھو | دنیا ہے دو چتائی

بھجن نمبر ۳۹

مکھڑا کیا دیکھے درپن میں

مکھڑا کیا دیکھے درپن میں | جب دیا دھرم نہیں من میں
لانبی پاگ کیسریا جامہ | سوبھت گورے تن میں
ایک دن بندے کیا ہو رانے | گھاس جمے ہو رہے تن میں
کوڑی کوڑی مایا جوڑت | پران بست ہیں دھن میں
آئی ہیں دوت پکڑلے جاہیں | رہی ہیں من کی من میں
انب کی ڈالی طوطا راضی | کوئل راضی باغن میں
گھرباری گھری میں راضی | تپسوی راضی بن میں
رمنٹت پاگ مڑدوت مونچھا | نیل چڑوت ہے زلفن میں

کہت کبیر سنو بھائی سادھو
یہ کیا لڑیں ہیں رن میں



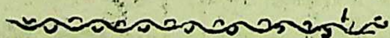
بھجن نمبر۴۰

ہرسیوں لاگے رہیو میرے بھائی۔ تیری بنت بنت بن جائی
دولت دُنیا مال خزانے بدھیا بیل چرائی
جب ہی کال کا ڈنکا باجے کھوجت خبر نہ پائی
ایسی بھگتی کرو گھٹ بھیتر چھوڑ کپٹ چترائی
سیوا بندگی اور آدھینتا سہج ملیں رگھو رائی
کہت کبیر سنو بھائی سادھو ست گورو بات بتائی
ایہہ دُنیا دن چار دہاڑے رہیو رام لو لائی

بھجن نمبر۴۱

چلنا ہے دور مسافر کیا سووے

چیت چیت نر سوچ بچارے بہت نیند مت سووے
کام کی باری کُھہ مت موڑے ہو ہوشیار عمر مت کھووے
سر پہ موہ کی گٹھڑی بھاری سنگ روت تیرے ہوئے
مایا موہ کی گٹھڑی چھن گئی موند پکڑ لیا ناحق رووے
راستہ دُور بکٹ ہے جھاری اکیلا چلنا ہووے
سنگ ساتھ تیرے کوئی نہ چلیگا تو رستے بیں سوادھان نہ ہووے
ندیا گہری ناؤ پرانی کس بدھ پار تو ہووے
کہت کبیر سنو بھائی سادھو ابیاج کے دھوکے بھیا مول مت کھووے



بھجن نمبر ۴۲

تم رہنا خوب ہوشیار نگر میں چور آوے گا

توپک تیر تلوار نہ برچھی | نہ بندوق چلاوے گا
بھیت نہ پھوڑت اٹا نہ پھانڈے | نگر سے کام نہ راکھے گا
پاک فریاد نہ چلے تیری | ایسا لشکر آوے گا
دیکھت سب پروار کھڑے | توہے چھین لے جاویگا
کوئی کھوجی کھوج نہ پاوے | لاکھ جو عقل دوڑائے گا
کام کرودھ اور لوبھ موہ | جوان کو دور بہاوے گا
صاحب کی درگاہ میں پیارے | کھلے کواڑے جاوے گا
ہے کوئی ایسا پرم بیبکی | شبد بھید سمجھاوے گا
کہت کبیر سنو بھائی سادھو | امرت پدوی پاوے گا

بھجن نمبر ۴۳

سکھ ساگر چھوں وشں چھایا | ہے مت جاوے نرپیاسا
اچھوں سوچ سمجھ لے مورکھ | جم کی چھانڈ تراسا
نرمل نیر بھرا تیرے آگے | پی لے سوانسوں سانسا
مرگ ترشنا جل چھانڈ باورے | کرو سدھا رس آسا
گوپی چند بھرتری پیا | دؤدھ بھر بھر کاسا
دھرو پہلا دبھیشن پیا | اندر پیارئی داسا
پارس سنت سدا متوالا | ایک نام کی آسا

کہیں کبیر سُنو بھائی سادھو مٹ گئی بھو کی باسا

بھجن نمبر ۴۴

مانش جنم سدھارو سادھو
دھوکے کا ہے بگارو ہو

ایسو سمے بہوری نہیں پیئے ہو
گڈّا گڈّی کے کھیل نہ بھولو
جب لگ گھٹ سے پیچھے ناہیں
نیرتھ برت اور جپ تپ سنجم
جم پھند میں جگ جگ پڑی ہو
نا کچھ نہایا نا کچھ دھویا
نا کچھ نیتی نا کچھ دھوتی
سِنگی سیلی بھبوت ادرہوا
کہیں کبیر مکتی جو چہے ہو

جنم جوا مت ہارو ہو
مُول تتو لو لاؤ ہو
تب لگ کچھ نہیں پاؤ ہو
یا کرنی مت بھُولو ہو
پھیر پھیر جُون جھولو ہو
نا کچھ گھنٹ بجائے ہو
نا کچھ ناچے گائے ہو
سائیں سوانگ سے نیارا ہو
مانو بچن ہمارا ہو

بھجن نمبر ۴۵

کال[1] کہے سو آج کر آج ہے تیرے ساتھ
کال[2] کال تو کیا کرے کال[3] ہے کال کے ہاتھ
دھیرے دھیر دن گیا بیاج جو بڑھتا جائے
نا ہری بھجا نا رِن بھرا کال[1] اچانک آئے

[1] کل [2] کل [3] موت [4] موت

کال کرے سو آج کر آج کرے سو اب
پل میں پرلے ہوئیگی بہر کرے گا کب

پھاگن آدت دیکھ کے بن روتے من ماںہہ
ڈار پات ہریئے سبھی پیلے ہوئے ہوئے جانہہ

تر ور پات سو یوں کہے سنو پات یک بات
یہ گھر ایسی ریت ہے یک آوت یک جات

پات جھڑنتا یوں کہے سن ترور بن رائے
اب کے بچھڑے نا ملیں دور پڑینگے جائے

جھاڑ کہے تس پات سے میں راکھونگی توہی
پات کہے ترور بجیوں چلا جان دے موہی

سانجھ پڑی دن ڈھل گیا باگھ نے گھیری گائے
گائے بچاری نا مرے باگھ نہ بھوکا جائے

کال جیو کو گراسہی بہت کہیوں سمجھائے
کہیں کبیر میں کیا کروں کوئی نہیں پتیلائے

کا پنجی کایا من اتھر تھر تھر کرم کرنت
جیوں جیوں نر ندھرک پھرے تیوں تیوں کال ہنسنت

بش کے بن میں گھر کیا سرپ رہے لپٹائے
بس جھوڑ نا رہے جاگت رین بہائے

کال ہمارے سنگ ہے کس جیون کی آس
دس دن رام سنبھار لے جب لگ پنجر سانس

۱ بار سے ۲ درخت ۳ جنگل کا سردار ۴ جھاڑی ۵ چھوڑ ۶ تیر ۷ آنا ۸ کالی ۹ کچی ۱۰ جب ۱۱ چنچل ۱۲ زہر ۱۳ سانپ ۱۴ جیسے

آٹھ پہر یوں ہی گئے میا موہ کے آل[1]
رام نا سر ا نہیں آئے پڑا جم جال
چھوندس ٹھاڑے سورما ہاتھ لئے ہتھیار
سب جیون کے دیکھتے کال لے گیا مار
جایا جایا سب کہے آیا کہے نہ کوئے
جایا نام جنم کا رہن کہاں سے ہوئے
جو جائے ہم سو مُوا ہم بھی چلنے ہار
آپنے بور‌شے سُن نرا بوڑ مُوا سنسار
کایا کاٹھی کال گھن جتن جتن سے کھائے
کایا ہی میں کال ہے مرم نہ کوئی پائے
سنشے کال شریر میں جار کرے سب دُھور
سوال کال سے باچیں داس جن جن پر دیال حضور
کون سرو دریا پانی بن؟ کون میچ بن کال
کون سو پریمل باس بن؟ کون برکش بن ڈال
جواب مان سرو رہے پانی بن نیند- میچ بن کال
شبد سو پریمل باس بن سرت برکش بن ڈال
چلتی چکی دیکھ کر دیا کبیرا روئے
دو پاٹن کے بیچ میں ثابت رہا نہ کوئے
کون کسے کھوئے کو؟ کون جو لئے چھوڑائے
سوال یہ سنشے جیو ہو رہا سادھو کہو سمجھائے

[1] سامان میں [2] جگ کو [3] پیدا کیا [4] ڈوبے [5] اے آدمی [6] ڈوب
[7] بچیں [8] موت [9] [10] موت-

جواب کال کسے کسو ے کرم سنگور یا چھوڑا ے ئے
کہیں کبیر پکار کر سنو سنت چت لائے

مانی میں مائی ملی ملی پون سے پون
میں تو ہی پوچھوں پنڈتا دو میں مُوا کون
کومتی چت کی مٹ گئی مٹ گیا من ہنکار
دونوں کا جھگڑا مٹا کہیں کبیر بچار

بھجن نمبر ۴۶

جیو دیا چت راکھ کے ساکھی کہے کبیر
بھو ساگر کے جیو کو آن لگاوے تیر

کال کرم تت کال ہے بُرا نہ کیجئے کوئے
بھلے بھلائی پے لہیں بُرے برائی ہوئے
جو تجھ کو کانٹے بوے تا ہی بو تو پھول
تجھ کو پھول کے پھول ہیں واکو ہے ترسول

دُربل کو نہ ستائیے جا کی موٹی ہائے
بنا جیو کے سانس کے لوہ بھسم ہو جائے
کبیر آپ ٹھگائیے اور نہ ٹھگئے کوئے
آپ ٹھگے سکھ اوتبے اور ٹھگے دکھ ہوئے

یا دنیا میں آئے کے چھوڑ دے تو اینٹھ
لینا ہو سو جلد لے اٹھی بات ہے پینٹھ

۱ کمزور ۲ لوہار کی دھونکنی سے مراد ہے ۳ بازار

کھائے پکائے لٹائے کے کرے اپنا کام
چلتی برٹیاں رہے نرا سنگ نہ چلے چھدام
لینا ہوئے سو جلد لے کہی سنی مت مان
کہی سنی جگ جگ چلے آوا گون بندھان
پورا پوری دیجئے روئی بیں سے ٹوک
کہیں کبیر تا داس کو کبھوں نہ آوے چوک

بھجن نمبر ۲۴

وہہ ڈھرے کا گن یہی وہہ ڈیہہ کچھو وہہ
پھر نہ دیہی پائیے اب کی دیہہ سو دیہہ
کہے کبیرا بات دو لکھن ہار لکھ لیہہ
کے صاحب کی بندگی کے بھوکے کچھو دیہہ
کہیں کبیرا دیہہ تو جب لگ تیری دیہہ
دیہہ کھیہہ ہوئے جائیگی پھر کون کہیگا دیہہ
ہستی چرڈھے گیان کا سہج دو لیچا ڈار
سوان روپ سنسار ہے بھوسن دے جھک مار
یا دنیا دو روز کی مت کر یا سے ہیت
گورو چرن چت لائیے جو پورن سکھ دیت
سوامی ہوئے سنگرہ کرے دوجے دن کا نیر
ترے نہ تارے اور کو یوں کہتہ کہیں کبیر

ا وقت ۲ اے ۳ آدمی ۴ گکڑہ ۵ دے ۶ دے ۷ پھر ۸ شریر ۹ ہاتھی ۱۰ ڈالیں ۱۱ کتا ۱۲ بھونکنے ۱۳ پیار ۱۴ جمع ۱۵ پانی

وہیہ کھیہہ ہو جائیگی پھر کون کہیگا دیہہ ٭
نیچے کر ایکا رہی جیون کا پھل ایہہ
گانٹھی[۲] ہوئے سو ہاتھ کر ہاتھ ہوئے سو دیہہ
آگے ہاٹ نہ بانیا لینا ہو سو لیہہ
دمن دوئے دھن نا گھٹے ندی نہ گھٹے نیر[۳]
اپنی آنکھوں دیکھ لو یوں[۴] کتھ کہیں کبیر
لینا ہوئے سو مول لے آگے[۵] ہاٹ نہ باٹ[۶]
سورگ مول نہیں کچھ ملے نا بنیا نا ہاٹ
کبیر یہ تن جات ہے سکو تو راکھ بہور[۷]
خالی ہاتھوں وہ گئے جن کے لاکھ کروڑ

دوہا

سادھ بھئے تو کیا بھئے۔ جو نہیں بول بچار
ہے پرائی آتما جیبھ لئے تروار

جو تو چاہے مجھ کو۔ چھانڈ وہیہ سب آس
مجھ ہی ایسا ہو وے سب کچھ تیرے پاس

جانا نہیں بوجھتا نہیں۔ سمجھ کیا ہیں گون
اندھے کو اندھا ملا۔ راہ بتاوے کون

---

[۱] زندگی [۲] گرہ [۳] پانی [۴] بیان کرکے [۵] بڑھی [۶] راہ [۷] واپس

تم میں بسے ہمارے رام

بھجن نمبر ۴۸

تیرا سائیں تجھ میں جیوں پہوپن میں باس
کستوری کا مرگ جیوں پھر ڈھونڈھے گھاس

جا کارن جگ ڈھونڈیا سو تو گھٹ ہی ماہنہ
پروا دیا بھرم کا تا نتے سوجھے ناہنہ

سمجھے تو گھر ہیں رہے پروا پلک لگائے
تیرا صاحب تجھ میں انت کہوں مت جائے

جیتا گھٹ نیتا متا بہو بانی بہو بھیکھ
سب گھٹ دیا پک ہوئے رہا سوئی آپ الیکھ

بھولا بھولا کیسا پھرے سر پر بندھ گئی بیل
تیرا سائیں تجھ میں جیوں تل ماہیں تیل

جیوں تل ماہیں تیل ہے جیوں چکمک میں آگ
تیرا سائیں تجھ میں جاگ سکے تو جاگ

جیوں نین میں پوتری یوں خالق گھٹ ماہنہ
مورکھ لوگ نہ جانہیں باہر ڈھونڈن جاہنہ

پاوک روپی سائیاں سب گھٹ رہا سمائے
چت چمکت لاگے نہیں تا نتے بجھ بجھ جائے

بھجن نمبر ۴۹

سبے کھلونے کھانڈ کے کھانڈ کھلونن ماہیہ — تیسے سب جگت برہمہ میں برہمہ جگت کے ماہیہ
کھانڈ کھلونے دو نہیں کھانڈ کھلونے ایک — تیسے سب جگ دیکھئے کہا کبیر بویک
اُنچے لبے کھانڈ سے ہاتھی گھوڑے اونٹ — کھانڈ ہی کا رہی پایا نام روپ سب جھوٹ
کھانڈ کھلونے تم کہو ایک ایک نہیں دوئے — نام روپ دیکھے پرتھک ہاتھی گھوڑا سوئے

تیوں ہی ایکے جیو نے جیواتش جگ جان — برہم چرا چر دیا پیا نام روپ کہ ہان
جیوں ہی ایکے محل میں پرتیما بدھی پرکار — کہیں کبیر تیوں ہی بسے برہمہ مدھیہ سنسار
دارو مدھیہ جیوں پوتری پوتری مدھے دار — کہیں کبیر تیوں برہمہ میں بھاست جگ بیوہار
کبیر لوہا ایک ہے گھڑنے کا ہے پھیر — لوہے سے بکتر بنے لوہے سے شمشیر
نیر مدھیہ جیوں بُدبُدا بُدبُد مدھے نیر — تیوں جگت مدھے برہمہ ہے برہمہ میں جگت کبیر
چیر مدھیہ جیوں تنتو ہے تنتو مدھے جیوں چیر — تیوں جگ مدھے برہمہ ہے برہمہ میں جگت کبیر
بھوشن مدھے کنک ہے جیوں بھوشن کنک منجھار — تیوں جگ مدھے برہمہ ہے برہمہ میں جگت اسار
دریا مدھے لہر ہے۔ لہر مدھے دریاؤ — تیوں جگت مدھے برہمہ ہے برہمہ میں جگت سبھاؤ
دیہہ مدھیہ جیوں انگ ہیں انگے مدھیہ شریر — تیوں جگت مدھے برہمہ ہے برہمہ میں جگت کبیر
پادک ایک انیک جیوں دیپک اور مشال — کہیں کبیر کون جانئے برہمہ مدھیہ جگ جال

بھجن نمبر ۵۰

کستوری نابھی بسے مرگ ڈھونڈھے بن ماہیہ — ایسے گھٹ گھٹ برہمہ ہے دنیا جانے ناہیہ
مہا حب نو تن میں بسے مرم نہ جانے تاس — کستوری کا مرگ جیوں پھیر پھیر ڈھونڈھے گھاس

۱ کستوری ۲ مخلف ۳ لکڑی ۴ لکڑی ۵ سوت ۶ سونا ۷ زیور ۸ مشعل ۹ ہرن

کستوری نابھی بسے نابھی کمل ہے ت نام
میں جانوں ہری دور ہے ہری ہردے بھرپور
تِل کے اوٹے رام ہے پربت کبیر بجائے

نر ڈھونڈے پاوے نہیں گورون ٹھام ہی ٹھام
مانش ڈھونڈے باہر انبر ڈے ہو کر دور
ستگور مِل کہ چھے بھیا تب پایا گھٹ آئے

بھجن نمبر ۱۵

آئے ہیں سو جائینگے راجہ رنک فقیر
ایک سنگھاسن چڑھ چلے اک بندھے جات زنجیر ×
آجکل کے بیچ میں جنگل ہو گا باس
اوپر اوپر ہی چلیں ڈھور چرینگے گھاس ×
ہاڈ جلے جیوں لاکڑی کیس جلیں جیوں گھاس
سب جگ جلتا دیکھ کر بھئے کبیر اُداس ×
پانی کیرا بلبلا اس مانش کی ذات
دیکھت ہی چھُپ جائینگے جیوں تارا پربھات
بڑے بڑے جودھا گھڑے سبھی نجادیں گال
بیچ محل سے پربھات لے چلا اپنا کال کرال

دوہا

چڑی چونچ بھر لے گئی ندی نہ گھٹیو نیر
دھن دیئے دھن نہ گھٹے کہہ گئے داس کبیر

پریم پیالہ پی او پاگل

بھجن نمبر ۵۲

پی لے رے اودھو ہو متوالا پیالا پریم ہری رس کا رے

بال پن سب کھیل گنوایا ترن بھیا ناری بس کا رے
بردھ بھیا کف بائی نے گھیرا کھاٹ پڑا جائے نہیں کھسکا رے
نابھ کمل بیچ ہے کستوری جیسے مرگ پھرے بن کا رے
بن ستگور اتنا دکھ پایا بید ملے نہیں اس تن کا رے
مات پتا بندھو ست تریا سنگ نہیں کوئی جائے سنگا رے
جب لگ جیوے ہری گن گائے دھن جوبن دن ہے دس کا رے
چوراسی جو ابرا چاہیں چھوڑ کامنی کا چسکا رے
کہت کبیر سنو بھائی سادھو نکھ سکھ پور رہیا دس کا رے

بھجن نمبر ۵۳

ٹیک پربھو کا کھلا دربار کوئی آؤ جی
وہ تم کو اتنی پیار کرینگے لیوینگے ہاتھ پسار کوئی آؤ جی
آتم گیان بنا نر بھٹکت کوڈ متھرا کوڈ کاشی

کہت کبیر سنو ری لوئی ہرن کٹت نہ پھانسی

بھجن نمبر ۵۴

سادھو سو ست گورو موہی بھاوے

ست نام کا بھر بھر پیالہ آپ پئے موہے پیاوے
میلے جائے نہ مہنت کہاوے پوجا بھینٹ نہ لاوے
پردا دور کرے آنکھن کا نج درشن دکھلاوے
جا کے درشن صاحب درسے انحد شبد سناوے
مایا کا سکھ دکھ کر جانے سنگ نہ سپن چلاوے
نس دن ست سنگتی میں راچے شبد میں سرت سماوے
کہہ کبیر تا کو بھے ناہیں نربھے پد پرساوے

بھجن نمبر ۵۵

آؤں گا نہ جاؤں گا۔ مروں گا نہ جیوں گا
ہری کے بھجن پیالہ پریم رس پیوں گا

کوئی جاوے مکے کوئی جاوے کاشی دیکھو رے لوگو دوڈں گل پھانسی
کوئی پھیرے مالا کوئی پھیرے تسبیح دیکھو رے سادھو یہ دونوں ہیں کسبی
کوئی پوجے مڑھیاں کوئی پوجے گوراں دیکھو رے سنتو ہیں لٹ لئے سبھے چوراں
کہت کبیر سنو میری لوئی
ہم نہیں مرنا دوسرے نہ کوئی

بھجن نمبر ۵۶

ساد ھو جیوت ہی کرو آسا

جیوت سمجھے جیوت بوجھے | جیوت مکتی نواسا
جیوت کرم کی پھانس نہ کاٹی | موئے موکش کی آسا
تن جھوٹت جیو ملن کہت ہے | سو سب جھوٹی آسا
ابھوں لا سو جیوں ہے گا | نہیں تو جم پور باسا
دور دور ڈھونڈھے من لوبھی | مٹے نہ گربھ تراسا
کہیں کبیر سنو بھائی سادھو | پربھو سب کے پاسا

بھجن نمبر ۵۷

پی لے پیالا ہو متوالا پیالا پریم ہری رس کا رے

بال پنا سب کھیل گنوایا ترن بھیا | ناری بس کا رے
بردھ بھیا۔ کپھ وایو نے گھیرا | تن سے جائے نہیں کھسکا رے
نہیں ست سنگ نہ کتھا کیرتن | نہیں پربھو چرن پریم رچا رے
اب بھول سوچ سمجھ اگیانی | اس جگ میں نہیں کوئی اپنا رے
کام کرودھ لوبھ اہنکارا | ان میں نس دن رہت پھنسا رے
بھوگ بلاس باسنا جگ کی | گل بیچ جم کا پھند پڑا رے
دیہہ موہ میں کیوں بھرمایا | دیہہ کھیہ یہ ہے کس کا رے
چورا سی سے ابرا چاہے | چھوڑ کامنی کا چسکا رے
نابھ کمل بیچ ہے کستوری | جیسے مرگ پھرے بن کا رے

بھٹک بھٹک کیوں بھٹکا کھاوے	گھٹ کے پٹ کو دے جھٹکارے
واد بواد میں نندن بیتے	نانش جنم نہ سارہ گہارے
نردیہی نش چل گئی ساری	اوسر بائے نہ لابھ لہارے
مات پتا بھائی ست بندھو	سنگ نہیں کوئی جائے سکارے
جب لگ جیوے ہری گن گالے	دھن جوبن دن ہے دن کارے
کرم دھرم ایکو نہیں جانا	سار وستو نہیں جان پرارے
بن ست گورا تن دکھ پایا	ببدھ ملا نہیں اس تن کارے
چار کھان نربھرمت ڈولے	کبھوں نہ ست بچار کیھو جگ لرار
کہیں کبیر سنو بھائی سادھو	نکھر شکھ پور رہا دش کارے

بھجن نمبر ۵۸

من نہ رنگائے ۔ رنگائے جوگی کپڑا

آسن مار مندر میں بیٹھے نام چھانڈ پوجن لاگے پتھرا
کنوا پھرائے جوگی جٹوا بڑھوے داڑھی بڑھائے جوگی ہوئی گیلے بکرا
جنگل جائے جوگی دھنیا رموے کال جرلائے جوگی بن گیلے ہجرا
متھوا منڈائے جوگی کپڑا رنگوے گیتا باز پنج کے ہوئے گیلے لبرا
کہت کبیر سنو بھائی سادھو
یم دروازہ باندھل جیبے پکرا

پریم کا مارگ

بھجن نمبر ۵۹

پریم بنج نہیں کر سکے چڑھے نام کی گیل
مالن کیری کھاکری اوڑھ چلے جوں بیل
پریم اگاتا ہیں سنا، تھا سلے ہاٹ
پوچھت دیر نہ کیجئے تت چھن دیجئے کاٹ
پریم بنا دھیرج نہیں برہ بنا براگ
ست گور بنا مٹے نہیں من منسا کا واگ
جہاں پریم تہاں نیم نہیں تہاں نہ بدھی بیوہار
پریم مگن جب من بھیا کون گنے تتھی بار
پریم بھگتی میں رچی رہے موکش مکتی پھل پائے
شبد ماہیں جب مل رہے نہیں آوے نہیں جائے
پریم پانوری پہن کر دھیرج کاجل دے
شیل سیندور بھراے کر تب پیا کا سکھ لے
پریمی ڈھونڈت میں پھروں پریمی ملے نہ کو
پریمی سوں پریمی ملے گور و بھگتی درڑھ ہوئے

ا بجارت ... راہ ... کی ... کمال ... ... عرض ... عشق ... پانچ ... قاعدہ ... بار ... دن ... جزی

پریم بھاو ایک چاہیئے بھیش انیک بنائے
بھاوے گھر میں باس کر بھاوے بن میں جائے

پریم چھپایا نہ چھپے جا گھٹ پرگٹ ہوئے
جو پے مکھ بولے نہیں نین دیت ہیں روئے

پریم بنا نہیں بھیس کچھ ناحق کا سمباد
پریم واو جب لگ نہیں تب لگ باد بواد

جوگی جنگم سیوڑا سنیاسی درویش
بنا پریم پہنچے نہیں دُرلبھ ست گور دیش

بھجن نمبر ۶

جو تم پیاسا پریم کا سیس کاٹ کر گوئے
جب تو ایسا کرے گا تب کچھ ہوئے سو ہوئے

پیا چاہے پریم رس راکھا چاہے مان
ایک میان میں دو کھڑگ دیکھا سُنا نہ کان

غوطہ مارا سمندر میں موتی لائے پیٹھ
وہ کیا موتی پائینگے جو رہے کنارے بیٹھ

پیار رس پیا تو جانئے اُتر سے نہیں خمار
نام اَمل ماتا رہے پیے اَمی رس سار

کبیر پیالا پریم کا انتر لیا لگائے
روم روم میں رم رہا اور اَمل کیا کھائے

اگرچہ آنکھ جھگڑا سجن مباحثہ داخل ہو نشہ نشہ امرت
[illegible]

کبیر بھٹی پریم کی بہت جو بیٹھے آئے
سر سونپیں سو پئیں گے ناتر پیا نہ جائے

جب میں تھا تب گورو نہیں اب گورو ہیں ہم ناہنہ
پریم گلی اتی سانکری تا میں دو نہ سماہنہ

بھجن نمبر ۱۶

وید کتب پاؤ نہیں پاوے کہن سنن سے نیارا
ذات برن کل کریا ناہیں نہیں سندھیا نیم اچارا
بن بادل جہاں بجلی چمکے بن سورج اُجیارا
بنا من جہاں موتی برسے بن مُکھ شبد اُچارا
بن جل بوند پڑے جہاں
بن محل میں نوبت باجے کھنکری بین ستارا
جو چل جائے پریم جہاں سے آگے اگم اپارا
کہیں کبیر نشاں ہماری کوئی نہیں سہارا

۱؎ نشہ ۲؎ اعتبار کرے ۳؎ ورنہ اور سے ۴؎ تک۔

پاکھنڈی

بھجن نمبر ۶۲

رام نام کڑوا لگے میٹھا لاگے دام
دبدھا میں دونوں گئے مایا ملی نہ رام

رام تیرے ہردے بسیں تاہی نہ دیکھا جائے
تاکو تو تب دیکھئے جب دل کی دبدھا جائے

ہردے میں آرسی مکھ دیکھا نہیں جائے
مکھ تو تب ہی دیکھئے جو دل کی دبدھا جائے

بھجن نمبر ۶۳

جب تک سانچ نہ آوے اپنے — تب تک رام نہ پاوے سپنے
مونڈ منڈا تو رنگا دیئے کپڑے — اب تو لاگا بھجنے
من کا بینا پھیرا ناہیں — کیا مالا کے جپنے
تیرتھ برت بہتیرے کینے — چلت چلت لاگا ہپنے
ہردا شدھ ہوا نہیں مورکھ — کیا دھرتی کے پینے
جیٹھ ماس جنگل جا بیٹھے — کیا بھبھوت دھپ کے تپنے
جیو جلے ہنسا ہر کس کے — کیا پھل ہووے یوں کھپنے

ماگھ ماس جل میں وڑ بیٹھے ٹھٹھر ٹھٹھر لاگے کپنے
کہیں کبیر ناہیں ہری جن کو ایک پلک کے چھپنے

بھجن نمبر ۶۴

سادھو پانڈے نپن قصائی

بکری مار بھیڑ کو دھاوے دل میں درد نہ آئی
کر اشنان تلک دے بیٹھے بدھ سے دی پوجائی
آتم مار پلک میں بنسے لہو کی ندی بہائی
ات پونیت اونچے کل کہئے سبھا ماہیں ادھکائی
ان سے گورو دکھشا سب مانگیں ہنسی آوے موہے بھائی
پاپ کرن کو کتھا سناویں کرم کراویں نیچا
ہم تو دوئی پرسپر ڈیٹھا مانڈے ان کو جم جگ بیچا
گائے بدھیں سو ترک کہاویں یہ کیا ان سے چھوٹے
کہیں کبیر سنو بھائی سادھو کل میں براہمن کھوٹے

بھجن نمبر ۶۵

بابا کے غلام گیدی

بابا کے غلام گیدی تو کیا جانے بندگی
سادھوؤں سیتی دھوم دھام کرتا ہے چوری کے کام
دامیوں سے ہنیہ رکھتا غریبوں سے زندگی
نات کا نہ مات کا سنگی کا نہ ساتھ کا

دارا کا نہ بھرات کا ادھم جیسے گندگی
کپٹ کی پھیری مالا بغل میں دابی پوتھی
بید بھید جانا نہیں ڈالنے کو پھندگی
آیا تھا کیا قول کر کے یہاں کرنے لگا اور کچھ
کہت کبیر سنو بھائی سادھو لعنت ایسی زندگی

بھجن نمبر ۹۶

کر گذران غریبی سے مغروری کس پر کرتا ہے

ملاں ہو کر دیویں بانگاں تیرا صاحب بہرہ ہے
جوگی ہو کے جٹا دھاویں ننگے پیروں چلتا ہے
دستی چھوڑا جار بن دھاویں اس بدھ ناہیں ملتا ہے
ہر کا نام ہردے سدا دھیادو سنگت میں واسا ہے
کہت کبیر سنو بھائی سادھو اس بدھ صاحب ملتا ہے

بھجن نمبر ۹۷

کبیر جیسی انینت کا ادھک کرے اپرادھ
باہر دیسے سادھ گتی انتر بڑا اسادھ
میٹھے بول جو بولے تاتے سادھ نہ جان
پہلے سانگ دکھائے کے پیچھے دیسے آن
بانبی کوٹے باورا سرپ نہ مارا جائے
مورکھ بانبی نا ڈسے سرپ سبن کو کھائے

۱ دکھائی ۲ سوراخ ۳ سانپ ۴ بل ۵ سانپ

کبیرؔ سو من دودھ کا ٹپکا کیا نباس[۱]
دودھ پھاٹ کانجی بھیا ہُوا گھرت[۲] کو ناس

سادھو بھیا تو کیا بھیا مالا پہنی چار
باہر بھیس بنائیا بھیتر بھرا بھنگار

اُجل دیکھ نہ بھرمئے بک جیون لاوے[۳] دھیان
کوٹی چال کرنی کرے سو مُورکھ اگیان

کیس مونڈائے کیا ہُوا مونڈا سو سو بار (۱۰۰)
مَن کو کیوں نہیں مونڈئیے جا میں وشے کار

ڈاڑھی مونچھ مُنڈائے کر ہُوا گھوٹم گھوٹ
مَن کو کیوں نہیں مونڈئیے جا میں بھری ہے کھوٹ

تن کو جوگی سب کریں مَن کو کرے نہ کوے
سہجے سب سدھی پائیے جو مَن جوگی ہوئے

دوہا

مانگن مرن سماں ہے مت کوئی مانگے بھیکھ
مانگن سے مرنا بھلا یہ ست گورو کی سیکھ

۱ محراب ۲ گھی ۳ گلا

ست سنگ

بھجن نمبر ٦٨

بیت گئے دن بھجن بنا رے

نام سمر پچھتائے گا من | نام سمر پچھتائے گا
پاپی جیارا لوبھ کرت ہے | آج کل اُٹھ جائے گا
لالچ لاگے جنم گنوایا | مایا بھرم بھُلائے گا
دھن جوبن کا گرب نہ کیجئے | کاغذ سا گل جائے گا
جب جم آئے کیس گہے ٹیکے | تا دن کچھ نہ بسائے گا
دھرم راج جب لیکھا مانگے | کیا وہاں لے کر جائے گا
سمرن بھجن دیا کر جگ میں | ان سب کا پھل پائے گا
کہت کبیر سنو بھائی سادھو | بھو ساگر تر جائے گا

بھجن نمبر ٦٩

بیت گئے دن بھجن بنا رے

بال اوستھا کھیل گنوائی | یُووا اوستھا مان کیا رے
لاہے کارن مُول گنوایا | اجھوں مٹی نہ من ترشنا رے
کہت کبیر سنو بھائی سادھو | پار اُتر گئے سنت جنا رے

بیت گئے دن بھجن بنا رے

بھجن نمبر ۷

کبیر سنگت سادھ کی نت پرتی کیجے جائے
دُرمت دُور بہاوئی دیوے سومتی بڑھلے
ست سنگ سے سُکھ اوپجے رت سنگ سے دُکھ جائے
کہیں کبیر تہاں جائیے سادھ سنگ جہاں پائے
کبیر سنگت سادھ کی کبھوں نہ نشپھل جائے
جو پے دھووے بھُونی کے پھولے پھلے اگھائے
کبیر سنگت سادھ کی جو کی بھوسی کھائے
کھیر کھانڈ بھوجن ملے ساکت سنگ نہ جلئے
سنگت کیجے سنت کی جن کا پُورا مَن
بے نصیب کے دیت ہیں رام سر یکھا دھن
کبیر سنگت سادھ کی جیوں گندھی کی باس
جو کچھ گندھی دے نہیں تو بھی باس سو باس
ایک گھڑی آدھی گھڑی اور آدھی میں آدھ
کبیر سنگت سادھ کی کٹیں کوٹی اپرادھ
سادھ سنگ انتر پڑے ایسا کبھوں نہ ہوئے
کہہ کبیر تیہُو لوک میں سُکھی نہ دیکھا کوئے
کاہہ کال اور کلپنا ست سنگت میں جائے
تا سوں دُکھ بھاگا پھرے سُکھ میں رہے سمائے

ہ روزانہ ۲ چھوڑائے ۳ اگرچہ ۴ میلاکر ۵ سادھو ۶ سر یکھا ۷ جھگڑا

متھرا۔کاشی۔دوارکا۔ہردوار۔جگنناتھ
سادھ سنگ ہری بھجن بن کچھ نہیں آوے ہاتھ

میرے سنگی دو جنا ایک سادھ ایک رام
وہ تو داتا مکتی کے یہ سمراویں نام

کبیر بن بن میں پھرا ڈھونڈا پھرا سب گام
رام سریکھا جن ملے تب پورا ہوئے کام

کبیر سو دن نرملا جا دن سنت ملائے
انک بھرے بھر بھیٹئے پاپ دیہہ کا جائے

ساکھی شبد بہت سنا مٹا نہ من کا واگ
سنگت سے سدھرے نہیں تا کا بڑا ابھاگ

بھجن نمبر ۱۷

کبیر سنگت سادھ کی جو کر جانے کوئے
سکل برکش چندن بھئے بانس نہ چندن ہوئے

کبیر سنگت سادھ کی نشپھل کبھی نہ ہوئے
چندن ملِ چندن بھئی نیم نہ کہہ سی کوئے

کبیر چندن سنگ سے بیدھے آک پلاس
آپ سریکھا کرلیا جو ٹھہرا تس پاس

ملیاگر کے پاس ہیں برکش رہے سب کوئے
کہنے کو چندن بھئے ملیاگر نہیں ہوئے

---

۱ جیسا ۲ آدمی ۳ درخت ۴ کڑوا درخت ۵ مدار ۶ ڈھاک ۷ چندن

ملیا گر کے باس میں برکش رہے سب گوئے
کہنے کو چندن بھئے ملیا گر نہیں ہوئے

ملیا گر کے باس میں بید سے آگ پلاس
بانس نہ کبھوں بیدھیا رہا جگن جگ پاس

ملیا گر کے پیڑ سے سرپ رہے لپٹائے
روم روم وش سے بھرا امرت کہاں سمائے

چندن جیسے سنت ہیں سرپ جیسے سنسار
وا کے انگ لپٹا رہے بھاگے ناہیں وکار

لہسن سے چندن ڈرے آن بگاڑے باس
سگورا نگورا سے ڈرے جگ سے ڈرے داس

ایک گھڑی آدھی گھڑی بھاو بھگتی میں جائے
ست سنگت پہلے ملے جم کا بھے مٹ جائے

تے دن گئے اکارتھی سنگت بھیو نہ سنت
پریم بنا پشو جیونا بھگتی بنا بھگونت

جا گھر ہری کے بھگت نہیں سنت نہیں مہمان
تا گھر جم ڈیرا کیو لے گھر جاہ مسان

ردھ سدھ مانگوں نہیں مانگوں تم پے یہہ
نس دن درشن سادھ کا کہیں کبیر مو ہی دیہہ

کبیر کھدئی کوپ کی پانی پیئے نہ کوئے
وہ پانی گنگا ملے سب گنگودک ہوئے

لہ اگر لہ مرشد اسہ بے مرشدا لہ فضول لہ وہ لہ وہ لہ وہ

کبیر من پنچھی بھیا من مانے تہاں جائے
جو جیسی سنگت کرے سو تیسا ہو جائے

رام بُلاوا بھیجیا دیا کبیر روئے
جو سکھ سادھو سنگ میں سو بیکنٹھ نہ ہوئے

بندھے کو بندھا ملے چھوٹے کون اپائے
کر سنگت نِر بندھ کی پل میں لئے چھوڑائے

جا پل درشن سادھ کا تا پل کی بلہار
ست نام رسنا بسے لیجے جنم سُدھار

بھجن نمبر ۷

رام گن نیارو نیارو نیارو
ابوجھا لوگ کہاں لوں بوجھیں بوجھن ہار بچارو
کیتنے رام چند رتپسی سوں جن یہ جگ بھٹا یا
کیتے کانہ بھئے مُرلی دھر تن بھی انت نہ پایا
شبہ کچھ باراہ ہیرو بی بامن نام دھرایا
کیتے بدھ بھئے نکلنکی تن بھی انت نہ پایا
کیتے سدھ سادھک سنیاسی جن بن باس بسایا
کیتنے منی جن گورکھ کہئے تن بھی انت نہ پایا
جا کی گتی برہمے نہیں پائی شیو سنکارک ہارے
تا کے گن نہ کیتنے بھیو کہے کبیر پکارے

۱؎ اگم ۲؎ ناداں ۳؎ تک ۴؎ کرشن ۵؎ پاؤگے۔

اَنْ ہَدْ

بھجن نمبر ۳

حد چھوڑ بیحد گیا لیا ٹھیکرا ہا تھ
حد میں ہو نہ پایا بے حد میں بھر پور
حد بند ھا بیحد رہے پل پل دیکھے نور
حد چھوڑ بیحد گیا سُن گیا استھان
حد چھانڈ بیحد گیا رہا نرنتر ہوئے
حد میں رہے سیدھا نوا بیحد رہے سو سادھ
بھیا بھکاری رام کا درشن پائے سادھ
حد بیحد کی گم لکھے تا کو ہو حضور
منوا تہاں لگا رہے جہاں باجے انہد طور
منی جن گم پاوے نہیں تاں مجھ کو بسرام
بیحد کے میدان میں کبیر اُسکھ سے سوئے
حد بیحد دونوں تجے تن کا متا اگادھ

بھجن نمبر ۴

اُتم انبھو گیان کتھ جو کوئی پوچھے باد
جیوں گونگے کے سین کو گونگا ہی پہچان
نرناری کے سُکھ کو کھسی نہ جانے جان
اُتم انبھو جب بھیا تب نہیں ہرش وکھاد
لکھا لکھی کی ہے نہیں دیکھا دیکھی بات
سُکھ دیت ماہیں سب لگے من ہی چترپر کاس
انندھے مِل ہاتھی چھوا اپنے اپنے گیان
گونگے نے گڑ کھایا کہے کون مکھ سواد
تیوں گیانی کے سُکھ کو گیانی ہوئے سو جان
تیوں گیانی کے سُکھ کو اگیانی کیا جان
چتر دیپ سم ہو رہا تج کر بلو براد
دلہا دلہن مِل گئے پھیکی پڑی برات
چھنک ماہیں پیتے بھیا کو مٹا کر کو داس
اپنی اپنی سب کہیں کس کو دیجئے کان

اندھوں کا ہاتھی سبھی ہاتھ ٹٹول ٹٹول
دوجا ہوئے تو بولئے دوجا جھگڑا سوہ
گیانی جگتی سُنائیا کو سُن کرے وچار
گیانی بھولے گیان کتھ نکٹ ہا نیج روپ
بین سمانے نین میں بین سمانے بین

آنکھوں سے نہیں دیکھیا تاتے بھن بھن بول
دو اندھوں کے ناچ میں کہو کون کیا موہ
سُورداس کی استری کس پر کرے سنگار
باہر کھوجین ہا پڑے بھیتر بستو الُوپ
جیو سمانے اجیو میں رہے این کے این

بھجن نمبر ۵۷

جوگی یا بُدھ من کو لگاوے

جیسے پتنگ جرے دیپک میں — پریت سے پران جلاوے
جگمگ جوت سبھی نہ جاوے — جوت میں آن سماوے
جیسے ناری پنگھٹ کو جات ہے — سر گاگر بھر لاوے
سکھی سنگ سے بولت چالت — سُرت گاگر سے لاوے
جیسے نٹ کلا کے کارن — گاڑھا ڈھول بجاوے
اپنا بوجھ سادھ سر اوپر — سُرعت بانس سے لاوے
جیسا لوہار لوہے کو کوٹت — آہرن پھونک لگاوے
ایسی چوٹ لگے گھٹ اندر — مایا رہن پاوے
جوگ جگت سے آسن مارے — الٹی پون چڑھاوے
کشٹ تکلیف سبھی سہارے — نظر سے نظر ملاوے
جیسے مکڑی تار اپنا — پھر الٹ سلٹ چڑھاوے
کہت کبیر سنو بھائی سادھو — وہی ہیں الٹ سماوے

برہمن کا گیت

بھجن نمبر ٧٦

بالم آؤ ہمارے گیہہ رے تم بن دکھیا دیہہ رے
سب کوئی کہے تمہاری ناری لوگو یہ سندیہہ رے
ایکمِ ایک ہووے نہ سووے تب لاگے کیسے نیہہ رے
ان نہ بھاوے نیند نہ آوے گرہ بن دھرے نہ دھیر رے
جیوں کامنی کو کامنی پیاری جیوں پیاسے کو نیر رے
ہے کوئی ایسا پراُپکاری پی سے کہے سنائے رے
اب تو بے حال کبیر بھئے ہیں بن دیکھے جیو جائے رے

بھجن نمبر ٧٧

میں ابلا پیو پیو کروں نرگن میرا پیو سن سنیہی گورو بن اور نہ دیکھوں جیو
میں سیوک سمرتھ کا کبھوں نہ ہوئے اکاج پتی ورتا ناگی[1] رہے تو واہی پتی کو لاج
میں سیوک سمرتھ کا کوئی پربلا بھاگ سوئی جاگی سندری سائیں دیا سوہاگ
پتی ورتا کے ایک تو تم بن اور نہ کوے آٹھ پہر نرکھت رہے سوئی سوہاگن ہوئے
یک چت ہوئے نہ پیا ملیں پتی ورتا نا آوے چنچل من چھوندیں پھرے پیا کو کیسے پاوے

[1] ننگی

سُندر تو سائیں بھجے تجے خلق کی آس
چڑھی اکھاڑے سُندری مانڈا پیو سوں کھیل
کبیر سیپ سمندر کی رٹے پیاس پیاس
کبیر سیپ سمندر کی کھارا جل نہیں لے
پنی ورتا تو پیو بھجے پیو پیورٹ لائے
جیوت مِرتک ہو رہی تن من سینتی نیہہ

تاہی نہ کبھوں پہ ہر ملکا ٹے چھانڈے پاس
دیپک جریا گیان کا کام جلے جیوں تیل
اور بوند کو نا گہے سوانتی بُوند کی آس
پانی پیوے سوانتی کا سوبہا ساگر دے
جیوت جس ہے جگت میں انت پرم پد پائے
کہیں کبیر تا ناری کی ہم چرنن کی کھیہہ

بھجن نمبر ۸

ہمیں ہے عشق مستانہ
رہے آزاد یا جگ سے
جو بچھڑے ہیں پیارے سے
ہمارا یار ہے ہم میں
خلق سب نام اپنے کو
ہمیں گرونام ساچا ہے
نہ پل بچھڑے پیا ہم سے
اُنہوں سے نیہہ لاگا ہے
کبیرا عشق کا ناتا
جو چلنا راہ نازک ہے

ہمیں کو ہوشیاری کیا
ہمیں دُنیا سے یاری کیا
بھٹکتے دربدر پھرتے
ہمیں کو انتظاری کیا
بہت کر سر پٹکتا ہے
ہمیں دُنیا سے یاری کیا
نہ ہم بچھڑیں پیارے سے
ہمیں کو بے قراری کیا
دوئی کو دُور کر دل سے
ہمیں سر بوجھ بھاری کیا



ٰ چھوڑے ۔

یہ گھٹ

بھجن نمبر ۷۹

یہ گھٹ دُھندا اندھیارا رے سنتو

یا گھٹ بھیتر باگ بغیچے	یا ہی میں سرجن ہارا رے سنتو
یا گھٹ بھیتر چاند اور سورج	یا ہی میں نو لکھ تارا رے سنتو
یا گھٹ بھیتر کاشی دوار کا	یا ہی میں نو لکھ تارا رے سنتو
کہیں کبیر سنو بھائی سادھو	یا ہی میں گورو ہمارا رے سنتو

بھجن نمبر ۸۰

ٹیک۔ سنتو ایسا دھند اندھیارا

اِس گھٹ اندر باغ بغیچے اِس میں سرجنہارا
اِس گھٹ اندر سات سمندر اِسی میں نو لکھ تارا
اِس گھٹ اندر ہیرا موتی اِس میں پرکھن ہارا
اِس گھٹ اندر چاند اور سورج اسی میں بجد تارا
اِس گھٹ اندر انحد گاجے اِسی میں اُٹھت فوارا
کہت کبیر سنو بھائی سادھو یا ہی میں گُرو ہمارا



بھجن نمبر ۸۱

دیکھو جی میری مت بورانی
شیو سنکادک نے برہماوک
وید بلایا بیگی آیا
ایسی اوشد کہیں نہ دیکھی
رتی گھٹے نہ تل ودھے
قران پران سبھی پڑھ تھاکی
سنگدیپ میں پھر پھیر تھاکی
کہت کبیر جوہری گن گاوے

سدا جیون من لوڑے
سو بھی کال نہ چھوڑے
پکڑ بھجا کچھ کہہ دے
ابہہ وہی استھر ہوئے
پچھ پچھ رہی سیانیاں
پچھ پنڈتاں رہی ملانیاں
استھر دیپ نہ کوئی
ہمرا جیون سوئی

بھجن نمبر ۸۲

محرم ہوئے سو جانے سادھو ایسا دیس ہمارا

وید کتیب پار نہیں پاوے — کہن سنن سے نیارا
ذات ورن کل کریا نہیں — نہیں سی سندھیا نیم اچارا
بن جل بوند پڑے جہاں بھاری — نہیں سی میٹھا نہیں کھارا
سن محل میں نوبت باجے — کنگری بین ستارا
بن بادل جہاں بجلی چمکے — بن سورج آجیارا
بنا نین جہاں موتی پوئے — بن سرشبد اچارا
جو چل جائے برہم جہاں درسے — آگے اگم اپارا
کہیں کبیر تہاں رہن ہماری — کوئی پوچھے گورمکھ پیارا

من

بھجن نمبر ۸۳

ارے تو مانت کیوں نہ منارے

کون کہن کو کون سُنن کو | دو جا کون جنارے
درپن میں پرتی بمب جھبا سے | آپ چھوں وس سوئی
دُبدھا مٹے ایک جب ہووے | لکھے ہے برلا کوئی
جیسے جل سے ہیم بنت ہے | ہیم بھوری جل ہوئی
تیسے یا تت واہی تت ہے | پھر یہ اور وہ سوئی
جو سمجھے تو کھری کہن ہے | نا سمجھے تو کھوٹی
کہیں کبیر دوؤ مکھ تیاگے | تا کی متی ہے موٹی

بھجن نمبر ۸۴

مانت نہیں من مورا سادھو | مانت نہیں من مورا رے
بار بار میں کہہ سمجھاؤں | جگ میں جیون تھوڑا رے
یا کا یا کو گرب نہ کیجئے | کیا سانورا کیا گورا رے
بنا بھگتی تن کام نہ آوے | کوٹ سگند چبھورا رے
یا مایا لکھ کے مت بھولو | کیا ہاتھی کیا گھوڑا رے

جوڑ جوڑ دھن بہت بگوُچے
دُبدھا درمتی و چترائی
آج ہوں آن ملا ست سنگت
کھیت اُٹھائی پرت بھئی گرم
کہت کبیر چرن چت راکھو

لاکھن کوٹ کروڑا رے
جنم گیو نربوڑا رے
مت گورو مان ہنورا رے
جیوں بالک بن کورا رے
جیوں سوئی بچ ڈورا رے

بھجن نمبر ۸۵

کر دھنن من سائیں ملن کی

گُڈّا گُڈیا سوپ سُپلیا
دیوتا پتر بھوانی بھیاں
اونچا محل عجب رنگ بنگلا
تن من دھن سب ارپن کر دے
کہیں کبیر نربھے ہوئے ہنسا

تج دے بُدھ لڑکیاں کھیلن کی
یہ مارگ چوراسی چین کی
پیا کی سیج وہاں لاگی پھولن کی
سرت سمبھار پڑے پیاں سا جن کی
کنجی بتا دوں دروازہ کھلن کی

بھجن نمبر ۸۶

من کے مینے چاہئے من کے مت انیک
جو من پرا سواد ہیں سو سادھو کوئی ایک
کبھو من گگن چڑھے کبھی جائے پاتال
کبھو من ان میں لگے ۔ کبھو مارے چال
من اگنی من پول ہے من پانی آکاش
جو من کی کھٹ پٹ رہے کرے جنم کا ناش

اپنے دیس کی سُدھ ہیں

بھجن نمبر ۸۷

ہنسا سُدھ کر اپنا دیسا

یہاں تیری سُدھ بُدھ بسری | آن پھنسو پر دیسا
اہوں چیت ہیت کر گھر سے | ست گورو کے اُپدیسا
کون دیس سے آیو ہنسا | کبھی نہ کیا اندیسا
آے پرو تو موہ پھند ہیں | کال گہیو سر کیسا
کاہے آیو کہا کرت ہے | کہاں بھوُلے پردیسا
کہیں کبیر وہاں چل ہنسا | جنم نہ ہوت ہمیسا

بھجن نمبر ۸۸

سمجھ بوجھ دل کھوج پیارے | عاشق ہو کر سونا کیا
جب نینوں سے نیند گنوائی | تکیہ لیف بچھونا کیا
روکھا سوکھا رام کا ٹکڑا | چکنا اور سلونا کیا
کہت کمال پریم کے مارگ
سیس دیا پھر رونا کیا

سلہ سنت کبیر صاحب کے لڑکے کا نام ہے۔

دُنیا

بھجن نمبر ۸۹

تن دھر سُکھیا کوئی نہ دیکھا | جو دیکھا سو دُکھیا ہو
راجہ پرجا رنک دھنی نر | ادہم وھم وا سُکھیا ہو
گھاٹے باڑھے سب جگ دُکھیا | کیا گرہستی کیا تیاگی ہو
سُکھیا جاگ نہیں کٹمبی | سُکھیا نہیں بیراگی ہو
جوگی دُکھیا جنگم دُکھیا | تپسوی کو دُکھ دونا ہو
آشا ترشنا سب کو ویاپے | کوئی محل نہیں سونا ہو
سانچ کہوں تو کوئی نہ ملنے | جھوٹ کہا نہیں جائی ہو
برہما وشنو مہیشور دُکھیا | جن یہ راہ چلائی ہو
اَبدھو دُکھیا بھوپتی دُکھیا | رنک دُکھی بپریتے ہو
کہیں کبیر سُنو بھائی سادھو | منش سُکھی من جیتے ہو

بھجن نمبر ۹۰

سنتو جیوت مُکت سوئی مُکتا

جب لگ جیون مکتا ناہیں | تب لگ دُکھ سُکھ بھگتا ہو
دیہہ سنگ نہ ہوئے مکتا | موئے مُکت کہاں ہو ہو

نیر نتھ باسی ہووے نہ مکتا — مکت نہ دھرتی سوئے ہو
جھوٹ بھرم کی پھانس نہ کاٹی — موئے مکت کی آسا ہو
جل پیاسا جیسے نر کوئی — سپنے پھرے پیاسا ہو
ہوئے اتیت بندھن تے چھوٹے — جہاں اچھیا تہاں جائی ہو
بناں اتیت سدا بندھن ہیں — کبھوں جان نہ پائی ہو
آواگون سے گئے چھوٹے — سمرنام ابناشی ہو
کہے کبیر سوئی جن گورو — کاٹے بھرم کی پھانسی ہو

بھجن نمبر ۹۱

دیکھو جگ بورانا سادھو

دیکھو جگ بورانا — سادھو گورو کا مرم نہ جانا
ہندو کہت ہیں رام ہمارا — مسلمان رحمانا
آپس میں دوؤ لڑت مرت ہیں — دبدھا میں لپٹانا
بہت ملے ہوئے نیمی دھرمی — پرات کریں اسنانا
آتم چھوڑ پشانے پوجیں — تن کا نتھو تھا گیانا
ایک جو کہیے پیر اولیا — پڑھیں کتاب قرانا
کریں مرید قبر بتلاویں — انہوں خدا نہ جانا
ہندو کی دیا مہر ترکن کی — دونوں گھر سے بھاگی
وہ کریں ذبح وہ جھٹکا ماریں — آگ دواں گھر لاگی
یا بد ہنست چلت ہیں ہم کو — آپ کہاویں سیانا
کہیں کبیر سنو بھائی سادھو — ان میں کون دیوانا

بھجن نمبر ۹۲

ایسی دیوانی دُنیا

ایسی دیوانی دُنیا بھگت بھاؤ نہیں بُوجھے جی
کوئیُ آوے تو بیٹا مانگے یہی گوسائیں دیجے جی
کوئیُ آوے تو دولت مانگے بھینٹ روپیہ لیجے جی
کوئیُ کراوے بیاہ سگائی سنت گسائیں رنیجھے جی
سانچے کا کوئی گاہک ناہیں جھوٹے جگ پتیجے جی
کہیں کبیر سنو بھائی سادھو اندھوں کو کیا کیجے جی

بھجن نمبر ۹۳

اپن پو۔ آپ ہی بسرو

جیسے سوان کانچ مندر میں بھرمت بھونس بھرو
جیوں کیہری ہو نرکھ کوپ جل تا میں جائے پرو
جیسے گج لکھ پھٹک سلا کو پرتیما دیکھ اڑو
مرکٹ مٹھی سواد نہ چھوڑے گھر گھر رٹت پھرو
کہیں کبیر نلنی کے سوئنا
کونے توہی پکرو

ویراگ

بھجن نمبر ۹۴

کیا دیکھ دیوانہ ہوا رے

مایا ہے سنسار کی سُولی | نار نرک کا کوا رے
ہاڈ چام ناڑی کو پنجرا | تا میں منوا سُوا رے
بھائی بندھو پتر پریوار | تا بیں تریچ تیچ مُوا رے
کہیں کبیر سُنو بھائی سادھو | ہار چلا جگ جُوا رے

بھجن نمبر ۹۵

بھانگ بھکھے بل بُدھی کو آفو احمق ہوئے
دو اُد ا ملن اوگن کہا گیان دُنت نرجوئے
اوگن کہوں شراب کا گیان دُتت بن نیمہ
مانش سے پشو اکرے دربیہ گانٹھ کا دیہہ

بھجن نمبر ۹۶

اُڈوے پنکھیرو ادن تال رہ گیا تھوڑا
جگ کا چُگدیاں سانجھ پڑی ہے نہ گھر تیرا نہ میرا

ایہہ سنسار سپنے دی رچنا ئیں چڑیاں رین بسیرا
اُڈ دا اُڈ دا ڈاروں وچھڑیا جھانکے چار چوفیرا
کہت کبیر سُنو بھائی سادھو اب توہو یا سویرا

بھجن نمبر ۹۷

من تو کیوں بھولا رے بھائی
تیری سُدھ بدھ کہاں ہرائی

جیسے پنچھی رین بسیرا | بسیں برکش میں آئی
بھور بھئے سب آپ آپ کو | جہاں تہاں اُڑ جائی
سُپنے میں تو ہے راج ملو ہے | حاکم حُکم دُھائی
جاگ پڑا جب لاؤ نہ لشکر | پلک کھلے سُدھ پائی
ماتا پِتا بندھو سُت تریا | نا کوئی سگا سگائی
یہ تو سب سوارتھ کے سنگی | جھوٹی لوک بڑائی
ساگر ماہیں لہر اُٹھت ہے | گنتی گِنی نہ جائی
کہیں کبیر سنو بھائی سادھو | اودھی ماہیں سمائی

بھجن نمبر ۹۸

جگت میں خبر نہیں پل کی

سُکرت کرے رام سمرلے کو جانے کل کی
جھوٹ کپٹ کرمایا جوڑی بات کرے چھل کی

پاپ کی پوٹ دھری سر اوپر۔ کس بدھ ہو ہلکی
کایا اندر ہنسا بولے۔ کرنی کر کل کی
جب یہ ہنسا نکل جائے گا مٹی جنگل کی
کام کرودھ مت لوبھ نوارو۔ چھوڑو چھل بل کی
گیان براگ دیا من راکھو کہیں کبیر اصل کی

بھجن نمبر ۹۹

کایا کیسے روئی چلت پران

چلت پران کایا کیسے روئی چھوڑ چلا نرموہی
میں نے جانا میرے سنگ چلیگی یا کارن کایا مل مل دھوئی
اونچے نیچے مندر چھوڑے گائے بھینس گھر گھوڑی
تریا تو کلونتی چھوڑی اور چھوڑی پترن کی جوڑی
موٹی چھوٹی گزی منگائی بنا کاٹھ کی گھوڑی
چار جنے مل لے جو گئے ہیں پھونک دیئی پھاگن کی سی ہوری
بھولی تریا رون لاگی بچھڑ گئی میری جوڑی
کہت کبیر سنو بھائی سادھو جن جوڑی واہی نے توڑی

بھجن نمبر ۱۰۰

کبیر کاہے[۱] گربھیا[۲] کال گہے[۳] کر[۴] کیس[۵]
نا جانوں کت[۶] مارسی کیا گھر کیا پردیس

ا غرور ۲ پکڑے ۳ ہاتھ ۴ بال ۵ کہاں ۶ جاویگا۔

کبیر کاہے گربھیا دیہی دیکھ سورنگ[1]
بچھڑے بھرنا ملینگے جیوں کینچلی بھوجنگ[2]

کبیر کاہے گربھیا اس جوبن کی آس
ٹیسو پھولے چار دن گھر بھیہ بھئے پلاس[3]

کبیر ہے گربھیا چام لپیٹی ہاڑ
یک تیرا چھتر سر دیگا کال[4] اُکھاڑ

آج کال کے بیچ میں جنگل ہوگا باس
اوپرے اوپر ہل چلیں ڈھور[5] چرینگے گھاس

ہاڑ جلے جیوں لاکڑی کیس جلے جیوں گھاس
سب جگ جلتا دیکھ کر بھئے کبیر اداس

جھوٹے سکھ کو سکھ کہیں مانت ہے من مود[6]
جگت چبینا کال کا کچھ مکھ میں کچھ گود

کُشل کُشل ہی پوچھتے جگ میں رہا نہ کوئے
جرا موئی نا بھے موا کُشل کہاں سے ہوئے

باتی کیرا بلبلا اس مانس کی ذات
دیکھت ہی چھپ جائینگے جیوں تارا پربھات

رات گنوائی سوئے کے دوس گنوایو کھائے
ہیرا جنم امول تھا کوڑی بدلے جائے

کے کھاونا کے سوونا اور نہ کوئی چیت
ست گور شبد بسار یا آدی انت کا میت

[1] مغرور [2] خوبصورت [3] سانپ [4] خواب [5] ڈھاک [6] کا موت [7] ادھر [8] ادھر [9] ویشی [10] آنند [11] عذاب [12] خیریت [13] بوڑھا [14] خوف [15] کا [16] صبح [17] کھانا

اِس اَوسَر چیتو نہیں پشو جیون پالی دیہہ
ست شبد جانا نہیں انت پڑی مکھ کھیہہ

آچھے دن پاچھے گئے گورو سے کیا نہ ہیت
اب پچھتاوا کیا کرے چڑیوں کھایا کھیت

بھجن نمبر ۱۰۱

آج کہے میں کال بھجوں گا کال کہے پھر کال
آج کال کے کرت ہی اوسر جاسی چال

پاو پلاک کی سُدھ نہیں کرے کال کا ساز
کال اچانک مارسی جیون تیر کو باز

پاو پلاک تو دُور ہے مو پے کہا نہ جائے
نا جانوں کیا ہو ویگا پل کے چوتھے بھائے

کبیر جو دن آج ہے سو نا ہیں پھر کال
چیت سکے تو چیت لے سر پر گاجے کال

کبیر یہ چنتا منی مت سنسار گنوائے
جو پہلے سکھ ہو گیا تن کا گُڑ لے کھلائے

ہم جانتے تھے کھائیں گے بہت زمین بہو مال
جیوں کا تیوں رہ گیا پکڑ لے گیا کال

آس پاس جودھا کھڑے سبھی بجاوین گال
منجھ محل سے لے چلا ایسا کال کرال

۱ موقع ۲ حیوان ۳ کل ۴ یہ ۵ مُکتی ۶ جانا ۷ پہلا ۸ سامان ۹ صورت ۱۰ ناگہانی ۱۱ ماریگا۔ ۱۲ کل ۱۳ گرجے ۱۴ موت ۱۵ بہت ۱۶ موت ۱۷ سخت

ہانکو پربت پھاڑتے سمندر گھونٹ بھرائے
تے منی پر دھرنی تَل گلے کیا کوئی گربھ کرائے

تن ہرائے من پاہرو۔ منسا اُتری آئے
کوئی کا ہو کا ہے نہیں سب دیکھا ٹھونک بجائے

تو مت جانے باورے میرا ہے سب کوئے
پنڈ پران سو لی بندھ رہا سو نہیں اپنا ہوئے

ایسا سنگی کوئی نہیں جیسا جیو اور دیہہ
چلتی بریاں رے ٹرا ڈار چلا کر کھیہہ

یہیں یہیں بڑی بلائے ہے سکو تو نکسو بھاگ
کہیں کبیر کب لگ رہے روئی لپیٹی آگ

بھجن نمبر ۱۰۲

کبیر نوبت آپنی دن دس لیو بجائے
یہہ پُر پٹن یہ گلی بہُرتہ دیکھو آئے

ساتوں شبد جو باجتے گھر گھر ہوتے راگ
تے مندر خالی پڑے بیٹھن لاگے کاگ

اونچا محل چناوتے کرتے ہوڑم ہوڑ
سُرن کلی ڈھلاوتے گئے پاک ہیں چھوڑ

پانچ تتو کا پُتلا مانش دھریا نام
رونا چار کے کارنے بھر بھر روکے ٹھام

سلہ اگست رشی نے ہانک لگائی مورکھ مارے ڈنڈ تھا پل پربت پھٹ گیا اور زمین پر آ جھک گیا پڑا ہوا ہے - اٹھا نہیں اور یہی اگست رشی سمندر کو ایک گھونٹ میں پی گئے - جب ایسے لوگ بھی مو گئے تو اوروں کا کیا ٹھکانا ہے
سلہ نزدار سلہ پہرہ دینے والا سلہ وقت سلہ نکلو سلہ تب سلہ پھر
سلہ سر کو سلہ ڈھول سلہ دھام

کبیر سندے لاکھ کا چڑھا ہیرا لال
دنیا چار کا پیکھنا بس جائے گا کال

کبیر مرینگے مر جائینگے کوئی نہ لے گا نام
اُجڑ جائے بسائینگے چھوڑ بسنتا گام

موت بساری باورے اچرج کیا کون
تن ماٹی مل جائیگا جیوں آٹے میں لون

جنم مرن دُکھ یاد کر کوڑے کام نوار
جن جن پنتھوں چالنا سوئی پنتھ سنوار

کبیر کھیت کسان کا مرگوں کھایا جھاڑ
کھیت بچارا کیا کرے جو دھنی کرے نہیں باڑ

کیا گئے ہم آئے کے کیا کرینگے جائے
انت کے بھئے نہ اُت کے چلے مول گنوائے

کبیر گورو کی بھگتی بن ناری کو کرتی ہوئے
گلی گلی بھوست بھرت ٹوک نہ ڈالے کوئے

کبیر گورو کی بھگتی بن راجہ گدھا ہوئے
ماٹی لدے کمہار کی گھاس نہ ڈالے کوئے

کایا منجن کیا کرے کپڑا دھویم دھوئے
اُجل ہوا نہ چھوٹسی سکھ نندری نہ سوئے

اُجل پہنے کپڑا پان سوپاری کھائے
کبیر گورو کی بھگتی بن باندھا جم پُر جائے

لہ لال رنگ لہ دیکھنا لہ خراب لہ گردش لہ اَوت لہ لیتی لہ بھولا لہ ... لہ برے لہ چھوڑ لہ موت لہ عجب لہ نمک لہ دور کر لہ راستوں لہ رکھوالی لہ کی طرح لہ ادھر لہ اُدھر لہ کیتا لہ پوشاک لہ جسم لہ صفائی لہ نیند لہ لوگ

موہ توڑ کی جیوڑی بٹ باندھا سنسار
داس کبیرا کیوں بندھے جاکے نام ادھار
موہ توڑ کی جیوڑی بٹ باندھا سنسار
داس کبیرا کیوں بندھے پایا نام ادھار

جو جانا اُس گیہہ کو سو کیوں ٹوٹے مت
جیسے پو گھر پا ہنا رہے اُٹھائے چت

درلبھ مانش جنم ہے دیہہ نہ بارم بار
تروڑ سوں پتا جھڑے بہر نہ لاگے ڈار

آئے ہیں سو جائینگے راجا رنک فقیر
ایک سنگھاسن چڑھ چلے ایک بندھے جات زنجیر

بھجن نمبر ۱۰۲

یک دن ایسا ہوئیگا سب سوں پڑے بچھوئے
راجا رانا راؤ رنک سادھ کیوں نہ ہوئے
ادھ جل کھیڑے ٹیکری گھر گھٹی کے کمار
راون جیسا جل گیا لنکا کا سردار

پانچ پہر دھندے گیا تین پہر رہا سوئے
ایک پہر ہری نا بھجا مکتی کہاں سے ہوئے

دھوم دھام میں دن گیا سوچت ہو گئی سانجھ
ایک گھڑی ہری نا بھجا جننی جنی بھئی بانجھ

۱ رسی ۲ گٹھر ۳ تعلق ۴ مہان ۵ درخت ۶ شاخ ۷ غریب ۸ مہاتما ۹ راجا ۱۰ شہزادہ ۱۱ سردار ۱۲ غریب ۱۳ سودھان ۱۴ میدان ۱۵ ٹیلا ۱۶ شام

کبیر سپنے رین کے پڑ جیو میں چھیک
سپنے ہوئے دو جنا جب جاگا تب ایک
کبیر سپنے رین کے اگھر جو آئے نین
پڑا اچید لہو لوٹ ہیں جگا تو لیں نہ دین

بھجن نمبر ۱۰۴

ست نام جانا نہیں ہوا جو بہت اکاج
بوڑ مرے گا باپڑا بڑے بڑوں کی لاج
ست نام جانا نہیں چوکا اب کی گھات
ماٹی بھیا کمھار کی گھنی سہیگا لات
ماٹی کہے کمھار سے کیا تو روندھے موہی
ایک دن ایسا ہوئے گا میں روندھونگی توہی
لکڑی کہے لوہار سے تو مت جارے موہ
ایک دن ایسا ہوئے گا میں جاروں گی توہ
جارن ہارا بھی موا مؤا جلاون ہار
ہے ہے کرتے سب موئے کاسوں کہوں پکار
تین لوک پنجرا بھیا پاپ پنیہ دو جال
سکل جیو ساوج بھئے ایک اہیری کال
کبیر جنتر نہ باجئے ٹوٹ گئے سب تار
جنتر بچارا کیا کرے چلا بجاون ہار

ملہ ہات سے بات ۳ سے کہلے ہم آنکھ سے گوندھے سے مجھ کو سے بنجھ کوشہ شکار
گہ گار ی ملہ ا جہ ملہ

کبیر وا دن یاد کر پگ اوپر تل سیس
مرتیو لوک میں آئے کے بھول گیا جگدیش
کبیر پانی حوض کا دیکھت گیا بلائے
ایسے جیو جائے گا کال جو پہنچا آئے
تن کا سنچا کمبھ ہے چوٹ چہونڈیں کھائے
ایکے ہری کے نام بن جد تد پڑے بیچائے
تن کا سنچا کمبھ ہے لئے پھرے تھ ساتھ
ٹھپکا لاگا پھٹ گیا کچھو نہ آیا ہاتھ
دنیا سیتی دوستی ہوئے بھجن میں بھنگ
کر سمرن کر رام کا کر سادھوں کا سنگ
کبیر کیول رام کی تو مت چھانڈے اوٹ
گھن اہرن بیچ لوہ جیوں گھنی سہے سر چوٹ
تیرا سنگی کوئی نہیں سب سوارتھی لوئے
من پرتیت نہ اوپجے جیو وشواس نہ ہوئے

بھجن نمبر ۱۰۵

کبیر چت چمکا کیا پیانا دور
کاغذ کا گڈھا دیکھا لیکھا پور
لیکھا دینا سوہرا جو دل سانچا ہوئے
سائیں کے دربار میں پلا نہ پکڑے کوئے

ا نیچے ۲ سر سے ۳ گھرا ۴ سبھی ۵ جھی ۶ دھکا ۷ سے ۸ لوک ۹ دل
۱۰ روشن کیا ۱۱ ارادہ ۱۲ دھرم راج ۱۳ درگاہ ۱۴ لئے حساب ۱۵ سوہانا

کاٹ پتھر کاغذ کا ڑھیا لیکھا وار نہ پار
جب لگ سانس شریر میں تب لگ رام سنبھار

بھجن نمبر ۱۰۶

کُل کرنی کے کارنے ہنسا گیا بگوئے
تب کیا کُل کی لاج ہے چار پاؤں کا ہوئے

ہیں بھونرا تو ہی ہو جیا بن بن باس نہ لیئے
اٹکیگا کہوں بیلی میں تڑپ تڑپ جیا دیئے

ایسی گتی سنسار کی جیوں گاڈر کی ٹھاٹھ
ایک پڑی جب گاڈ میں سبے جائیں تیہی باٹ

ایک سیس کا مانوا کرتا بہتک ہیس
لنکا پتی راون گیا بیس بھجا دس سیس

کال چکر چکی چلے بہت دِوس اور رات
سگن اگن دوئی پاٹلا تا میں جیو پستات

اُس پاس جو پھرت ہیں نیت پساویں سوئے
کیلا سوں لاگا رہے تا کو بگھن نہ ہوئے

نام بھجو تو اب بھجو لہر بھجوگے کب
ہریہ ہریہ رو کھڑا ایندھن ہو گئے سب

مالی آوت دیکھ کر کلیاں کریں پکار
پھولی پھولی چن لیئے کال ہماری بار

۱ دھرم راج ۲ بکالا ۳ خراب ۴ روکا ۵ گڑھا ۶ حرص ۷ درخت ۸ باری

جو اُوگے سو ڈوبے پھُولے سو کمہلائے
جو چُنے سو ڈھہ پڑے جاۓ سو مرجھائے
کبیر نوبتی بانوں میں کیا سووے سکھ چین
سانس نقارہ کوچ کا باجت ہے دن رین

بھجن نمبر ۱۰۷

بھُولا بھُولا کیوں پھرے جگت میں

بھُولا بھُولا کیوں پھرے جگت میں کیسے تیرا ناطہ ری
نہ کسی سے لینا دینا نہ کسی سے ناطہ ری
نہ کسی کی بہن بھانجی نہ کسی کی ماتا۔ جگت میں
چونی اوڑھی پہنی اوڑھی ململ خاصہ دی
شال دوشالا سب کوئی اوڑھے انت خاک میں واسا جگت میں
زار زار تیری ماتا روۓ بہن روۓ دس ماسا ری
مرگھٹ میں تیری تریا روۓ ہنس اکیلا جاتا۔ جگت میں
کوڑی کوڑی مایا جوڑی جوڑی لاکھ پچا سا ری
کہت کبیر سنو بھائی سادھو سنگ چلے نہ ماسا۔ جگت میں

بھجن نمبر ۱۰۸

کیا من سووت موہ نشا میں جاگت ناہیں کوچ نیرانا
پہلے نگارے میں شوبت بھئے دوجے میں سُنت نہیں کانا

نہ تعمیر کئے ہوئے ۲ رسی۔

نیچے نین درشٹی نہیں سوجھے
مات پتا کہنا نہیں مانے
دھرم کی ناؤ چڑھن نہیں جانے
بھائی بندھو پُتر پہ پیارا
کہیں کبیر کوئی کام نہ آیا

چوتھے آن گرا پروانہ
ویرن سے کینا ابھمانا
اب جم راج نے بھید بکھانا
ان ہیں کا ہے بھیو پُرانا
ماٹی کی دیہہ ماٹی مل جانا

بھجن نمبر ۱۰۹

مت پھر منوا بھولا بھولا جگ میں کیسا ناتا رے
ماتا کہے یہ پُتر ہمارا بہن کہے ویر میرا
بھائی کہے یہ بھجا ہماری نار کہے نر میرا
پیٹ پکڑ کر ماتا روے باہنہ پکڑ کر بھائی
لپٹ جھپٹ کر تریا روئے ہنسا جا اڑائی
جب لگ جیوے ماتا روئے بہن روئے دس ماسا
تیرہ دن تک تریا روے پھیر کرے گھر باسا
چار گزی چادر منگوائی چڑھا کاٹھ کی گھوڑی
چاروں کونے آگ لگائی پھونک دئی جیسے ہوری
ہاڈ جلے جیسے لکڑی کیس جرے جیسے گھاسا
سونے جیسی کایا جل گئی کوئی نہ آیا پاسا
نیہہ سنیہہ ڈھونڈھی نہیں پائی ڈھونڈ پھیر چہوں باسا
کہت کبیر سنو بھائی سادھو تجو جینے کی آسا

بھجن نمبر ۱۱۰

کیا مانگوں کچھ تھر نہ رہائی دیکھت ہیں چلو جگ جائی
اک لکھ پوت سوالکھ ناتی تاراون گھر دیا نہ باتی
لنکا ساکوٹ سمندر سی کھائی تاراون کی خبر نہ پائی
سونے کا محل روپے کا چھجا چھوڑ چلو نگری کے راجا
کوئی کرو محل کوئی کرو ٹاٹی اڑ جائے ہنس پڑی رہے ماٹی
آوت سنگ نہ جات سنگھاتی کہا بھیو گھر باندھے ہاتھی
کہت کبیر انت کی باری ہاتھ جھاڑ جیوں چلا جواری

بھجن نمبر ۱۱۱

یہی گھڑی یہی ویلا سادھو یہی گھڑی یہی ویلا رے
لاکھ خرچ پھیر ہاتھ نہ آوے ناشن جنم سہیلا رے
ناکوئی سنگی ناکوئی ساتھی جانا بھنورا اکیلا رے
کیوں سویا اٹھ جاگ سویرے کال دیت ہے ہیلا رے
کہت کبیر ہری گن گاؤ چھوٹا ہے سب جگہ میلا رے

متفرق

بھجن نمبر ۱۱۲

رنگ پائے رنگ نار نگا ہری رنگ مان مجیٹھ
اب پچھتاوا کیوں کرے جب رنگ دیئیا پیٹھ
کبیر ور دیوان کے کیہ نکر پاوے داد
پہلے بُرا کمائے کر پیچھے کرے فریاد
دشے باسنا اُرجھ کر جنم گنوایا باد
اب پچھتاوا کیا کرے نج سکرتی کر یاد

بھجن نمبر ۱۱۳

سنسکرت ہے کوپ جل بھاشا بہتا نیر
بھاشا ست گورسہت ہے ست مت گہر گنبھیر
پوتھی پڑھ پڑھ جگ مؤا پنڈت بھیا نہ کوئے
ڈھائی اکشر پریم کا پڑھے سو پنڈت ہوئے
پنڈت کیری پوتھیاں جیوں تیتر کا گیان
اوّرن شگن بتاوئی اپنا پھند نہ جان

اسلہ فریاد

پنڈت اور مشعلچی دونوں سوجھتے ناہیہ
اورن کو کرے چاندنا آپ اندھیرے ماہیہ

نہیں کاغذ نہیں لیکھنی نہ اکشر ہے جو ہے
پُستک چھانڈ جو باچئی پنڈت کہے سو ہے

پڑھنا گنا سیکھا بہت مٹی نہ منشے سول
کہیں کبیر کا سوں کہوں سب دُکھ کا مول

بھجن نمبر ۱۱۴

پتی ورتا کے ایک ہے ویبھچارن کے دو ہے
پتی ورتا کے سُکھ گھنا جا کے پتی ہے ایک
پتی ورتا میلی بھلی کالی کُچیل کُروپ
پتی ورتا میلی بھلی گلے کانچ کی پوت
پتی ورتا کو بھجے پتی نج دھر وشواس
پتی ورتا پتی کو بھجے اور نہ آن سوہائے
پتی ورتا ایسی رہے جیسے چولی پان
پتی ورتا ویبھچارنی ایک مندر میں باس

پتی ورتا ویبھچارنی کہو کیوں میلا ہوئے
من میلی ویبھچارنی جا کے خصم انیک
پتی ورتا کے روپ وا اُوپر سکل سروپ
سب سکھیوں میں یوں دیپے جیوں بی سُشتی کی جوت
آن اُپاسنا چھوڑ دے نہیں سدا جو پیو کی آس
سنگھ بچا جو لنگھنا تو بھی گھاس نہ کھائے
جب سُکھ دیکھے پیو کا جیت نہ آوے آن
یہ رنگ رانی پیو کی وہ گھر گھر پھرا اداس

بھجن نمبر ۱۱۵

نام نہ لیا تو کیا ہوا جو انتر ہے ہیت
پتی ورتا پیو کو بھجے مکھ سے نام نہ لیت

۱ پتی ورتا یعنی خاوند پرست ۲ ویبھچارن یعنی بدچلن ؛ ۳ ملاپ ۴ بہت ۵ بدہیئت ۶ بدصورت کردار ۷ روشنی ۸ سورج چاند ۹ دوسری طرف ۱۰ نرکھے ۱۱ دوسرا ۱۲ غیر کا منہ ۱۳ فاقہ کرے ۱۴ سکونت ۱۵ عورت ۱۶ ذات

سُرت سمانی نام میں نام کیا پرکاش
پتی ورتا پیو کو ملی پلک نہ چھانڈے پاس

سائیں میرا سو پچھنا میں پتی ورتا نار
دیو دیدار دیا کرو میرے پنج بھرتار

پریت ریت تجھ سے میری نرگن والے کنت
جو ہنس بولوں اور سے تو نیل رنگاؤں دنت

نینوں انتر آؤ تو نین جھانپ تو ہی لوں
نا میں دیکھوں اور کو نا تو ہی دیکھن دوں

سائیں میرا ایک تو اور نہ دوجا کوئے
دوجا سائیں کیا کروں تجھ سم اور نہ ہوئے

بھجن نمبر ۱۱۰

گورو مریادا نہ بھگتی بن نہیں پیو کا ادھیکار
کہیں کبیر وبھچارنی نت نت نیا بھرتار

وبھچارن وبھچار میں آٹھ پہر ہشیار
کہیں کبیر پتی ورت بن کیوں ریجھے بھرتار

وبھچارن کے بس نہیں اپنو تن من ہوئے
کہیں کبیر پتی ورت بن ناری گئی بگوئے[1]

ناری کہلاوے پیو کی رہے اور سنگ سوئے
جار سدا من میں بسے خصم خوشی کیوں ہوئے

[1] خراب

سیج بچھاوے سُندری انتر[1] پروا ہوئے
تن سونپے من دے نہیں خصم خوشی کیوں ہوئے

کبیر من دیا نہیں تن کر ڈالا زیر
انتر جامی لکھ گیا بات کہن کا پھیر

مکھ سے نام رٹا کرے نِس دن سادھو سنگ
کہو دھون کون کو پھیر ناہیں لاگت رنگ

من دیا کہیں اور ہی تن سادھوں کے سنگ
کہیں کبیر کوری گزی[2] کیسے لاگے رنگ

رات گنواوے رانڈیا گاوے وشیا گیت
مارے لونڈا لا یسی کو رونہ آوے چیت

ست کو نام چھانڈ کر کرے اور کی آس
کہیں کبیرتا نار کو ہوئے نرک میں باس

کامی ترے کرودھی ترے لوبھی ترے انت
آن اُپاسی[3] کرت گھن ترے نہ نام کہنت

بھجن نمبر ۱۱۷

کودھی کمانی چڑھ رہے کوٹل بچن کے تیر
بھر بھر مارے کان میں سالے شکل شریر

کوٹل بچن سب تے برا جار کرے سب چھار[4]
سادھو بچن جل روپ ہے برسے امرت دھار

کوٹل بچن نہیں بولئے سیتل بین لے چین
گنگا جل سیتل بھیا پربت پھوڑا تین

ایسی بانی بولئے من کا آپا کھوئے
اورن کو سیتل کرے آپو[5] سیتل ہوئے

[1] دل میں [2] گاڑھا [3] شرک۔ [4] بے عقل [5] جگادے [6] خاک [7] پہچان [8] آپ بھی

بولی تو انمول ہے جو کوئی جانے بول
کھود کھاودھرتی سہے کاٹ کوٹ بن رائے
سہج ترازو آن کر سب رس دیکھا تول
شبد برابر دھن نہیں جو کوئی جانے بول
سیتل شبد اچارئیے آہنگ آنئے ناہہ
کبھو آوے سوئی کہے بولے نہیں وچار
بولے بول وچار کے بیٹھے ٹھور سنبھار
بولی ہماری پوربی بولی لکھے نہ کوے

ہئیے ترازو تول کر تب مکھ باہر کھول
کومل بچن سادھو سہے اور سے سہانے جائے
سب رس ماہیں جیبھ رس جو کوئی جانے بول
ہیرا تو دا مول ملے شبد کا مول نہ تول
تیرا پریتم تجھ میں دشمن بھی تجھ ماہہ
ہنئے پرائی آتما جیبھ لئے تلوار
کہیں کبیر نادا اس کو کھوٹ آوے ہار
ہمری بولی سو لکھے جو کھرا پوربیا ہوئے

بھجن نمبر ۱۱۸

کامنی کا گورو کامنی لوبھی کا گورو دام
ناری کی جھائیں پرت اندھے ہوت بھوجنگ
کامنی کالی ناگنی تینوں لوک منجھار
یک ناری یک ناگنی اپنا جایا کھائے
کامنی میٹھی کھانڈ سی جو چھیڑو تو کھائے
پرناری پینی چھری مت کوئی کرو پرسنگ
پرناری پینی چھری مت پرلا پانچے کوئے
پرناری کے راچنے سیدھا نرکے جائے
پرناری کا راچنا جیوں لہسن کا کھان
ناری پرائی اپنی بھوگے نرکے جائے

کبیر کا گورو سنت ہے سنتن کا گورو رام
کبیر تن کی کون گتی جو نت ناری کے سنگ
نام سنپہی ادبرے دشا کھایا چار
کبھول مرپٹ نکسے اٹھے ناگ بلائے
جو گورو چرن راچیا تن کے نکٹ نہ جائے
دس مستک راون گئے پرناری کے سنگ
کبھوں چھیڑ نہ دیکھئے ہنسی ہنسی اد روئے
تن کو جم چھوڑے نہیں کون کرے اپائے
کونے میٹھے کھائیے پرگٹ ہوئے ندان
آگ آگ سب ایک سی ہاتھ دئیے جر جائے

۱ دل ۲ جنگل ۳ بولنے ۴ غور ۵ لائیے ۶ مارے ۷ کمال ۸ موت ۹ سایہ ۱۰ سانپ ۱۱ عورت ۱۲ نیکچے ۱۳ دشٹ ۱۴ بھوگنے والے ۱۵ جنا یا ہوا ۱۶ نکلے ۱۷ پیدا ہوئے ۱۸ سانپ ۱۹ تیر ۲۰ [illegible]

زہر پرایا آپنا کھلائے سے مرجائے
کوپ پرایا آپنا گرے ڈوب سو جائے
چُھری پرائی آپنی مارے رُد جو ہوئے
کامی کبھوں نہ گور بھجے مٹے نہ سنشے سول
کامی کُتا تیس دن انتر ہوئے اُداس
کامی کرودھی لالچی ان سے بھگتی نہ ہوئے
بھگتی بگاڑی کامیا اندرن کیرے سواد
کام کام سب کوئی کہے کام نہ چینہے کو
جگ میں سگت کہاوتی چکّی چوڑل نہیں
نینوں کا جل دے کر گاڑھے باندھے ہیں
چھوٹی موٹی کامنی سب ہی بش کی بیل
کام کرودھ سو تاک سدا سنو گشٹ لو بھمائے
جہاں کام تہاں نام نہیں جہاں نام نہیں کام

اپنی رکشا نا کرے کہیں کبیر سمجھائے
ایسا بھید بچار کر تو مت دھوکھا کھائے
بہو بدھی کہوں بچار کر جھوٹ مت کوئے
اور گنہ سب بخشیوں کامی ڈال نہ مول
کامی نرکا سدا اچھ کرت بارہ ماس
بھگتی کرے کوئی سورما ذات برن کل کھوئے
ہیرا کھویا ہاتھ سے جنم گنوایا باد
جتنی من کی کلپنا کام کھلاوے سوئے
سکھ جو دکا ہو رہا نام گور دکا لے
ہاتھوں مہندی لائے کر باگھن کھا یادیس
بیری ہارے اِلوں سے بہ مارے ہنس کھیں
شیل سرور نہائے تب یہ سو قتاک جائے
دونوں کبھوں نابیں ربی رجھنی یک مقام

بھجن نمبر ۱۹

ناری نرکھ نہ دیکھئے نرکھ نہ کیجے دُور
کبھوں کر دیکھئے بیر ہن کے بھائے
سب سونے کی سندری آوے باس سو باس
ناری کے راچنے اوگن سے گن ناہیں
ناری پرش سب ہی سنو یہ ساگری کی بانی

دیکھے ہی تے بش چڑھے من آوے کچھ اور
آٹھ پہر لگا رہے تا کو کال نہ کھائے
جو جتنی ہوئے آپنی تو نہ بیٹھے پاس
کنار سمندر ماچھلی کیتی بہہ بہہ جانہیں
بش پھل پچھے انبار میں مست کو دیکھو جانے

سے حفاظت سے چکّی تے ... سے چیلا سے شرق سے چھرت سے آپ نہ سے سورج سے رات
سے زہر سے بجائی لے بنایے سے تب بھی

ناری نساوے تین گن جو نر پاسے ہوئے
گیان مکتی ہری دھیان میں بیٹھ نہ سکے کوئے
گائے رووے ہیں کھیل کے ہرت سین پران
کہیں کبیر ماگھات کو سمجھیں سنت سوجان
ناری ندی اتھاہ جل بوڑ موا سنسار
ایسا ساوہو نا ملا جا سنگ اتروں پار
گائے بھینس گھوڑی گدھی ناری نام ہے جاس
جا مندر میں بسیں تہاں نہ کیجے باس
چلو چلو سب کوئی کہے برلا پہنچے کوئے
ایک کنک اور کامنی درگم گھاٹی دوئے

بھجن نمبر ۱۲۰

ایک کنک اور کامنی بش پھل کئے او پائے
دیکھے ہی تے بش چڑھے چاکھت ہی مرجائے
ایک کنک اور کامنی تجئے بھجئے دور
گورو بیچ ڈارے انترا جم دیوے مکھ دھور
رج بیرج کی کوٹھڑی تا پر ساجو روپ
ست نام بن بوڑتی کنک کامی کوپ
کامی تو نر ہے بھیا کرے نہ کبھوں سنات
اندرن کیرے بن پڑا بھوگے نرک نسنات
کہتا ہوں کہہ جات ہوں مانے نہیں گنوار
ویراگی گرہی کہا کامی وار نہ پار
ناری تو ہم بھی کری جانا نہیں بچار
جب جانا تب پرہری ناری بڑی بکار

ا دولت ۲ عورت ۳ سخت ۴ زہر ۵ پیدا ۶ بھلگے ۷ جراج ۸ ڈالے ۹ خاک
۱۰ حوض ۱۱ منی ۱۲ ڈوبتے ہیں ۱۳ لوج ۱۴ کے ۱۵ بیشک ۱۶ کوئی بھی ہو
۱۷ چھوڑ دیا ۱۸ خراب

کنڈل[1] کان کی باگھنی تنبول، لوک کو کھائے
جھوٹ کھائے گر[2] تج کو موئے نرک بیجائے

ناری ساپنی ناہیری[3] کر نین کی چوٹ
کوئی ایک سادھو اد برا[4] کہہ[5] ست گور کی اوٹ

ایک کنک اور کامنی دو لمبی تلوار
چالے تھے ہری ملن کو بیچ ہی لینا مار

جو یہ گھاٹی بچ گئے سو جن اُترے پار
جو گھاٹی بیں پڑ رہے نا وہ پار نہ دار

کام کرودھ مد لوبھ کی جب لگ گھٹ میں کمان
کبیر مورکھ پنڈ تو دونوں ایک سمان

ناگن کے تو دو پھن ناری کے پھن بیس
جا کو ناری نے ڈسا سو مرے بسوا بیس

ناری پُرش کی استری پُرش ناری کا پُت
ایسی بوبک بچا سے چھانڈ چلا اودھوت

ناری ناہیں جم اہے تو مت راچے جائے
منجاری ہیول بول[8] کے کاڑھ کر[9] بیجا کھائے

بھجن نمبر ۱۲۱

یہ جگ کوٹھی کا ٹھ کی چہوندس لاگی آگ
بھیتر رہے سو جل موئے سادھو اُبرے بھاگ

[1] کرن پھول [2] کلیجہ [3] شیرنی [4] بچا [5] پکڑ [6] دتا ترے [7] نہیں [8] ہے [9] کلیجہ

کرودھ اگنی گھر گھر بڑھی جلے سکل سنسار
دین لین جن بھگتی ہیں تن کے نکٹ[۱] اُبار
دسوں دشا سے کرودھ کی اٹھی اپرل آگ
سیتل سنگت سادھ کی تہاں اُبرے بھاگ

بھجن نمبر ۱۲۲

جب من لاگا لوبھ سیں گیا وشے میں سوئے[۳]
کہیں کبیر بچار کر کس بھگتی دھن ہوئے
جوگی جنگم سیوڑا گیانی گنی اپاء
گھٹ درشن سے کیا بنے ایک لوبھ کی لاء
کبیر اوندھی کھوپڑی کبھوں دھاپے[۵] ناہہ
تین لوک کی سمپدا[۴] کب آوے گھر ماہہ
ترشنا سینچی نا بجھے دن دن بڑھتی جائے
روکہ جوا سا ہوت جیوں گھن[۸] ہی میں کمھلائے
کبیر ترشنا پاپنی تا سنگ پریت نہ جو
پینڈ پینڈ پاچھے پھرے لادے موٹی کھوڑ[۹]

بھجن نمبر ۱۲۳

جب گھٹ موہ سمائیا سبے بھیا اندھیار
نرموہ گیان بچار کے سادھو اترے پار

ا نزدیک ۲ پچے ۳ سوئے ۴ مایا ۵ آسودہ ہونا ۶ دولت ۷ بادل ۸ گمراہ ۹ خرابی

موہ تال کی دھار میں بہہ گئے گہر گنبھیر
پچھم مچھلی ہرت ہے چڑھتی اُلٹی نیر
پرتھم ہی پھنسے جو دیوگن سکھ ملے سورگ باس
موہ مگن سکھ پائیا مرتیو لوگ کی آس
دوجے رشی منی بر پھنسے تا سوں رچی اپجائے
سورگ لوگ سکھ بھوگ کے دھرنی پرت ہیں آئے
ہر نر رشی منی سب پھنسے مرگ ترشنا جگ موہ
موہ رُدپ سنسار ہے گرے موہ ندھی بوہ
آشٹ سدھی نوندھی لوں سب ہی موہ کی کھان
تیاگ موہ کی باسنا کہیں کبیر سجان

بھجن نمبر ۱۲۴

آہنگ اگنی ہردے جرے گوردے چاہے مان
تن کو جم نیوتا دیا ہو ہمرے مہمان
بڑا ہؤا تو کیا ہؤا جیسے لمبی کھجور
پنچھی کو چھایا نہیں پھل لاگے ہو دور
کوٹی کرم لاگے رہیں ایک کرودھ کے لار
کیا کرایا سب گیا جب آیا ہنکار
جگت ماہنہ دھوکا گھنا اہنگ کرودھ اور کال
بار پہونچا مارسی ایسا جسم کا جال

ا پانی ۲ پانی ۳ باسنا پیدا ہوئی ۴ سراب ۵ جاہ ۶ غرور ۷ جراح ۸ ساتھ

جہاں آپا تھاں آپدا جہاں سنشے تھاں سوگ
کہیں کبیر یہ کیوں مٹیں چاروں دیرگھ روگ
بینے کو ست نام ہے دینے کو ان دان
ترنے کو ہے دینتا بوڑن کو ابھمان

بھجن نمبر ۱۲۵

میں مرجیوا سمد کا ڈبکی ماری ایک
مٹھی لایا پریم کی جامیں وستو انیک
اونچا تروڑا آسمان پھل برلا پنچھی کھائے
اس پھل کو تو وہ بھکھے جو جیوت ہی مرجائے
جب لگ آس شریر کی مرتک ہوا نہ جائے
کایا مایا من تجے چوڑے رہے بجائے
جیوت مرتک ہو رہو تجو خلق کی آس
رکشک سمرتھ ست گورو مت دکھ پاوے داس
کبیر من مرتک بھیا دربل بھیا شریر
پیچھے لاگے ہر پھریں کہیں کبیر کبیر
من کو مرتک دیکھ کر مت مانے وشواس
سادھ وہاں لوں بھے کریں جب لگ پنجر سانس
میں جانوں من مرگیا مر کر ہوا بھوت
موئے پیچھے اٹھ لگا ایسا میرا پوت

ا اہنکار سے بڑے سے اناج سے مرکر جینے والا۔ جینے جی مرنے والا۔ مرجیوا مرکر جینے والا۔ غوطہ خور کو کہتے ہیں سے چیز سے درخت سے پندشہ تک سے ذرہ جسم

مرتا مرتا جگ ہُوا اسا پنجا مُوا نہ کوے
داس کبیرا یُوں مُوا بھر نہ مرنا ہوئے

دید مُوا رو گی مُوا مُوا سکل سنسار
ایک کبیرا نا مُوا جا کے رام ادھار

جیوت ہیں مرنا بھلا جو مرجانے کوئے
مرنا پہلے جو مرے اجر امر سو ہوئے

موہی مرن کا چاو ہے مروں تو رام دوار
مت ہری بوجھے بات رے داس مُوا دربار

من کی منسا مٹ گئی اہنگ گئی سب چھوٹ
گگن منڈل ہیں گھر کیا کال رہا سر کوٹ

جا مرنے سے جگ ڈرے میرے من آنند
کب مرہوں کب پا ہوں پورن پرمانند

موئے کو کیا روئیے جو اپنے گھر جائے
روئیے بندیوان کو جو ہاٹے ہاٹ بکائے

مرنا بھلا بدیش کا جہاں ان اپنا نہیں کوئے
جیو جنتو بھو جن کریں سہج مہوتسو ہوئے

بھجن نمبر ۱۲۶

ردرا ہو رہ باٹ کا تج آپا ابھمان
لوبھ موہ ترشنا تجے تا ہی ملے تج نام

لہ اہنکار ؎۲ مردنگا ؎۳ پاؤں تلے ؎۴ پرماتما ؎۵ قیدی ؎۶ بازار

روڑا ہوا تو کیا ہوا جو پنتھی کو دکھ دیہہ
سادھو ایسا چاہیئے جس بھنڈے کی کھیہہ

کھیہہ ہوا تو کیا ہوا اُڑ اُڑ لاگے انگ
سادھو ایسا چاہیئے جیسے نیر نپنگ

نیر بھیا تو کیا ہوا جو تاتا سیرا ہوئے
سادھو ایسا چاہیئے جیسے نیر نپنگ

نیر بھیا تو کیا ہوا جو تاتا سیرا ہوئے
سادھو ایسا چاہیئے ہری ہی جیسا ہوئے

ہری بھیا تو کیا ہوا جو کرتا دھرتا ہوئے
سادھو ایسا چاہیئے جو ہری بھج نرمل ہوئے

نرمل بھیا تو کیا ہوا جو نرمل مانگے ٹھور
مل نرمل سے رہت ہیں تے سادھو کوئی اور

بھجن نمبر ۱۲۷

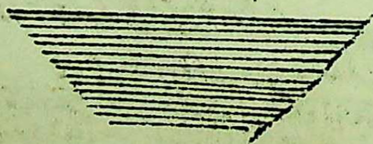
کوئی پرم لاگے رہیں ایک کرودھ ہی لار
کیا کرایا سب گیا جب آیا ہنکار
وسوں وساسے کرودھ کی اُٹھی اپرل آگ
سیتل سنگتی سادھو کی تہاں ابریئے بھاگ
بُدھ سمائی چڑھ رہی کنُل وچن کا تیر
بھر بھر مارے کان میں سالے سکل سریر

ا راہ ۲ ڈھیلا ۳ مسافر ۴ راہ ۵ خاک ۶ پانی ۷ بے پاؤں کا ۸ گرم ۹ سرد ۱۰ کرنے والا ۱۱ دھارن کرنے والا ۱۲ خالی

کُٹل وچن سب سے بُرا جارکرے تن چھار
سادھ بچن جل رُوپ ہے برسے امرت دھار
کرک کرنجے گڑ رہی بچن بخش کی پھانس
نکسائے نکسے نہیں رہی سو کا ہو گا نس
مُدھر بچن ہیں اوشدھی کٹک وچن ہیں تیر
شرن دوار ہوئے سنچرے سالے سکل شریر

بھجن نمبر ۱۲۸

پھل کارن سیوا کرے مجھے نہ من سے کام
کہیں کبیر سیوک نہیں چہے چوگنا دام
سیوک سیوا میں رہے انت کہیں بن جائے
دکھ سکھ سر او پر سہے کہیں کبیر سمجھائے
سیوک سیوا میں رہے سیوک کہئے سوئے
کہیں کبیر سیوا بنا سیوک کبھی نہ ہوئے
کبیر گورو سب کی چہیں گورو کو چہے نہ کوئے



کوسنگ

بھجن نمبر ۱۲۹

کبیر کو سنگ نہ کیجئے لوہا جل نہ ترائے
کدلی[1] سیپ بھونگ[2] مکھ ایک بوند تر[3] بھائے
اُجل بوند اکاس کا پڑ گیا بھومی[4] منجھار
ماٹی مل بھیا کیچ[5] سو بن سنگت بھو[6] چھار[7]
ہری جن بیتی روٹھنا سنساری سوت ہیت[8]
تے نر کبھوں نہ اوبرے جیوں سکالر کا کھیت
گرئیے پربت سکھر سے پڑیئے دھرن[9] منجھار
مورکھ متر نہ کیجئے بورڈ کالی دھار
مورکھ کے سمجھاونے گیان گانٹھ کا جائے
کویلا ہوئے نہ اوجلا چاہے سو من صابن لائے
کویلا بھی بھیا اوجلا جر بر ہو گیا سیت[10]
مورکھ ہوئے نہ اوجلا مورکھتا کے ہیت[11]
مارے مرے کوسنگ کے جیوں کیلا ڈھنگ بیر[12]
وہ ہالے وہ کٹ مرے ساکت سنگ نمبر[13]

---

۱ کیلا ۲ سانپ ۳ ترمیں ۴ زمین ۵ کیچڑ ۶ سنسار ۷ خاک ۸ جل ۹ بل ۱۰ سفید ۱۱ درجہ ۱۲ پاس ۱۳ سادھو ۱۴ چھوڑ

کیلا تب ہی نہ چیتیا جب ڈھنگ جاتی بیر
اب کے چیتے کیا بھیا کانٹوں لینا گھیر

کبیر کہتے ہنیں بنے ان بنتے کا سنگ
دیپک کو بہاوے ہنیں جرجر مرے پتنگ

سنگت ادھم اسادھ کی بیچ ہوتت کال
کہیں کبیر سن سادھوا بانی برہمہ رسال

اونچے کل کا جنمنا کرنی اونچی ناہنہ
کنک کلش مد سوں بھرا سادھو نندے تاہ

جان بوجھ ساچی تجے کرے جھوٹ سوں نیہہ
تاکی سنگت رام جی سپنے ہو مت دیہہ

داغ جو لاگا نیل کا سو من صابن دھوئے
کوٹی جتن پربودھئے کاگا ہنس نہ ہوئے

کبیر گرو کے دیس میں بس جانے جو کوئے
کاگا تے ہنسا بنے ذات برن کل کھوئے

مورکھ سے کیا بولئے شٹھ سے کہا بسائے
پاہن میں کیا مارئیے چوکھا تیر نسائے

کا سنگا سیتی مت ملے پاکا تیتی بان
کا سنگا سیتی ملت ہی ہوئے بھگتی کا ہان

سمجھے کا گھر اور ہے ان سمجھے کا اور
جا گھر میں صاحب ملیں برلا جانے ٹھور

---

۱ پاس ۲ عرکی ۳ جل ۴ تعین ۵ بدانر ۶ موت ۷ اسی وقت ۸ رس دالی ۹ سونے کا گھرا ۱۰ مدشراب ۱۱ برا کہے ۱۲ دوستی ۱۳ سمجھلے (۱۳) آباد ۱۴ کیا ۱۵ اختیار رہے ۱۶ حملہ تیز ۱۷ خراب ہوتا ۱۸ پکا ۱۹ عادت ۲۰ بھی ۲۱ نقصان

بُدھی بہونا آدمی جانے نہیں گنوار ۴
جیسے کپی پربس پڑا ناچے گھر دربار
پنکھ ہوت پربس پڑیو سووا کے بدھ ناہنہ
بدھی بہوتا آدمی یوں بندھا جگ ماہنہ

بھجن نمبر ۱۳

دین غریبی بندگی سادھن سوں آدھین
تا کے سنگ ہری یوں رہیں جیوں جل مائیں مین
دین لکھے مکھ سبن کا دین لکھے نہیں کوے
لکھے جو کوئی دین کو نر سے دیوتا ہوئے
جل تھل جیو جتے تتھے رہے سکل بھرپور
جو من آوے دینتا سائیں تاہیں حضور
دین غریبی بندگی سب سوں آدر بھاو
کہیں کبیر وہ ہے بڑا جا کا بڑا سوبھاو
نہیں دین نہیں دینتا سنت نہیں مہمان
تا گھٹ جم ڈیرا کرے جیوت بھیا مسان
اُونچے پانی نا ٹکے نیچے ہی ٹھہرائے
نیچا ہوئے سو بھر پیئے اونچ پیاسا جائے
نیچ نیچ سب تر گئے سنت چرن لولین
ذات ہی کے ابھمان سے بوڑے سکل کلین

۱ خالی ۲ بندر ۳ پرائے ۴ اختیار ۵ طوطا ۶ عقل ۷ خالی ۸ جدھر ۹ جدھر ۱۰ دل ۱۱ ٹھہرے ۱۲ کون

آپا میٹے پہو ملے پہو ہیں رہا سمائے
اکتھ کہانی پریم کی کہے تو کو پتیائے[1]
سب سے لگھوتائی بھلی لگھوتا سے سب ہوئے[2]
جس[3] دوبیت کا چندرماں سیس نوئے[4] سب کوئے

بھجن نمبر ۱۳۱

قول وفعل

کتھنی[5] میٹھی کھانڈ سی کرنی بش[6] کی لوئے
کتھنی سوں کرنی کرے بش سے امرت ہوئے
کتھنی کے سورے گھنے تھوتھے باندھے تیر
پریم چوٹ جن کے لگی تن کے بکل شریر
کتھنی بدنی چھانڈ کر کرنی سوں چت لائے
نر کو نیر[7] پلائے بن کبھوں پیاس نہ جائے
کتھنی کر پھولا پھرے میرے ہردے اُچار[8]
بھاو بھگتی سمجھے نہیں اندھا موڑھ گنوار
کتھنی[9] تھوتھی جگت ہیں کرنی اتم سار
کہیں کبیر کرنی کئے اُترے بھوجل پار
پد جوڑے ساکھی کہے سادھن پڑ گئی روس[10]
کاڑھا[11] جل پیوے نہیں کاڑھ[12] پین کی ہوس[13]

---

[1] کون [2] اختیار کرے [3] جیسے [4] چھوٹاپن [5] جھکا دے [6] کہنا [7] زہر [8] پانی [9] آمد [10] بیہودہ [11] غم و شغل [12] غصہ و نفرت [13] نکال کر [14] نکالا ہوا

ساکھی لائے بنائے کر اِت[1] اُت[2] اکشر[3] کاٹ
کہیں کبیر کب لگ جیئے جھوٹی پتّل چاٹ

پڑھ سُن کے سمجھاویں من نہیں دھارے دھیر
روٹی کا سنشے پڑا یوں کہیں داس کبیر

کتھنی ہیں کرتے نہیں مُکھ کے بڑے لبار[4]
مُنہ تو کالا ہو گیا صاحب کے دربار

چھوترائی چوڑھے پڑے گیان کتھے ہلساۓ[5]
بھاو بھگتی جانے نہیں گیان ہو جل جائے

پانی ملے نہ آپ کو اورن بخشیں شیر[6]
آپن من نشچل نہیں اور بندھاوت دھیر

کتھنی بن کرنی کتھنے گورو بدلے نہ موئے
باتوں کے پکوان سے دھاپا[7] ناہیں کوئے

کرنی کارج ہیں نہیں کتھنی کتھنے اپار
ان باتوں کیوں پایئے صاحب کا دیدار

کرنی بن کتھنی کتھے اگیانی دن رات
کوکر[8] سم[9] بھوست[10] پھرے سُنی سنائی بات

جیسی مُکھ سے نکسے تیسی چالے نا ہیہہ
کہیں کبیر سو وان[11] گت[12] باندھے جم پُر جا ہیہہ

---

۱ ادھر ۲ ادھر ۳ اکثر ۴ تھوڑے ۵ خوش ہو کر ۶ دودھ ۷ آسودہ ۸ کتے ۹ سم کی طرح ۱۰ بھوگن ۱۱ کتے ۱۲ طرح

بھجن نمبر ۱۳۲

کرنی

کرنی کرے سو پُتر ہمارا کتھنی کتھے سو ناتی
رہنی رہے سو گورو ہمارا ہم رہنی کے ساتھی
بانی تو پانی بھرے چاروں بید مجور
کرنی تو گارا کرے رہنی کا گھر دُور
کبیر کرنی کیا کرے جو گورو نہیں ہوئیں سہائے
جن جن ڈالی پک دھرے سو سو تو نو جائے
کرنی کرنی سب کہے کرنی ماہیں بوریک
وہ کرنی بہہ جان دے جو نہیں پرکھے ایک

بھجن نمبر ۱۳۳

مایا

مایا تو ٹھگنی بھئی ٹھگت پھرے سب دیس
جا ٹھگ نے ٹھگنی ٹھگی تا ٹھگ کو نہ آدیس
مایا چھایا ایک سی برلا جانے کوئے
بھگتا کے پاچھے لگے سنمکھ بھاگے سوئے
کبیر مایا پاپنی مانگے ملے نہ ہاتھ
منو اُتاری جھوٹ کر لاگی ڈولے ساتھ

لے عملی زندگی ۲ے عملی زندگی ۳ے مزدور ۴ے جھک ۵ے جھک ۶ے پر نام نمسکار ۷ے بھاگنے

موٹی مایا سب تجیں جھینی تجی نہ جائے
پیر پیغمبر اولیا جھینی سب کو کھائے
جھینی مایا جن تجی موٹی گئی بلائے
ایسے جن کے نکٹ سے سب دُکھ گئے ہرائے

کبیر مایا جات ہے سُنو شبد نج مور
سنجیوں کے گھر سادھ جن سُوموں کے گھر چور
کبیر مایا سُوم کی وبھین ہی کا لاڑ
جو وا ایں کوڑی گھٹے سائیں توڑیں ہاڑ

کبیر مایا دو کھڑی دو پھل کی داتار
کھاوت خرچت مُکتی بھے سنچت نرک دوار
کھان خرچن بہو انترا من ہیں دیکھ بچار
ایک کھوا دے سادھ کو ایک ملاوے چھار

آندھی آئی پریم کی ڈہی بھرم کی بھیت
مایا ٹاٹی اُڑ گئی لگی نام سوں پریت
آس آسا جگ پھند بارہ ہے اُردھ لپٹائے
گورو آسا پورن کریں سکل آس مٹ جائے

آسن مارے کیا ہوا اٹھی نہ من کی آس
تیلی کیرا بیل جیوں گھر ہی کوس پچاس
آسا کا ایندھن کرو منسا کرو بھبھوت
جوگی پھیری پھر کرو بن آوے یُوں سُوت

۱ تن ۲ لطیف ۳ لینا ۴ رغبت ۵ پیارا ۶ حیثیت ۷ جو ۸ جڑ ۹ کھا ب
۱۰ حرص ۱۱ کھلائے ۱۲ خاک ۱۳ گری ۱۴ بھت ۱۵ دیوار ۱۶ ... ۱۷ ... ۱۸ بھبھوت

چوڑے بیٹھے جائیے کر نام دھرا رن جیت
صاحب نیارا و یکھیا انتر گت کی پریت

کبیر مایا موہنی موہے جان سو جان
بھاگے ہو چھانڈے نہیں ٹھوک تک مارے بان

بھجن نمبر ۱۳۴

کبیر مایا پاپنی لالچ لایا لوگ
پوری کنہوں نہ بھوگیا اس کا انت بیوگ

بہت پسارا جن کرو کر تھوڑے کی آس
بہت پسارا جن کا وہ بھی گئے نراس

جو تو چاہے مجھ کو مت کچھ رکھے آس
مجھ جیسا ہی ہو رہے سب کچھ تیرے پاس

کبیر جوگی جگت گورو تجے جگت کی آس
جو وہ چاہے جگت کو جگت گورو وہ داس

کبیر مایا موہنی بھئی اندھیارے لوئے
جو سوئے سو مس گئے رہے وستو کو روئے

کبیر مایا ڈاکنی سب کا ہو کو کھائے
دانت اکھاڑے پاپنی سنتوں نیڑ جائے

کبیر مایا موہنی جیسے میٹھی کھانڈ
ست گورو کی کرپا بھئی ناتر کرتی بھانڈ

ا میدان جنگ معرکہ جیت والا انڈر دنی دل کی عالم اصل تاک تاک لا نہایا لگ یا نہ کسی بے بھی آفرین جبالی کرتوت لوٹ گئے اسباب ادبری نزدیک خرابی۔

بابا داسی سنت کی وہ بھی دے اسیس
بلسی اور لاتوں چھری سمر سمر جگ دیش

میٹھا سب کوئی کھات ہے بش ہوئے لاگے ہائے
نیم نہ کوئی پیوسی سرب روگ ہٹ جائے

بابا نزور نربدھی کا سکن دکھ سنتا پ
سینلتا سپنے ہیں بل پھیکا تن تاپ

کبیر جگ کو کیا کہوں بھوجل بورے داس
ست نام پد چھانڈ کر کریں منش کی آس

گورو کو چھوٹا جان کر دنیا آگے دین
جیون کورا جا کہیں پر جا کے آدھین

جن کو سائیں رنگ دیا کبھی نہ ہوئے کورنگ
دن دن بانی اجلی چڑھے سوایا رنگ

بابا دیپک نرمتنگ بھرم بھرم ماہیں پرنت
کوئی ایک گورو گیان سے ابرے سادھو سنت

بھجن نمبر ۱۳۵

بابا ہے دو بھانت کی دیکھا ٹھونک بجائے
ایک ملا دے نام سے ایک نرک لے جائے

کبیر بابا بیسوا دونوں کی یک ذات
آدت کا آدر کرے جات نہ پوچھے بات

ارشیرباد ۔ بھوگی ۔ ہاری ۔ زہر ۔ پیتا ہے ۔ دلازاری ۔ شانتی ۔ غریب ۔ ماتحت ۔ چراغ ۔ پروانہ ۔ بن ۔ پڑتے ہیں۔

مایا من کی موہنی سُر نر رہے لبھائے
مایا سب کو کھات ہے مایا کوئی نہ کھائے
مایا موئی نہ من مُوا مر مر گیا شریر
آسا ترشنا نہ مری کہہ گئے داس کبیر
مایا مار من ماریا راکھا امر شریر
آسا ترشنا مار کے استھر بھئے کبیر
تیں گگن کی بادلی جیوں ترور کی چھانہہ
باہر رہے اُدبرے بھیجے مندر ماہنہ
بھولے یا سنسار رہیں مایا کے سنگ آئے
ست گورر راہ بتایا ست پد پہنچے جائے
کبیر سو دھن سنچیے جو آگے کو ہوئے
مونڈ چڑھائے گا نٹھرڑی جات نہ دیکھا کوئے
تل سماں تو گائے ہے بچھڑا نو نو ہاتھ
مٹکی بھر بھر دہ لیا پونچھ اٹھارہ ہاتھ

بھجن نمبر ۱۳۶

مان بڑائی

کنچن تجنا سہج ہے سہج تریا کا نیہہ
مان بڑائی ایرشا دُرلبھ تجنی ایہہ
مایا تجی تو کیا ہُوا مان تجا نہیں جائے
مان بڑے منی بر گلے مان سبن کو کھائے

لہ دیوتا ٢ۓ نیچل ٣ۓ اہم ٤ۓ بھیگنا ٥ۓ جمع ٦ۓ سمیٹے ٧ۓ سر پر ٨ۓ لیے ہوئے ٩ۓ گٹھڑی ١٠ۓ دم ١١ۓ دوات

کالا مکھ کر مان کا آدر لاوے آگ
مان بڑائی چھوڑ کر رہے نام لولاگ

مان بڑائی کو کری دھرم راج دربار
ڈین لکٹیا باہرا سب جگ کھائے پھاڑ

پربھوتا کو سب کوئی بھجے پربھو کو بھجے نہ کوئے
کہیں کبیر پربھو کے بھجے پربھوتا چیری ہوئے

کبیر اونچی ناک کو اینٹھت ہے سنسار
تاسے تہری ہاتھی کیا ناک دِیا گز چار

بھجن نمبر ۱۳۷

مایا مہا ٹھگنی ہم جانی
ترگن پھانس لئے کر ڈولے بولے مدھری بانی
کیشو کے کملا ہو بیٹھی شو کے بھون بھوانی
پنڈا کے مورت ہو بیٹھی تیرتھ میں بھئی پانی
یوگی کے یوگن ہو بیٹھی راجا کے گھر رانی
کاہو کے ہیرا ہو بیٹھی کاہو کے کوڑی کانی
بھگتن کے بھگتی ہو بیٹھی برہما کے برہمانی
کہت کبیر سنو بھائی سادھو یہ سب اکتھ کہانی
مایا مہا ٹھگنی ہم جانی

ملہ عزت ۲ے غریب سے بے عزت ئہ بڑائی شہ اس وجہ سے ئہ
تشریح ۔ گئے ۔ درکھا تیری ۔ نہ بچھڑے ۔ نو درشن ۔ میکی ۔ من ۔ دودھ دیا ۔ دم ۔ ا ٹھا ہاتھ
اٹھارہ پوراں ۔

بھجن نمبر ۱۳۸

بیراگی تو وہ بھلا گر پڑا پھل کھائے
ترِشنا کا پانی پیئے گرہی دوار نہ جائے
راج دوارے سادھ جن بن دستو جائے
کے میٹھا کے مان کو کے مایا کے چائے
راج دوارے سادھ جن کبھوں بھول نہ جائے
مایا میٹھا مان تج سب کو آگ لگائے
اودربھرن کے کارنے جگ جاچیو بن جام
سوامی پن سر پر چڑھا سرا نہ ایکو کام
جا کے ہردے گورہیں سکھ نہ سا کھا کی بھوکھ
سو نر ایسا سوکھسی جیوں بندا جھاڑو کھ
کھُل کھوے سنسار میں باندھ نہ سکے کوئے
گھاٹ جگاتی کیا کرے جو سر پر بوجھ نہ ہوئے
گھاٹ جگاتی دھرم راج سب کا جھاڑ لئے
ست نام جانے بنا گھٹ نرک میں دئے

بھجن نمبر ۱۳۹

نندک مجھ کو نہ ملے پاپی ملیں ہزار
یک نندک کے سیس پر لاکھ پاپ کا بھار

۱ ندی ۲ گرہستی ۳ لاڈ ۴ پیٹ ۵ رات ۶ دن ۷ بنا ۸ چلے ۹ سوکھے ۱۰ گلا ۱۱ باندھا درخت ۱۲ سیس دینے والا ۱۳ صند

نِندک سے کُتّا بھلا ہٹ کر مانڈے رار
کُتّے سے کرودھی بُرا جو گورو دلاوے گار

کبیر میرے سادھ کی نِندا کرے نہ کوئے
جو پے نِند کا ناپ ہے تو اُجیاری ہوئے

جو کوئی نِندے سادھ کو سنکٹ آوے سوئے
نرک جائے جنمے مرے مکتی نہ کبھوں ہوئے

نِندک تو ہے ناک بن سوہے نکٹوں ماہنہ
سادھو جن گورو بھگت ہیں جو تن میں سوہیں ناہنہ

نِندک تو ہے ناک بن نس دن وِشٹا کھائے
گُن چھانڈے اوگُن گہے تِس کا یہی سُوبھائے

ماگھی گہے کُباس کو پھول باس نہیں لے
مدھو ماکھی ہیں سادھ جن گُن ہی باس چُن دے

دوش پرایا دیکھ کر چلے ہسنت ہسنت
اپنا یاد نہ آوئی جا کا آد نہ انت

تنکا کبھوں نہ نِندیے جو پاؤں تل ہوئے
کبھوں اُڑ آنکھوں پڑے پیر گھنیری سوئے

ساکت ساگر کوکرا ان کی متی ہے ایک
کوئی جتن پر بودھئے تو نہ چھانڈیں ٹیک

سات دیپ سائر پھرا جنبو دیپ دے پیٹھ
نِندا پرائی نا کرے سو کوئی برلا ڈیٹھ

نِندک نیرے راکھئے آنگن کُٹی چھوائے
بن پانی صابن بنا نرمل کرے سوبھائے

۱ نندا کرے ۲ جھگڑا ۳ گالی ۴ چاند ۵ مصیبت ۶ ہر روز ۷ پاخانہ ۸ مکھی
۹ درد ۱۰ بیدین ۱۱ سودر ۱۲ کتا ۱۳ سمجھا ہے ۱۴ سمندر ۱۵ دیکھا ۱۶ جھونپڑی

نندک دُور نہ کیجئے۔ تیجئے آدرمان
نرمل تن من سب کرے بکے آن ہی آن
کبیر نندک نہ مرے جیوے آدجگاد
ہم تو ست گورپایا نندک کے پرساد

بھجن نمبر ۱۴۰

دیا بھاد ہردے نہیں گیان کتھے بیحد
تے نرک کے جائینگے سُن سُن ساکھی شبد
ہم رو دیں سنسار کو روے نہ ہم کو کوئے
ہم کو تو سو روئی ہے شبد سنیہی ہوئے
دایا دل میں راکھئے نردئے کبھی نہ ہوئے
سائیں کے سب جیو ہیں کیڑی کنجری سوئے

بھجن نمبر ۱۴۱

چھما بڑوں کو چاہیئے چھوٹوں کو اُتپات
کیا وشنو کا گھٹ گیا بھرگو نے ماری لات
جہاں دیا تہاں دھرم ہے جہاں لوبھ تہاں تاپ
جہاں کرودھ تہاں کال ہے جہاں چھما تہاں آپ
بھلی بھلی جب کوئی کہے بھلی چھما کا رُوپ
جاکے من میں چھما نہیں سو بوڑے بھوکوپ

لے رہینگا ۲ بغیر دیا کے ۳ چیونٹی ۴ ہاتھی

بھجن نمبر ۱۴۲

گھاؤ کے اوپر گھاؤ ڈلے ٹوٹے[1] تیاگی کوے
بھر جو بن میں شیل ونت کوئی برلا ہوئے تو ہوئے
گیانی دھیانی سنجمی داتا سور انیک
جپیا تپیا بہت ہیں شیل ونت کوئی ایک
سکھ کا ساگر شیل ہے کوئی نہ پاوے تھاہ
شبد بنا سادھو نہیں دربیہ[2] بنا نہیں ساہ
وشے پیارے پریت سوں تب لگ گورکھ[3] ناہہ
اب انتر ست گور بسیں وشیا سوں رُچی[4] ناہہ
شیل چھما تب اوپجے الکھ درشٹی جب ہوئے
بنا شیل پہنچے نہیں لاکھ کہنتے جو کوئے
شیل ونت سب سوں بڑا سب رتنوں کی کھان
تین لوک کی سمپدا[5] رہی شیل میں آن

بھجن نمبر ۱۴۳

سادھو سنتوشی سدا[6] جن کے نرمل بین
تن کے درشن پرس سے جیا اپجے سکھ چین
چاہ گئی چنتا مٹی منوا بے پرواہ
جن کو کچھو نہ چاہیے سوئی شہنشاہ

۱؎ نقصان ہیں ۲؎ دولت ۳؎ لذت نفسانی ۴؎ خواہش ۵؎ دولت ۶؎ ہمیشہ

گودھن[1] - گج[2] دھن - باج[3] دھن اور رتن[4] دھن[5] کھان[6]
جب آوے سنتوش دھن سب دھن دھول سمان

بھجن نمبر ۱۴۴

دھیرے دھیرے رے منا! دھیرے سب کچھ ہوئے
مالی سینچے کیوڑا رت آئے پھل سوئے
کبیر دھیرج کے دھرے ہستی سوامن کھائے
یک ٹکڑے کے کارنے سوان گھرے گھر جائے
کبیر تو کائے ڈرے سر پر ہر جن بار
ہاتھی چڑھ کر ڈولئے کوکر بھونک ہزار

بھجن نمبر ۱۴۵

جیوں اندھیرے کو ہاتھیا سب کا ہو کو گیان
اپنی اپنی کہت ہیں کا کو دھریئے دھیان
گیانی سے کہئے کیا کہت کبیر لجائے
اندھے آگے ناچتے کلا اکارتھ جائے
گیانی بھولے گیان کتھی نکٹ رہیو نج روپ
باہر کھوجے باپڑے بھیتر وستو انوپ
بھیتر تو بھید یو نہیں باہر کتھنے انیک
جو پے بھیتر لکھ پرے بھیتر باہر ایک

---

[1] مویشی [2] ہاتھی [3] گھوڑے [4] جواہرات [5] دولت [6] کان میں۔

بھجن نمبر ۱۴۶

عقل عرش سوں اُتری بدھنا دینہی بانٹ
ایک ابھاگا رہ گیا ایکن یعنی چھانٹ
بنا ویلے چاکری بنا بدھی کے دیہہ
بنا گیان کا جوگنا پھرے لگائے کھیہہ
سمجھا کا گھر اور ہے آن سمجھا کا اور
جا گھر ہیں صاحب بسیں برلا جانے ٹھور
مُورکھ کو سمجھا وتے گیان گنا نٹھ کو جائے
کوئلہ ہوئی نہ اُجرو نو من صابن لائے
مُورکھ سوں کیا بولئے سٹھ سے کیا بسائے
پاہن میں کیا مارئیے چوکھا تیر سُنائے
پل ہیں پرے بینیا لوگن لگی تمار
اگل سوچ نوار کے پاچھے کرو گوہار

بھجن نمبر ۱۴۷

پایا کہیں تے باورے کھویا کہیں تے کور
پایا کھویا کچھ نہیں جیوں کا تیوں بھرپور
بھجوں تو کو ہے بھجن کو تجوں تو کا ہے آن
بھجن تجن کے مدھیہ ہیں سو کبیر من مان

اَت کا بھلا نہ بولنا اَت کی بھلی نہ چُپ
اَت کا بھلا برسنا اَت کی بھلی نہ دُھپ

بھجن نمبر ۱۴۸

تو تلک ما تھے دیا سرتی سروتی کان
کرنی کنٹھی کنٹھ میں پرسا پد نروان
من مالا تن سیکھلا بھئے کی کرے بھبھوت
الکھ میلا سب دیکھیا سو جوگی اودھوت
تن کو جوگی سب کرے من کو برلا کوے
سہجے سب ودھی پائیے جو من جوگی ہوئے
ہم تو جوگی من ہی کے تن کے ہیں تے ادر
من کا جوگ لگاوتے دسا بھئی کچھ اور

بھجن نمبر ۱۴۹

آسا جیوے جگ مرے لوگ مرے من جاہی
دھن سنچے سو بھی مرے اُبرے سو دھن کھاہی
آسن مارے کا بھیا موئی نہ من کی آس
جیوں تیلی کے بیل کو گھر ہی کوس پچاس
آسا ایک جو نام کی دوجی آس نراس
پانی ماہیں گھر کرے سو بھی مرے پیاس

کبیرا جوگی جگت گرو تجے جگت کی آس
جو جگ کی آسا کرے جگت گرو وہ داس
آسا ہی اینا ھن کروں منسا کروں بھبھوت
جوگی پھر پھیری کروں یوں بن آوے سوت

بھجن نمبر ۱۵۰

کبیرا سودھنی سینچئے جو آگے کو ہوئے
سیس چڑھائے گٹھڑی جات نہ دیکھا کوئے
کی ترشنا ہے ڈاکنی کی جیوں کا کال
اور اور نت دن چہے جیوں کرے بحال

بھجن نمبر ۱۵۱

نج سوارتھ[1] کے کارنے سیو کرے سنسار
بن سوارتھ بھگتی کرے سو بھاوے کرتار
سوارتھ کا سب کوئی سگا سارا ہی جگ جان
بن سوارتھ آدر کرے سو نر چتر سو جان
پریت ریت سب ارتھ کی پرمارتھ کی ناہنہ
کہیں کبیر پرمارتھی برلا کوئی کلی[2] ماہنہ
میرا سنگی کوئی نہیں سبے سوارتھی لوئے[3]
کہیں کبیر بچار کے من وشواش نہ ہوئے

[1] غرض [2] کلجگ [3] لوگ

سُکھ کے سنگی ہیں سوارتھی دُکھ میں رہتے دُور
کہیں کبیر پرمارتھی دُکھ سُکھ سدا حضور

بھجن نمبر ۱۵۲

مرجاؤں مانگوں نہیں اپنے تن کے کاج
پرمارتھ کے کارنے موہی نہ آوے لاج
ترور[1] سرور[2] سنت جن چوتھے برسے مینہ
پرمارتھ کے کارنے چاروں دھاریں دیہہ
تروربھلیں نہ آپ کو ندی نہ پیوے نیر[3]
پرمارتھ کے کارنے سنتن دھرا شریر
سادھ بڑے پرمارتھی گھن جیون برسے آئے
تپن بجھاویں اور کی اپنا پورش[4] لائے
ردھ سدھ مانگوں نہیں مانگوں تم پے ایہہ
نت دن درشن سادھ کا کہیں کبیر موہی دیہہ

بھجن نمبر ۱۵۳

آوت گاری ایک ہے الٹت ہووے انیک
کہیں کبیر نہ اُلٹئے وہی ایک کی ایک
گاری ہی سوں اوپجے کلیش کشٹ اور میچ
ہار چلے سو سنت ہے لاگ مرے سو نیچ

---

[1] درخت [2] تالاب [3] پانی [4] حرارت [5] طاقت

ہری جن تو ہارا بھلا جیتن دے سنسار
ہارا تو ہری سوں ملے جیتا جم کے دوار
گارا نگاہ کرودھ جھل نندیا دھواں ہوئے
ان تینوں کو پرہرے سادھ کہاوے سوئے
کوئی سنوارے کام بیری الٹ پاؤں پہرے
گاری سوں کیا ہان گیان جو یہ ہردے دھرے

بھجن نمبر ۱۵۴

مانگن مرن سمان ہے مت کوئی مانگے بھیکھ
مانگن سے مرنا بھلا یہ ست گور کی سیکھ
مانگن مرن سمان ہے سیکھ دئی ہیں توہ
کہیں کبیر سمجھائے کے مت کوئی مانگے بھیکھ
مانگن مرن سمان ہے سیکھ دئی ہیں توہ
نن تے پہلے وہ مرے جو ہوت کرت ہیں ناہہ
ان مانگا تو اتی بھلا مانگ لیا نہیں دوش
ادر سمانے مانگ لے نیچے پاوے موش
آپ گیا آدر گیا نین گیا سنیہہ
یہ تینوں تب ہی گئے جب ہی کہا کچھ دیہہ
اتم بھیکھ ہے اجگری سن لیجئے نج بین
کہیں کبیر تا کے گئے مہا پرم سکھ چین

لہ معنٰی ۲ بھیک ۳ کو ۴ ان ۵ سے ۶ اناج ۷ لمپ ۸ پیٹ کے موافق ۹ موکش ۱۰ عزت ۱۱ آنکھوں ۱۲ محبت ۱۳ تمام ۱۴ بابت

ادر سمانا ان ہے تن ہی سمانا چیر
سنگرہ اودھیکا نہ کرے تاکا نام فقیر

بیسکھ تین پرکار کی سنہو سنت چت لائے
داس کبیر پرگٹ کہے بھن بھن ارتھائے

بھنور بھیکھ مدھیم کہا سُنئے چت لگائے
کہیں کبیر تاکے گہے مدھیم ماہنہ لگائے

گھر گھر کی بھیکھ جو نکشٹ کہاوے سوئے
کہیں کبیر تاکے گہے مکتی نہ کبہوں ہوئے

ان مانگا اتم کہیو مدھیم مانگ جو لے
کہیں کبیر نکرشٹ وہ پرگھر دھرنا دے

جیسا بھوجن کھائیے تیسا ہی من ہوئے
جیسا پانی پیجئے تیسی بانی سوئے

اجر دھان ابیت کا گرہی کرے اہار
نشچے ہووے وردری کہیں کبیر وچار

بھجن نمبر ۱۵۵

غیر جاچنا

سیوک سیوا میں رہے انت کہوں نہیں جائے
دکھ سکھ سر او پر سہے کہیں کبیر سمجھائے
سیوک سیوا میں رہے سیوک کہئے سوئے
کہیں کبیر سیوا بنا سیوک کبھی نہ ہوئے

۱ موافق ۲ موافق ۳ اناج ۴ موافق ۵ کپڑا ۶ صبح ۷ اوسط درجہ ۸ گدھا ۹ کتا ۱۰ ناپاک

سیوک لکھا کہا وی سیوا ہیں دڑھ نا ہنہ
کہیں کبیر سو سیوکا لکھ چوراسی جا ہنہ

سیوک سیوا ہیں رہے سیوکرے دن رات
کہیں کبیر کوسیوکا سنمکھ نا ٹھہرات

پھل کارن سیوا کرے تجے نہ من سے کام
کہیں کبیر سیوک نہیں چہے چوگنا دام

سیوا پھل مانگے نہیں سیوکرے دن رات
کہیں کبیر تا داس پر کال کرے نہیں گھات

سیوک سوا ای ایک مت مت ہیں مت ملجائے
چتورائی ریچھیں نہیں ریچھیں من کے بھائے

سب کچھ گورو کے پاس ہے پائیے اپنے بھاگ
سیوک من کا پیار ہے رہے چرن میں لاگ

شش کو ایسا چاہئے گورو کو سربس دے
گورو کو ایسا چاہئے شش کا کچھو نہ لے

ست گور شبد النگھ کر جو سیوک کہوں جائے
جہاں جائے تہاں کال ہے کہیں کبیر سمجھائے

گورو آگیا مانے نہیں چلے اٹ پٹی چال
لوک وید دونوں گئے آگے سر پہ کال

گورو کی اگیا مان لے سب کاج سدھ ہوئے
اُستر ابھئے پد پائیے کال نہ دانجھے سوئے

ا چالاکی ۲ خوش ہونے ۳ بھاو ۴ چیلا ۵ سرتی کہیں ۶ حکم ۷ کام ۸ آسمان
۹ لاموت ۱۰ بے خوف رہتا ہے۔

آس کرے بیکنٹھ کی ورتی تینوں کال
شنکر کہی بلی نا کری تا سوں کیوں پنال

صاحب جا سوں نہ رچے سو ہم سوں جنی ہوئے
گورو کی اگیا میں رہوں بل بدھی آپا کھوئے

دوار دھنی کے پڑ رہے دھکا دھنی کا کھائے
کبہوں دھنی نوا جئے جو در چھانڈ نہ جائے

صاحب کے دربار میں کمی کا ہلو کی نا نہہ
بندہ موج نہ پاوئی چوک چاکری نا نہہ

دکھ سکھ سر اوپر سہے کبہوں نہ چھوڑے سنگ
رنگ نہ لاگے اور کا بیاپے ستگور رنگ

سیوک کتا رام کا موتیا تا کا ناؤں
ڈوری باندھی پریم کی جت کھینچے تت جاؤں

تو تو کرے تو نکٹے ہر دُر دُر کرے تو جائے
جیوں گورو راکھے تیوں رہے جو دیو سو کھائے

میرا مجھ میں کچھ نہیں جو کچھ ہے سو تور
تیرا تجھ کو سونپتے کیا لاگے گا مور

تیرا تجھ میں کچھ نہیں جو کچھ ہے سو مور
میرا مجھ کو سونپتے جیو دھر کیگا تور

شنکر اچاریہ بلی کے گورو تھے۔ وامن نے اُس کو چھلنا چاہا۔ شنکر آچاریہ نے بلی کو سمجھایا اُس نے ان کی بات نہ مانی دھوکا کھا گیا۔ آخر دشنو بھگوان نے سب کچھ چھین کر پاتال کو بھیجدیا۔ مشہور قصہ ہے ۔ سب سے خوش ہوئے جنی دھنی بھیگا نام بلایا نزدیک دور کرنا تیرا میرا میرا سپرد کرتے ہیں۔

بھجن

تیرتھ ورت کر جگ مُوا ٹھنڈے پانی نہائے
ست نام جانے بنا کالی جگن جگ کھائے
تیرتھ چالے دو جنا چت چنچل من چور
ایکو پاپ نہ اُترا لائے دس من اور
نہائے دھوئے کیا بھیا جو من کا میل نہ جائے
مین سدا جل میں رہے دھوئے باس نہ جائے
کوئی کوئی تیرتھ کرے کوئی کوئی کرے دہام
جب لگ سادھ نہ سیئے تب لگ کانچا کام

بھجن

پاہن کیری پوتری کر پوجے کرتار
یاہی بھروسے مت رہو بوڑو کالی دھار
پاہن کو پوجے جو جنم نہ دیئے جواب
اندھا نرآسا مکھی یونہی ہوئے خراب
پاہن پانی نہ پوجئے سیوا جاسی باد
سیوا کیجئے سادھ کی ست نام کر یاد
کبیر دنیا دیہرے سبس نوادن جائے
ہردے ماہیں گورو بسیں تاہی سو لو لائے

له پتھر سه بھتر سه کی سه پتلی شه جاتی ہے سه برباد شه دیول مندر

پاہن پوجے ہری ملیں تو ہیں پوجوں پہاڑ
تا سے تو چکی بھلی پیس کھائے سنسار
من متھرا دل دوارکا کایا کاشی جان
دسوں دوار کا دیہرا تا میں جوت پچھان

بھجن

جو پا تھر کو کہتے دیو
تاں کی برتھا ہوئے سیو
جو پا تھر کے پائیں پائے
تس کی گھال اجائیں جائے
انتر دیو نہ جانے اندھ
بھرم کا موہیا پاوے پھند
جو مرتک کو چندن لگائے
اس تے کہو کون پھل پاوے
کہت کبیر ہوں کیوں پکار
سمجھ دیکھ ساکت گوار

بھجن

کھٹا میٹھا چرپرا جیبھیا سب رس لے
چور اور کتیا مل گئے پہرا کس کا دے
اہار کرے من بھاونا جیبھیا کے رسے سواد
ناک تلک پورن بھرے کو کسے پرشاد
سو کھا رو کھا کھائے کر ٹھنڈا پانی پی
دیکھ پرائی چوپڑی کیوں للچاوے جی

ا تھیا تو ستے شریر روپی مندر

آدھی اور رُوکھی بھلی ساری سوں سنتاپ
جو چاہیگا چوپڑی تو بہت کریگا پاپ
کبیر سائیں مجھ کو رُوکھی روٹی دیہہ
چپڑی مانگت میں ڈروں مت رُوکھی چھین لیہہ

بھجن

تِل بھر مچھلی کھائے کے کوٹی گوُ دے دان
کاشی کروٹ لے مرے تو بھی نرک ندان[۱]
خوش کھانا ہے کھیچڑی ماہیں پڑے ٹک لون
ماس پرایا کھائے کر گلا کٹاوے کون
کہتا ہوں کہہ جات ہوں کہا جو مانے ہمار
جا کا گلا تم کاٹی ہو سو کاٹی ہے تمہار
مانس اہاری راکشس ہے پنچھے کر جان
تا کی سنگت تا کرو ہوئے بھگتی میں ہان
مانس مچھریا کھات ہیں سُرا[۲] پان سوں ہیت
تے نر نرکے جائیں گے ماتا پتا سمیت
مانس بھکھے مدرا پیے اور بیسوا[۳] سنگ کھاہیں
جُوا کھیل چوری کریں جڑ امول سے جائیں
مانس مانس سب ایک ہیں کیا مرغی کیا گائے
آنکھوں دیکھ نہار کے تے نر نرکے جائے

۱ کھانا ۲ شراب خوری ۳ رنڈی

پاپی پوجا بیٹھ کے بھکھے مانس مدو دے
تن کی دیکش ٹکلتی نہیں کوئی نرک پھل ہوئے
بشنا کا چوکا دیا ہانڈی پکیا ہاڑ
چھوت چھات بہتے کرے تن کی گوروبے رانڈ
جیو ہتے ہنسا کرے پرگٹ پاپ سر ہوئے
ان میں پاپ انیک ہیں پنیہ : دیکھا کوئے
بکری پاتی کھات ہے تا کی کاڑھی کھال
جو کوئی بکری کھات ہے تا کا کون حوال
انڈے کن بسمل کئے مچھلی کیا حلال
جبھیا کے رس سواد میں یہ نر بھیا بے حال
ملا تجھے کریم کا کب آیا فرمان
دیا بھاو ہردے نہیں ذبح کرے جیوان
قاضی کا بیٹا مرا اُرپیں سالے پیر
وہ صاحب سب کا پتا کہا مان بے پیر
پیر سبھن کی ایک سی مورکھ جانے ناہیہ
اپنا گلا کٹائے کے بہشت بسے کیوں ناہیہ
دن کو روزہ راکھتے رات بدھت ہے گائے
یہ خون وہ بندگی کیسے خوشی خدائے
کبیر سوئی پیر ہے جو جانے پر پیر
جو پر پیر نہ جانئے سو کافر بے پیر

۱ پتا ۲ حال ۳ کون ۴ دل ۵ بھلائی ۶ چاقو

ہندو میں دایا نہیں رحم ترک میں ناہہ
کہیں کبیر دونوں گئے لکھ چوراسی ماہہ
مسلمان کے کرد ہے ہندو کے تلوار
کہیں کبیر دونوں چلے مل کر جم کے وار

بھجن

جیو دیا چت راکھ کے ساکھی کہے کبیر
بھوساگر کے جیو کو آن لگاوے تیر
کال کرم تت کال تے بُرا نہ کیجئے کوئے
بھلے بھلائی پے نہیں بُرے برائی ہوئے
جو تجھ کو کانٹے بووے تاہی بو تو پھول
تجھ کو پھول کے پھول ہیں واکو ہے ترسول
دُربل کو نہ ستائیے جا کی موٹی ہائے
بنا جیو کے سانس کے لوہ بھسم ہوئے جائے
کبیر آپ ٹھگائیے اور نہ ٹھگئے کوئے
آپ ٹھگے سکھ اونپجے اور ٹھگے دکھ ہوئے
یا دُنیا میں آئے کے چھوڑ دے تو اینٹھ
لینا ہو سو جلد لے اٹھی بات ہے پینٹھ
کھائے پکائے لٹائے کے کرلے اپنا کام
چلتی بریاں رہے نرا سنگ نہ چلے چھدام

له کمزور ته لوہار کی دھونکنی سے مراد ہے ته بازار ته دقت ته ارے ته آدمی

لینا ہوئے سو جلد لے کہی سنی مت مان
کہی سنی جگ جات چلے آواگون بندھان

پورا پوری دیکھئے روئی بیں سے ٹوک
کہیں کبیر تا داس کو کبھوں نہ آوے چوک

بھجن

یہ تو گھر ہے پریم کا خالہ کا گھر ناہیہ
سیس اتارے بھوئیں دھرے تب بیٹھے گھر ماہیہ

سیس اتارے بھوئیں دھرے اوپر راکھے پاؤ
داس کبیرا یوں کہے ایسا ہوئے تو آؤ

یہ تو گھر ہے پریم کا مارگ اگم اگادھ
سیس کاٹ پگ تل دھرے تب نکٹ پریم کا سواد

یہ تو گھر ہے پریم کا اونچا اوڈھاپ اکنت
سیس کاٹ پگ تل دھرے تب بیٹھے کوئی سنت

سیس کاٹ پاسنگ کیا جیو سر بھر لین
جن بھاوے سو آئے لے پریم آگے ہم کین

پریم نہ باڑی اوپجے پریم نہ ہاٹ بکائے
راجا رانا جو رچے سیس دیئے لے جائے

پریم پیالا بھر پیا راچی رہا گورو گیان
دیا نگارا شبد کا لال کھڑے میدان

لہ سر ۲ زمین ۳ پیر ۴ پاؤں کے نیچے ۵ نزدیک ۶ لذت ۷ بہت ۸ سر ۹ داخل
۱۰ ترازو کا پاٹ ۱۱ باغ ۱۲ بازار ۱۳ پسند کر ۱۴ نقارہ

چھن نہ ووے چھن میں مٹنے سو تو پریم نہ ہوئے
اگھٹ پریم پنجر بسے پریم کہاوے سوئے

آیا پریم کہاں گیا دیکھا تھا سب کوئے
چھن ووے پل میں مٹے سو تو پریم نہ ہوئے

ساگر انڈا پریم کا کھوٹے کوئی ایک
سب پریمی مل بوڑتے پریم کی ناہیں ٹیک

پریم پریم سب کوئی کہے پریم نہ چینہے کوئے
آٹھ پہر بھینا رہے پریم کہاوے سوئے

پریم پریم سب کوئی کہے پریم نہ چینہے کوئے
جا مارگ صاحب ملیں پریم کہاوے سوئے

پہلے پریم نہ چاکھیا چاکھ نہ لیا سواد
سونے گھر کا پاہنا جیوں آوے تیوں یاد

پہلے پریم ہی چاکھیا مکتی راہی آئے
پیچھے تن من بانٹیا چکمک تاہیں لائے

پریم پیارے لال سوں من دے کیجے بھاو
ست گورو کے پرتاپ تے بھلا نبا ہے داو

جا گھٹ پریم نہ سنچرے سو گھٹ جان مسان
جیسے کھال لوہار کی سوانس لیت بن پران

بھجن

ہری سوں تو مت ہیت کر کر ہری جن سوں ہیت
مال ملک ہری دیت ہیں ہری جن ہری ہی دیت

چھپاے۔ خالی۔ مہمان۔ جادے۔ جمع ہو۔ مرگھٹ

جیسی پریت کٹمب سوں ہری جن سوں جوں ہوئے
داس کبیرا یوں کہے کاج نہ بگڑے کوئے
گنونتا سوھنونت سوں پریت کرے سب کوئے
اُتم پریت سوجانئے اُن سے نیاری ہوئے
ہم تھر و سمرن کریں تم موہی چیتوت ناہیہ
سمرن من کی پریت ہے سو من تم ہی ماہیہ
دل ماہیں جو دل رہے تو دل دور نہ جائے
جو دل دِل رہے باہرا سو دِل کہاں سمائے
کہا بھیا تن بچھڑے دُور بسے جو باس
نینوں کا انتر رہا پران تمہارے پاس
جل میں بسے کُودُنی چندا بسے اکاس
جو جا کے من میں بس سو تا ہی کے پاس

بھجن

بندھا کو بندھا ملے چھوٹے کون اُپائے
کر سنگت نربندھ کی پل میں لئے چھوڑائے
دنیا بندھن پڑ گئی سادھو ہے نربندھ
راکھے کھٹرک جوگیان کی کاٹ دئے جگ پھند
کبیر کملن جگ بسیں جل بس رہیں اسنگ
سادھو جن تیسے رہیں سُن ستگورو پرسنگ

لہ کملنی

مرغابی کو دیکھ کر من اُپجا یہ گیان
جل میں غوطہ مار کر نِکھرہے الگان

بھجن

کایا ماہیں سُمندر ہے انت نہ پاوے کوے
مرتک ہوئے کر جو رہے مانک لاوے سوئے
تن سمُدر من مرجیوا ایک بار دھس جائے
کے تو لعل نکاس لے کے رہے سمُدر سمائے
موتی بچے سیپ میں سیپ سمندر ماہنہ
کوئی مرجیوا کاڑھ ہی جیون کی گم ناہنہ
ڈبکی ماری سمُد میں نکسا جائے اکاس
گگن منڈل میں گھر کیا ہیرا پایا داس
ہری ہیرا کیوں پائیے جب جینے کی آس
ہری دریا سے کاڑھ سی کوئی مرجیوا داس
رام کہو تو مر رہو جیوت ملیں نہ رام
جب لگ آس شریر کی تب لگ سکا نچا کام
کبیر کسوٹی رام کی کھوٹا ٹکے نہ کوے
رام کسوٹی سو ٹکے جو جیوت مرتک ہوے
پاپی کو دوزخ نہیں دھری دوزخ جائے
یہ پیمارتھ بوجھ کے پاپ کرے سب کوے

ا پیدا ہوتا ہے غوطہ

پانچ پچیسوں پایا پاپی کہے سوے
پاپ مار بتھ بوجھ کے پاپ کرے رب کوے
آپا میٹے ہری ملے ہری میٹے سب جائے
اکتھ کہانی پریم کی کوئی نا پتیا ہے
گھر جارے گھر اد بڑے گھر راکھے گھر جلے
ایک اچنبھا دیکھیا موا کال کو کھائے
کبیرا چیرا سنت کا داس ہوں کا داس
اب تو ایسا ہو گیا جس پانوں تلے کی گھاس

بھجن

دوہے

کبیرا پربت اکنوں کیجے آن دبدھا چاء
بھاویں لمبے کیس رکھ بھاویں گھوٹ منڈاء

کبیرا مرتا مرتا جگ مرا مر بھی نہ جانیا کوء
ایسی مرنی جو مرے پھیر نہ مرنا ہوء

کبیرا مانش جنم دُرلبھ ہے ملے نہ بار مبار
جوں بن پک کے بھوں گرے پھیر نہ لاگے ڈار

لہ بچے ۲ے تماشا ۳ے غلام

کبیرا ہاڑ جلیں جوں لکڑی کیس جلیں جوں گھاس
ایہہ جگ جرتا دیکھ کر بھیو کبیر اوداس

کبیرا تیری جھونپڑی گل کٹن کے پاس
کرن گے سو بھرن گے تم کیوں بھئے اُوداس

کبیرا سب سے ہم بُرے ہم تج بھلو سب کو
جن ایسا کر جانیا میت ہمارا سو

کبیرا سوئی ماریئے جس مارے سُکھ ہو
بھلو بھلو سب کو کہے بُرا نہ مانے کو

کبیرا دین گنوایا دُنیا سے دُنیا چلی نہ ساتھ
پاؤں کُلھاڑا ماریا غافل اپنے ہاتھ

کبیرا مایا دولنی پون جھکولن ہار
سنتان ماکھن کھایا چھاچھ پیئے سنسار

کبیرا جن مرنے سے جگ ڈرے میرے من آنند
مرنے ہی تے پایئے پُورن پرم آنند

کبیرا چپنی کاٹھ کی کیا دکھلاوے تو
ہردے نام نہ جپیا ایہہ چپنی کیا ہو

بولی ایک امولیہ ہے جو کوئی بولے جانی
یہ ترازو تول کے تب مکھ باہر آنی

سادھو بھیا تو کیا بھیا جو نہیں بول وچار
ہتے پرائی آتما لئے جیبھ تلوار

چلتی چکی دیکھ کر دیا کبیرا روئے
دو پاٹن سنسار ہیں ثابت گیا نہ کوئے

چلتی کو گاڑی کہیں بنے دودھ کا کھویا
رنگی کو نارنگی کہیں دیکھ کبیرا رویا

پرم سنت کبیر صاحب کی دوسری مستند کتابیں

کبیر یوگ

یہ کبیر صاحب کی تعلیم کا ایک مکمل اُردو جامع گرنتھ ہے۔ جس میں ان کے قریباً تمام اُپدیش درج ہیں۔ یہ علم عرفان اصولِ اخلاق اور اسرار و تصوف کی بیمثال اور لاجواب پستک ہے ست سنگ اور بھگت جنوں کیلئے ایک نادر تحفہ ۔ ۹۰ صفحہ قیمت للعہ

کبیر بیجک

کبیر صاحب کا مکمل کلام جس کے ساتھ واضح اور مکمل تشریح ہے۔ بھجن دوہے جہاں سلیس اور عام فہم ہیں۔ وہاں ان میں غضب کا روحانی رس ہے۔ ۶۰۰ صفحہ قیمت تین روپے ۳؍

کبیر بھگت اور اُنکی تعلیم

کبیر صاحب کی سوانح حیات اور اُنکی تعلیم پر سکھشا دایک لیکھ قیمت ۴؍

پبلشر

آر ۔ جی چمپت رائے اینڈ سنز تاجران کتب لوہاری گیٹ لاہور

ویراگ سندیش

(شری گورو تیغ بہادر صاحب کی گوربانی مع ترجمہ و تشریح)



پرمارتھی Price annas -/10/- Only

Can be had from:—

**Martand Pustakalya Lohari Gate
Lahore.**

National art Press Anarkali Lahore.

اک اونکار ست گور پرشاد [illegible] خواہش آرام [illegible] انسان ہے [illegible] جس [illegible]

ویراگ سندیش

یا

مکمل گوربانی شری گورو تیغ بہادر جی مہاراج

معہ ترجمہ و تشریح

ماخوذ از شری گورو گرنتھ صاحب

از

گورو گھر کا ادنے سیوک پرمانند [illegible] ایڈیٹر رسالہ [illegible] و رسالہ

لوک و پرلوک (ماہواری) لاہور

ستگور بانی جو پڑھیں اور سنیں چت لائے

پیار پدارتھ پاوہیں سو جن جگ میں آئے

جو بھائی لوگ ستگورو تیغ بہادر کی تو تربانی کو پریم سے پڑھیں اور سنینگے اور اس پر عمل کرینگے - انہیں دھرم - ارتھ - کام اور موکش اسی دنیا میں ملجائینگے جنکو انقلاب زمانہ والے

اوم

اے مہان شکتی والے پربھو!

آپ ہمارے اندر باہر نیچے اوپر ہر جگہ حاضر ناظر ہیں۔ آپ کی شکتی سے ہی ہم سب شکتیمان ہو رہے ہیں۔ پربھو! ایسی کرپا کرو کہ حقیقت سے آشنائی ہو پرمارتھ سے شناسائی ہو ہمیں اپنے پریم میں ایسا غلطان کرو کہ دین دنیا کی سدھ بدھ نہ رہے۔

پرمارتھی

گورو کو نمسکار

از پرم سنت کبیر صاحب

دوہے

ستگورو سم کو ہے سنگا سادھو سم کو وات
ہری سمان سکھ کو ہتو ہے ہری جن سم کو جات

ترجمہ - گورو کی مہما اپرم پار ہے - سچے گورو سے بڑھ کر دنیا میں کوئی رشتہ نہیں ہے - اور سادھو سنتوں اور مہاتماؤں کے برابر دنیا میں کوئی داتی نہیں ہے - جو کہ اپنے اُپدیش کے انمول موتیوں کو ادھیکاری لوگوں میں مفت لٹاتے پھرتے ہیں - اور پربھو کے برابر دنیا میں کوئی ہمدرد نہیں ہے جب انسان ہر طرف سے مایوس ہو جاتا ہے تو وہ پربھو کی شرن میں جاتا ہے - اُسوقت رحم کے ناپیدا کنار سمندر پربھو اسے اپنی آغوش میں لیتے ہیں اور سچی شانتی بخشتے ہیں - اور ہری بھگتوں کے برابر دنیا میں کوئی ذات نہیں ہے ۔

گورو گوبند دو نو کھڑے کاکے لاگوں پائے
بلہاری گورو آپنے گوبند دیو بتائے

ترجمہ - میرے ہردے مندر میں گورو اور پربھو دونوں براجمان ہیں اب غور طلب سوال یہ ہے کہ پہلے کس کو نمسکار کروں ۔ ستگورو نے بھگتی اور ویراگ کا اُپدیش دے کر پربھو کے درشن کرائے ہیں - اسلئے

پہلے ستگورو کو ہی نمسکار کرتا ہوں۔ دھنیہ ہو گورو۔ آپ دھنیہ ہو آپ کو نمسکار ہو ۔

بلہاری گورو آپنے گھڑی گھڑی سو سو بار
مانش سے دیوتا کیا۔ کرت نہ لاگی بار

ترجمہ۔ جی چاہتا ہے۔ میں اپنے ستگورو پر سو جان سے قربان ہو جاؤں۔ ایک ایک لمحہ میں اگر سو جانیں قربان کروں تو بھی گورو کی اپار دیا کا بدلہ نہیں دیا جا سکتا۔ کیونکہ میں دین ہین حرص و ہوا کا بندہ تھا گورو نے اپدیش کا امرت پلایا۔ اور مجھے دیوتاؤں کا ہم پلہ بنا دیا جن سدگنوں کو سالہا سال کی محنت سے مہاتما لوگ حاصل کرتے ہیں وہ ستگورو کی نظرِ عنایت سے مجھے جلد ہی حاصل ہو گئیں۔ اس لئے دھنیہ ہو گورو آپ کو نمسکار رہے ۔

سب دھرتی کاگد کروں لیکھنی سب بن رائے
سات سمندر کی مسی کروں گورو گن لکھا نہ جائے

ترجمہ۔ گورو کی مہما مہان ہے۔ اتنی مہان کہ اگر تمام روئے زمین کو کاغذ فرض کروں اور تمام جنگلوں کے درختوں کی قلمیں بنا لوں اور سات سمندروں کی سیاہی سے گورو مہما لکھنے لگوں۔ تو بھی کاغذ ختم ہو جائیگا قلمیں گھس جائیں گی اور سیاہی سوکھ جائے گی مگر گورو مہما ختم نہ ہوگی اے مہامہان ستگورو تجھے بار مبار نمسکار رہے ۔

گورو دھوبی من کا پڑا صابن سرجن ہار
سُرت سلا پر دھوئیے نکسے جوت اپار

ترجمہ۔ میرا من ناپاک اور میلے کپڑے کی مانند تھا۔ گورو نے دھوبی

بن کر پربھو نام کے صابن سے ویراگ اور بھگتی کی سلا پر اسے دھو
کر ایسا پاک صاف کر دیا۔ کہ میرا من آئینہ جہاں نما ہو گیا۔ ایسے
ستگورو کو بار مبار نمسکار ہو ؂

گورو کمہار من کنبھ ہے گھڑ گھڑ کاڑھے کھوٹ
انتر ہاتھ سہار دے باہر باہے چوٹ

ترجمہ۔ میرا من ایک کچی مٹی کی مانند تھا۔ گورو نے کمہار بن کر اور گھڑ گھڑ کر میری تمام اندرونی و بیرونی غلاظتوں کو نکال دیا۔ باہر سے ویراگ روپی چوٹ لگا کر مجھے خبردار کرتے تھے اور اندر بھگتی روپی ہاتھ کا سہارا دے کر مجھے پختہ کار بناتے تھے۔ ایسے گورو آپ کو نمسکار ہے ؂

پنڈت پڑھ گن پچ موئے گورو بن ملے نہ گیان
گیان بنا نہیں مکتی ہے ست شبد پرمان

ترجمہ۔ پڑھ پڑھ کے پنڈت تھک گئے۔ مگر اس سے کیا؟ گورو بن گیان ہرگز نہیں مل سکتا۔ اور گیان کے بغیر مکتی ملنا ایک امر محال ہے یہ بات بالکل صحت کے درست ہے۔ بس گیان اور مکتی کے داتا ستگورو! آپ کو بار مبار نمسکار کرتا ہوں ؂

وستو کہیں ڈھونڈے کہیں کہی ودھی آوے ہاتھ
کہے کبیر تب پائیے بھیدی لیجے ساتھ

ترجمہ۔ سچی خوشی اور شانتی تو پربھو کی بھگتی میں ہے مگر غافل من اسے دنیوی وشیوں اور فانی چیزوں میں تلاش کرتا ہے۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں اگر سچی شانتی چاہتے ہو تو اے لوگو! کسی راز دار کو اپنے ساتھ لو۔ یعنی ستگورو کی شرن میں آؤ وہ تمہیں منزل مقصود

تک پہنچا دے گا۔ بِنا گورو کے گتی نہیں ملتی۔ ایسے ستگورو کو میرا پرنام ہے ٭

یہ تن وِش کی بیلری گورو امرت کی کھان
سیس دئے جو گور ملیں تو بھی سستا جان

ترجمہ۔ یہ انسانی جسم محسوسات روپی زہر کی بیل کی مانند ہے۔ ستگورو امرت کی کان ہیں۔ ستگورو جب اپنے اُپدیش کی امرت برشا کرتے ہیں تو جذبات و محسوسات کا تمام زہر جسم میں سے نکل جاتا ہے اور انسان امر (زندہ جاوید) ہو جاتا ہے۔ اِس لئے اگر سر کی قربانی دینے سے بھی ستگورو کے درشن ہو جائیں تو بھی خوش قسمتی کی بات ہے۔ اے ستگورو تجھے میرا پرنام ہے ٭

پرمارتھی — ایسے مہان گورو سب کا کلیان کریں ٭

گورو کی چرن سرن میں وشنو کی پشپانجلی

دوہے

گورو کرپا سے تر گئے جگ سوں ادھم انیک
تا تے پاپی "رام" کے ایک گورو ہیں ٹیک

ست گورو دیندیال ہیں ساچے پارس جان
کرتار تھ مجھ کو کیو اپنا کنکر جان

تیغ بہادر پاتشہ ہیں ستگورو سجان
ہری بھگتی کا دان دیں نیچ کریں سجان

گورو سکھیا سم کو نہیں بھگتی بڑھاون ہار
ایہہ تو رتن امول ہے دیکھو دے وچار

گورو کی کرپا جب بھئی کسمل بھئی سب ڈھائے
بھگتی ہیں من پریم کیو پورن پربھ کو پائے

تیغ بہادر پاتشہ ستگور جاگے بھاگ
گورو کی کرپا جب ہوئی لکھا سندیس ویراگ

پڑھیں سنیں چت لائیکے جو ایہہ گور اپدیش
چار پدار تھ پاو ہیں ہرکھت رہیں ہمیش

شردھا بھگتی سے پڑھیں جو ویراگ سندیس
گو سکتا رہیں موں دھریں چھاڈیں کوڑے بھیس

جگ سنتے پورن مٹیں من لیوے بسرام

گورو کے پاس رہتے ہیں پہنچے سا چا نام
وہ نے ہری کو جو دہیان اسے گورو دین دیال
راکھ لیو پربھ شرن میں سدا ہی رام ہیں کر نہال

پربھو بھگتی

دوہے

جگ سے ناتا توڑ یا لیتا دین بندھو بھگوان
سو پربھو ہیں بس رہے پران کے لیے پران

لیو اپنی شرن میں بھگتن کے سکھ دائے
دین پاون اس رام کے بیٹھے ہرا کہ آئے

کرپا درشٹی کیجئے پربھو سنگ اور نہار
پیچ سنکر موہے جان بھو ساگر کیجو پار

بھگتی رتن امول ہے جو کبہ ہی مل جائے
جیون مکتی پائے نر بھو ساگر تر جائے

ایسے تن کو پائیکے سمر لیو بھگونت
پھر جیون کا مول نہ یہ جانو سادھو سنت

جو من نیچ کرو دھیا دہیں سا چا پربھ کا نام
تیں گورو کرپا سے ملے پورن مکتی دھام

پربھو سمرن

دوہے

رام ہی جگ سار ہے بھجو رام کا نام
اس جگت اور پرلوک میں یہی سہائک کام

رام نام کے بھجن بن جو چاہے نروان
تاکو ہو دکھ جانئے بچن نہ کریئے کان

جو سمریا بھگوان کو سدا پاوے بسرام
ستگورو ایہہ اپدیشیا بھجو رام کا نام

پاپی جن جو پریم سے جپیں رام کا نام
اجامل سم تام وہ ہوویں پورن کام

شری بھگتی جو ملے نارائن بھگوان
من وچن سے نت ہی کرے رام نام دھیان

شردھا بھگتی کر پربھو کی پرنتا سمرت کھوئے
انت سمے ہری نام ہی رام سہائک ہوئے

مایا سنگی نہ من سنگا بسنگا یہ سنسار
ایک سنگی ہے ستگورو جو ودیا سرجن ہار

جن کینا پربھ کا بھجن پایو پرمانند
رام سدا سمرن کرو پورن سچدانند

رام بھجن کر رام کا من جن کرو شواس
بن ہر بھجن نہ کٹت ہیں ایہ جھوٹی ہے آس

نارائن کی بھگتی بن ہوسے نہ کلیان
یاتے نِت بھگتی کرو کرپا کریں بھگوان

بنا بھگتی بھگونت کی بھو تر سکے نہ کوئی
یاتے بھجئے رام کو جنم سپھل تب ہوئی

وشئے بھوگ نندا استُتی وِتّ ہم لاگت ناہیں
نارائن بھگونت کی لگن لگی ہے جاہیں

بنج سوارتھ کے متر سب یہی جگت کو چال
بن سوارتھ اک گورو ہے دوجا رام گوپال

نارائن [پرماتما] کا بھجن کر کہا کرینگے کور
اُستت نندا جگت کی دونو ہی ہر دور

دھن جوبن یوں جائیگا جیسے اُڑت کپور
رام نام کا بھجن کر کیوں چاہیں جگ دُھور

نارائن کے پریم ہیں جانت نہ پوچھت کوئی
جو نر نارائن [بجھے] نارائن کا ہوئی

ہری بھگتی کے کارنے بھگت تجت ہیں پران
نے پامر پڑی ہیں نرک جے نہ بھجیں بھگوان

مہا پربھ کے بھگت کی رام لکھی نہ جائے
سو جانے جا کے ہیئے نیک پرگٹ ہو جائے

بھجن بنا دن جات ہیں چیت سواب من ماہیں
بنا بھگتی بھگونت کے رام [جبردار ہو] کھٹکا تو ناہیں

جگ کی مایا چھوڑ کر رام بھجو بھگوان

پُورن برھم کری ہے سُپھل پُورے سب کے کام

پربھو ریجھت ہیں بھگتی سوں ہانت پانت بسرائے
بھجن کرے من لائے جو بھو ساگر تر جائے

پربھ بھگتی کے کرن ہی بنت لوک پرلوک
چار پدارتھ کر رہیں نہیں سنکل بھرم شوک

پربت سوں رائی کرے رائی پربت نائیں
جو ایسو سمرتھ ہے کیوں نہ بھجو من ماہیں

کامی پیاری نار جیوں لوبھی کو جیوں دام
ایسوہی پیارے لگیں موکو میرے رام

چتاونی

سادھو مِتھیا جگت پسارا
بھول رہے ہو جس منماہیں اہ پرپنچ اچارا
ہر کے بھجن بنا نہیں اُبرو ایہہ گورو کہے پکارا
تجو کُترک سنگن نرگن کا کرو پریم اپارا
گورو سیوا پُوجا بھگوت کی کرو تو ہو نِستارا
وید پُرانن شاستر جن کی مہما کریں اپارا
نیتی نیتی کہہ موُن بھئے پُن لیلا اپرم پارا
ہری کا بھجن سار اِس جگ مول یہی کرے اُبھارا
رام اُنہیں کی کرپا درشٹی سے روگ شوک بھرم ٹارا

ایک اونکار ست گورو پرشاد

شری گورو تیغ بہادر جی مہاراج

نویں (۹) بادشاہی کا مختصر جیون برتانت

دوہا

جب جب ہوت ارشٹ اپار
تب تب دیہہ دھرت اوتار

جب جب ہوئیگا جگت میں اتیاری کا راج
تب تب کھٹے دیال پرکٹ راج سُکھ مہاراج

پرتراناے سادُھونام وناشائے چ دُشکرتام
دھرم سنستھاپنارتھائے سمبھوامی یُگے یُگے

مہرا چھپا سے لیت ہیں سنت پرش اوتار
جور ظلم اور پاپ کو جڑ سے دیت اکھاڑ (گیتا مقدس)

پوتر گیتا کے اس قول کے مطابق بھارتیوں کو سچے ویراگ اور بھگتی کا سبق سکھلانے اور اورنگ زیبی تعصب کی جڑیں کھودنے کے لئے ستگورو شری گورو تیغ بہادر جی مہاراج کا پوتر جنم ہوا۔ آپ نے سمت ۱۶۶۲ بکرمی میں اوتار لیا۔ آپ کی ماتا کا نام نانکی تھا۔ آپ شری گورو ہرگوبند جی کے سب سے چھوٹے لونہال تھے۔ آپ کی شادی خانہ آبادی سمت ۱۶۸۶ بکرمی میں شری لال چند جی کی لڑکی شریمتی گجری بائی دیوی سے ہوئی تھی شری گورو ہرگوبند جی مہاراج اپنے تنخے بچے سے

بہت پیار کرتے تھے۔ اور شری تیغ بہادر جی بھی اپنے باپ کے پورے پورے بھگت تھے۔ لیکن جب گورو جی نے اپنے مقدس فرض کی تعمیل میں شری گورو ہر رائے جی کو اپنا وارث گدی بنایا۔ تو اُس وقت ماتا نانکی جی نے عرض کی:۔

"کرپا کر کے میرے اس لختِ جگر (تیغ بہادر) کے لئے بھی کچھ آشیرواد دیجئے"

تب گورو صاحب نے اپنے گلے میں باندھنے کا رومال کچھ ہتھیار اور ایک موتیوں کی بیش قیمت مالا دے کر کہا:۔

"اے دیوی! انسان اپنے اعمال سے بڑا بنتا ہے جب نیک اعمال کا ثمرہ ملنے کا وقت آتا ہے تو سب سامان آپ ہی مہیا ہو جاتے ہیں جب اس بالک کی قسمت کا ستارہ چمکے گا۔ تو یہ سب سامان میری طرف سے اُسکو دے دینا"

شری گورو ہرگوبند جی کی موت کے بعد شریمتی ماتا نانکی جی اپنے عزیز بیٹے تیغ بہادر کو بکالہ نامی گاؤں میں چلی گئیں اور وہاں اپنی بقیہ زندگی کے دن بسر کرنے لگیں۔

گدی نشینی

ہونہار بروان کے ہوت چکنے پات

مثل مشہور ہے کہ انسان نے جو کچھ بننا ہوتا ہے وہ اُسکے بچپن سے ہی ظاہر ہو جاتا ہے۔ بالک تیغ بہادر بچپن میں ہی ایشور بھگت تھے

سرل سوبھاؤ اور نیک چلن تھے۔ دُنیا اور دُنیا کی چیزوں سے اُن کو کوئی دلبستگی نہ تھی۔ بڑے ہونے پر اُن کی یہ خوبیاں اور بھی ترقی کر گئیں۔ آپ ہمیشہ یادِ الٰہی میں مستغرق رہتے اور گوشہ نشینی اختیار کرتے تھے۔ دُنیوی جاہ و حشم سے اُن کو کچھ سروکار نہ تھا۔ ایک پرماتما سے لَو لگی تھی۔ اُن کو لذیذ کھانوں اور بیش قیمت کپڑوں کی چاہ نہ تھی نہ کسی اور قسم کی دُنیاوی شہرت حاصل کرنے کا خیال تھا۔ آپ ہمیشہ سادہ غذا کھاتے اور صرف معمولی لباس پہنتے تھے ؛

غرضیکہ جس وقت بالک تیغ بہادر نے ہوش سنبھالا۔ اُنہوں نے دُنیوی دھندوں سے اپنے آپ کو بالاتر رکھ کر عوام الناس پر یہ روشن کر دیا کہ ان کے اندر ایک مہان آتما وراجمان ہے۔ جو کہ سوائے پربھو بھگتی۔ ویراگ اور بنی نوع انسان کی خدمت کے اور کسی شغل میں راغب نہیں ہو سکتی۔ شری گورو ہر کشن جی کے سورگباش ہونے پر جب یہ افواہ اُڑی کہ گورو نے نانویں گورو کو بکالہ میں بتایا ہے تو بکالہ میں بڑی ہلچل مچ گئی۔ سوڈھی ذات کے تمام مرد گورو بننے کو تیار ہو گئے اور جن جن کا کچھ بھی شری گورو نانک دیو جی مہاراج کے خاندان سے تعلق تھا۔ وہی اپنے آپ کو گورو پد کا حقدار سمجھنے لگے غرضیکہ بکالہ میں گھر گھر گوردوارے بن گئے۔ اور تمام سوڈھی بنسیوں نے گورو کے نام پر چڑھاوے لینے شروع کئے صرف ایک گورو تیغ بہادر ہی تھے جنہوں نے ان باتوں میں سے کسی سے تعلق نہ رکھا۔ آپ کے پاس سنتوش اور دھیریہ کا دھن تھا جس کے ہوتے ہوئے دوسرے کسی دھن کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ بقول مہاتما کبیر صاحب :۔

چاہ گئی چنتا مٹی منوا بے پرواہ
جن کو کچھ نہ چاہیئے وہی شہنشاہ

گو دہن۔ گج دہن۔ باج دہن اور رتن دہن کھان
جب آوے سنتوش دہن سب دہن دہور سمان

مطلب یہ کہ جب انسان کے دل سے حرص و ہوا کی لہر اُتر جاتی ہے تو وہ صبر اور سنتوش کے دھن سے مالا مال ہو جاتا ہے۔ اُس وقت اس انسان کے سامنے قاروں کا خزانہ بھی ایک تنکے سے زیادہ قیمت نہیں رکھتا۔ کہتے ہیں کہ جب سکندر بادشاہ نے ہندوستان پر حملہ کیا اور فتح کا ڈنکا بجاتا ہوا اس ملک میں وارد ہوا۔ تو اس کا گذر ایک فقیر کے پاس سے ہوا۔ فقیر نے سکندر کو نہ تو سلام وغیرہ کی اور نہ ہی اُس کی طرف متوجہ ہوا۔ اِس سے سکندر کو بڑا تعجب ہوا۔ اُس نے پوچھا:-

سکندر۔ اے مردِ خدا! تم نے میری ذرا بھی تعظیم نہیں کی۔ کیا تو اپنے آپ کو مجھ جیسے عظیم الشان بادشاہ سے بھی بڑا سمجھتا ہے

فقیر نے جواب دیا۔ اے سکندر! اِس میں شک ہی کیا ہے تو اگر بادشاہ ہے تو میں شہنشاہ ہوں۔

سکندر۔ اے فقیر سائیں! اگر تو شہنشاہ ہے تو تیری فوج سلطنت اور خزانہ کہاں ہے؟

فقیر۔ یہ ساری دُنیا میری سلطنت ہے خزانہ اور فوج کی مجھے اِس لئے ضرورت نہیں کہ میرا خرچ اور دشمن ہے ہی کوئی نہیں۔

پھر مجھے خزانہ اور فوج رکھنے کی کیا ضرورت ہے ۔
سکندر نے کہا ۔ اے فقیر سائیں! میں تیری گفتگو سے بہت
خوش ہوا ہوں ۔ اگر تو چاہے تو مجھ سے کچھ مانگ لے ۔
فقیر نے کہا ۔ اے بادشاہ تو خود دُنیا کی ہوس میں ملک ملک
میں بھٹکتا پھرتا ہے ۔ مجھے تو کیا دے سکے گا ۔ اتنی مہربانی کر کہ ذرا
دھوپ چھوڑ کر اِدھر ہو جاؤ ۔

سکندر فقیر کی اِس حالتِ استغنا کو دیکھ کر حیران رہ گیا ۔

نوجوان تیغ بہادر کے پاس سنتوش کا دھن تھا ۔ اس لئے اُسے
سوائے ایشور بھگتی کے اور کسی دُنیوی دولت و شہرت کی کیا پرواہ
ہو سکتی تھی ۔ وہ اِس معاملے میں بالکل خاموش رہے اور گدیانی
کے دعوے دار نہ بنے ۔ لیکن اِس سے کیا ۔ مُشک صاف پردوں
میں چھپا ہو ۔ تو بھی چھپا نہیں رہتا ۔ تیسری گورو ہرگوبند جی کے ایک چیلے
نے اپنی آمدنی کا دسواں حصہ نکال کر بکالہ گاؤں کی یاترا اختیار کی ۔
اور اِس بات کا ارادہ کیا ۔ کہ یہ مال و دولت اپنے آئندہ نویں
گورو کی بھینٹ کروں گا ۔ جب وہ سکھ وہاں پہنچا تو اُس نے
دیکھا کہ سینکڑوں سوڈھی لوگ گورو بننے کے لئے مرنے مارنے کو
تیار تھے ۔ جب اُس نے یہ حالت دیکھی ۔ تو وہ سمجھ گیا ۔ کہ ایسے لوبھی
لالچی اور اوچھے آدمی گدی بانی کے ہرگز اہل نہیں ہو سکتے ۔ آخر وہ
مایوس ہو کر واپس جانے والا تھا ۔ کہ کسی نے اُس کو خبر دی ۔ کہ
تیغ بہادر نامی ایک اور مہاتما بھی یہاں رہتے ہیں ۔ جو کہ خلوت کی
زندگی بسر کرتے ہیں ۔ یہ سُن کر وہ مہاتما تیغ بہادر جی کی سیوا میں گیا

دیکھا کہ ویراگ اور تیاگ کی مُورتی مجسم سامنے براجمان ہے دیکھتے ہی اس کے تن بدن میں روحانیت کی بجلی دوڑ گئی اور اس کے منہ سے بلے اختیار نکل گیا۔ کہ

"گورو لبھا"

یعنی ستگورو کے درشن ہو گئے ۔ پھر وہ مہاراج کے چرنوں میں گر پڑا ۔ اور تمام مال و دولت جو اپنے ساتھ لایا تھا ۔ وہ گورو کے ارپن کر دی اور گورو کی اُستتی کرنے لگا ؛

"آنند بھیا میری مائے ستگورو میں پایا"

آخر جب سکھوں کو معلوم ہوا کہ حقیقی گورو مل گیا ہے تو دُور دُور سے تمام سکھ چرن شرن میں حاضر ہوئے اور مہاراج کو اپنا گورو بنایا ۔ مہاراج کو اگرچہ دُنیوی شہرت کی کچھ پرواہ نہ تھی ۔ تو بھی گورو مریادا کی حفاظت ۔ بنی نوع اِنسان کی خدمت اور ایشور بھگتی و ویراگ کی حقیقی تعلیم کی اشاعت کے لئے اُنہوں نے سکھوں کی درخواست کو منظور کر لیا ۔ یہ واقعہ سمت ۱۷۲۱ بکرمی کا ہے ؛

جب سورج طلوع ہوتا ہے تو تمام چھوٹے چھوٹے ستارے جو آسمان پر ٹمٹماتے رہتے ہیں کافور ہو جاتے ہیں ۔ اسی طرح حقیقی گورو کے پرگٹ ہوتے ہی سب نمائشی گورو چھپ گئے مگر اندر ہی اندر گورو جی سے مخالفت رکھنے لگے ؛

گورو جی کی مخالفت

سکھوں کی وثیقت درخواست پر جب سری گورو تیغ بہادر جی نے گورو بننا منظور کر لیا تو گورو یائی کے جھوٹے دعویداروں نے انکی یہاں تک مخالفت کرنی شروع کر دی۔ کہ اُن کی جان کے گاہک ہو گئے۔ کئی دفعہ انہوں نے گورو صاحب کی جان لینے کی کوشش کی۔ مگر جیسا کہ مثل مشہور ہے۔ کہ

دشمن چہ کند چو مہربان باشد دوست

راکھن ہارے سانچ چار تو کیا بگڑے سانچ دو کے بگاڑے

گورو صاحب کا کچھ بھی بگاڑ نہ سکے۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ کچھ بدمعاشوں نے جمع ہو کر گورو صاحب کا مکان گھیر لیا اور جو کچھ مال متاع جمع تھا سب لوٹ کر لے گئے۔ مگر گورو صاحب نے انہیں کوئی برا لفظ نہیں کہا۔ اسی طرح ایک دشمن قوم رذیل شخص نے آپ کو گولی کا نشانہ بھی بنایا۔ لیکن جس کا وقت نہیں آیا ہے اُس کو کون مار سکتا ہے۔ آپ اس سے بھی بال بال بچ گئے۔ گورو صاحب نے اپنی جان لینے والے کو بھی معاف کر دیا۔ لیکن جب مخالفوں کی مخالفت دن بدن بڑھتی دیکھی۔ اور سنگورو کے بھگتوں اور سادھوں کے دل میں کرودھ آگیا۔ تو گورو صاحب اس خیال سے کہ خانگی مخالفت سے قومی بربادی ہوتی ہے۔ انکو چھوڑ کر امرتسر تشریف لے گئے یہاں بھی ہرمندر کے پجاریوں نے مخالفت کی۔ مگر گورو صاحب تو قدرتاً ہی شانت سبھاؤ تھے۔ وہ کچھ نہ بولے اور باہر ہی سے پرنام کر کے ایک چبوترے کے اوپر ایک بیری کے درخت کے نیچے بیٹھ گئے۔ اسی درخت کو سب تھڑا صاحب کہتے ہیں ۔

ستگورو جی کا سفر

اس کے بعد آپ امرتسر سے رخصت ہوئے اور سفر کرنا شروع کیا آپ کے سفر کا حال بہت طویل ہے۔ آپ پنجاب کیا تمام بھارت ورش میں گھومے۔ جہاں گئے۔ وہاں ہی بھگتی اور ویراگ کے امرت اُپدیش سے لوگوں کو نہال کر دیا۔ اور اپنا گرویدہ بنا لیا۔ پھر آپ راجہ جے سنگھ کے ساتھ جے پور چلے گئے۔ وہاں سے وندھیاچل پربت پتے ہوتے ہوئے بہار میں سے گزر کر مرزاپور اور بنارس گئے۔ اور اپنے تمام خاندان اور ستورات کو پٹنہ میں چھوڑ دیا۔ پھر آپ راجہ جے سنگھ کے ساتھ آسام گئے۔ چنانچہ آسام کے راجہ نے بھی گورو صاحب کے فیض صحبت سے متاثر ہو کر گورو صاحب کی شاگردی اختیار کی۔

شری گورو گوبند جی کا جنم

ستگورو ابھی سفر میں ہی تھے کہ پٹنہ سے آپ کو یہ خوشخبری روح افزا پہنچی کہ واہگورو کی کرپا سے ان کے ہاں ایک مہان آتما نے جنم لیا ہے یہ مژدہ جانفزا سن کر گورو صاحب پنجاب کو لوٹ آئے اور دریائے ستلج کے کنارے ایک گاؤں آباد کر کے وہاں رہنے لگے اور اس کا نام آنندپور رکھا۔

اورنگزیب کی گورو کی مخالفت کا آغاز

اُس وقت اورنگ زیب کے گناہوں کا آتشکدہ اپنے پورے زور کے ساتھ جل رہا تھا۔ ہزاروں بے گناہ اور معصوم ہندو اِسمیں پڑکر بھسم ہو رہے تھے۔ جو ہندو مسلمان نہ ہوتے وہ بُری طرح سے مارے جاتے تھے۔ اورنگ زیب کی نظر شری گورو تیغ بہادر پر بھی تھی۔ اور گورو صاحب بھی جانتے تھے کہ اس کے اتیاچاروں کے لئے ہمیں بھی تیار رہنا چاہئے یہ سوچکر اُنہوں نے چھوٹی عمر میں ہی شری کلغی دھر گورو گوبند سنگھ جی مہاراج کی شادی خانہ آبادی کا انتظام کیا۔

اس وقت آنندپور میں سنگھوں کا دیوان سجا ہوا ہے تمام شردھالو سکھ اپنی اپنی جگہ پر مؤدب بیٹھے ہیں۔ گدی کے سامنے ایک طرف راگی بیٹھے ہیں۔ پربھو بھجن اور کتھا کیرتن ہو رہا ہے سب حاضرین دین دُنیا سے بے خبر گورو کے اُپدیش امرت سے نہال ہو رہے ہیں کہ اتنے میں ایک طرف سے تراہ مان تراہ مان کا شور سنائی دیا۔ گورو مہاراج نے سر اُٹھا کر دیکھا کہ سینکڑوں آدمی دیوان کے پاس سر نیاز جھکائے کھڑے ہیں۔ اُن کے چہروں سے معلوم ہوتا ہے کہ کہیں دُور دراز سے سفر کر کے آئے ہیں۔ گورو صاحب نے اُنہیں خاموش کرایا اور کہا!

گورو صاحب۔ بھائیو! آپ کہاں سے آئے ہو۔ اپنا حال کہو۔

سب لوگ۔ مہاراج! ہم کشمیری پنڈت ہیں جو سلطنت کے جبر و ستم سے تنگ آکر آپ کی شرن میں آئے ہیں۔ کرپا سندھو! اس وقت گنڈا اور ہمیں بڑی مصیبت میں ہیں۔ بادشاہ نے پروانہ جاری کر دیا ہے کہ کشمیر کے تمام پنڈتوں کو مشرف بہ اسلام کیا جاوے اور جو کوئی مسلمان ہونے سے انکار کرے وہ تلوار کے گھاٹ اُتار دیا جاوے۔

اور اس کا مال متاع سرکار میں ضبط کر لیا جاوے۔ مہاراج! ہمارے کئی معصوم بچّے قتل کر دئے گئے ہیں، ہماری مستورات کو ہم سے الگ کر لیا گیا ہے ✦

اے کرپا سندھو! اب ہم ہر طرف سے مایوس ہو کر آپ کی شرن میں آئے ہیں۔ آپ ہمارے پوتر دھرم کی رکھشا کیجئے۔ ہے دینا ناتھ! مصیبت کے وقت مہاتما لوگ ہی سنسار کی حفاظت کرتے ہیں۔ اس سمے گورو نانک کی گدّی ہی ہندوؤں کی محافظ اور رکھشک ہو سکتی ہے ورنہ ہمارا دھرم کرم سب کچھ برباد ہو جاوے گا۔ یہ کہکر پھر سب لے تراہ مان تراہ مان پکارنا شروع کیا ✦

شری گورو جی کشمیر کے پنڈتوں کی فریاد سُن کر بہت ہی رنجیدہ ہوئے۔ اُن کی پوتر آنکھوں کے سامنے اورنگ زیب کے ظلم و ستم کا نقشہ کھنچ گیا۔ جس سے اُن کا دل بھر آیا۔ اور آنکھوں سے آنسو نکلنے لگے۔ اسی حال میں یکایک اُن کے مُنہ سے نکل گیا:۔

"بھائیو! میں آپ کی مدد کرونگا"

مگر...... ان الفاظ کو کہہ دینا جس قدر آسان تھا اُتنا ہی اُن کا عمل میں لانا مشکل تھا۔ ہندوستان کے شہنشاہ ظالم و جابر اورنگ زیب کی مخالفت میں کھڑا ہونا۔ اس سے جو جو نتیجے عمل میں آ سکتے ہیں وہ سب گورو صاحب کی آنکھوں کے سامنے پھر گئے۔ کچھ سکھوں نے بھی عرض کی۔ کہ مہاراج! آپ اورنگ زیب کی منشا کے خلاف کوئی کام نہ کیجئے۔ مگر گورو نے ایک دفعہ پھر مایوس کشمیری پنڈتوں کی طرف دیکھکر وچارا۔ شرناگت (پناہ میں آئے ہوئے) کو

شرن نہ دینا صدر دھرم کا پاپ ہے۔ میں ضرور ان لوگوں کی مدد کرونگا اس میں خواہ میری جان اور میرا خاندان سب برباد ہو جائے۔ آخر یہ جان اور خاندان ہے کس لئے۔ اگر یہ دیش اور جاتی کے مصیبت زدہ لوگوں کی حفاظت میں کام نہ آئے۔ یہ سوچکر گورو جی نے ان سے کہا:-

"اے بھائیو! میں ضرور ہی تمہاری مدد کرونگا"

گورو جی کا بالک گوبند کو اپدیش

شری گورو جی وچار ساگر میں ڈوبے ہوئے ہندوؤں کی حالت زار اور اُن کی حفاظت کے متعلق سوچ رہے ہیں۔ دیوان اسی طرح سجا ہوا ہے۔ کشمیری پنڈت بھی دست بستہ بیٹھے ہیں کہ اتنے میں بالک گوبند سنگھ چھوٹی سی تلوار ہاتھ میں لئے کھیلتے ہوئے آ گئے۔ اور پتا جی کو پرنام کیا۔ شری گورو جی چونکہ اپنے خیال میں مست تھے اس لئے اس طرف کچھ دھیان نہ دیا۔ بالک نے دوبارہ پرنام کیا۔ مہاراج نے سر اوپر اُٹھاکر دیکھا اور ہنس دئے۔

کلغی دھر جی نے کہا۔ پتا جی! پہلے تو روز آپ مجھے پیار کرتے اور گود میں بٹھاتے تھے۔ آج آپ کس سوچ میں پڑے ہیں؟

شری گورو جی نے بیٹے کو پیار کیا۔ اور اپنے پاس بٹھا کر کہا۔ کہ خوردسال بچے! تو تو کھیل کود میں مست رہتا ہے۔ اس وقت دیش اور دھرم پر جو مصیبت آرہی ہے۔ وہ تو کیا جانے؟

شری کلغی دھر جی نے تلوار کو اُٹھا کر اپنی توتلی زبان سے جواب دیا

پتا جی! یہ تلوار دیش اور دھرم کی حفاظت کے لیئے ہی تو کام آئیگی آپ اس بات کا فکر نہ کریں کہ پاپ کے بوجھ کو بھیرے و اپنے کو دور کریں کہ اس وقت آپ کی طبیعت ناشاد کیوں ہو رہی ہے؟

شری گورو جی نے زبان حال سے کہا:-

نظم

نہ پوچھ بیٹا میرے دل کی حالت نہیں کہہ سکونگا نہ تم سن سکوگے
جلا دے گی بھارت کو غم کی یہ اگنی نہیں کہہ سکونگا نہ تم سن سکوگے
کبھی راج کرتے تھے جو کل جہاں پر بھٹکتے ہیں پھرتے وہی آج در در
بھرا ہے بڑا سوز ان کی فغاں میں نہیں کہہ سکونگا نہ تم سن سکوگے
لیئے انکے پیچھے پڑے ہاتھ دھو کر ستاتے ہیں انکو بہت ہی ستمگر
جو فریاد لیکے یہ آئے ہیں یاں پر نہیں کہہ سکونگا نہ تم سن سکوگے
کسی کو جبر سے بنایا مسلمان کسی پنڈت ہندو کی ظالم نے لی جان
دھرم مندروں کو کیا ایسا ویراں نہیں کہہ سکونگا نہ تم سن سکوگے
ان اورنگ زیبی مظالم سے بیٹا خطر میں ہے جان اور مال ہندوؤں کا
دھرم پر جو ان کے کڑی آبنی ہے۔ نہیں کہہ سکونگا نہ تم سن سکوگے
میرے پاس آئے ہیں فریاد لے کر بچا رہے یہ کشمیر کے سب برہمن
جو فریاد کرتے ہیں یہ گڑ گڑا کر نہیں کہہ سکونگا نہ تم سن سکوگے

بیٹا! دیش اور دھرم کی حالت اسوقت خطرے میں ہے۔ جننی جنم بھومی اپنی رکھشا کے واسطے بلی (قربانی) مانگتی ہے کہ آپ کشمیری پنڈتوں سے مخاطب ہوتے *

گورو جی - اے مہاتماؤ! بلیدان کرنے سے اِس اتیاچار کا ناش ہوگا جو چیز تم کو سب سے زیادہ پیاری ہو۔ تم اُسی کو بلیدان کر دو۔ تو یہ جبر و ستم کی تلوار ضرور کُند ہو جائے گی +

سب براہمن گورو جی کے فرمان کو سُن کر چپ ہو گئے۔ مگر شری کلغی دھر جی مہاراج جو کہ ابھی ابھی شری مُکھ سے ہندوؤں کی حالت زار کا حال سُن چکے تھے۔ ادب سے سر جھکا کر کھڑے ہو گئے۔ تمام سبھا کی نظریں اس خرد سال نونہال کی طرف پھر گئیں اور تعجب سے سب اس بات کا انتظار کرنے لگے۔ کہ ننھے بچے کی زبان سے اسوقت کیا الفاظ نکلتے ہیں بالک نے زبان کو حرکت دی اور کہا :

"پتا جی! ہم لوگوں کو آپ سے بڑھ کر اور کوئی زیادہ پیارا نہیں
ہے۔ گورو سے بڑھ کر دُنیا میں اور کونسی چیز عزیز ہو سکتی ہے
گورو سے بڑھ کر اور کونسی چیز دُنیا میں مہان ہو سکتی ہے۔
اسوقت آپ ہی ہمارے پیارے اور سب سے مہان ہیں پس
آپکو ہی سب سے پہلے دھرم پر بلیدان کرنا چاہیئے" +

پتا جی! راستی کی حمایت۔ کمزوروں کی حفاظت اور ظالموں کا سر کچلنے کے لئے اگر جنم بھومی بلیدان چاہتی ہے تو وہ دینا ہی چاہیئے۔ دھرم کی خاطر سر دینا ہمارے بزرگوں کا فرض اوّلین رہا ہے۔ بقول

صداقت کیلئے گر جان جاتی ہے تو جانے دو
مصیبت پر مصیبت سر پہ آتی ہے تو آنے دو

ہمارے بزرگ سچائی اور دھرم کی حمایت میں جان کی کچھ پرواہ

نہ کرتے تھے۔ آپ بھی دھرم پر اپنی بلی دے کر اپنے بزرگوں کے نام کو روشن کیجئے۔ ناظرین دیکھئے۔ بارہ برس کا بالک شری گوبند سنگھ اپنے باپ کو دھرم پر بلیدان ہونے کے لئے کس طرح ترغیب دیتا ہے ایک پنجابی شاعر نے اس نظارہ کا جو خاکہ کھینچا ہے اس کے چند شعر ہم نذر ناظرین کرتے ہیں :-

ہتھ جوڑ کھلو تر ڑے پیتا اگے آکھن کا سنوں ڈہونڈ ہونڈا دنا ہے
تساں جہیا مہاتما کون لبھے کیہڑے دیس تھیں ہور منگا دنا ہے
گورو وڈیاں دے بچن کر دو پورے ہن پا پیاں تساں مٹاونا ہے
چنگا ایس تھیں سمہ نہ ہور کوئی گیا وقت پھر ہتھ نہ آونا ہے

پتا جی! ایسے وقت مہاپرشوں کو خوش قسمتی سے حاصل ہوتے ہیں۔ مہاتما لوگ ایسے موقعہ کو ہاتھ سے نہیں جانے دیتے ٭

شری گورو تیغ بہادر جی مہاراج کا دہلی جانا

شری گورو مہاراج اپنے ہونہار بیٹے کے منہ سے مندرجہ بالا اقوال سُنکر حیران رہ گئے اور کچھ دیر بعد کشمیری پنڈتوں سے بولے اے برہمن دیوتاؤ! تم دہلی جاکر بادشاہ سے کہو کہ ہم کو کیوں ستایا جاتا ہے۔ گورو تیغ بہادر دھرم کی گدی پر براجمان ہیں آپ اُن کو مسلمان بنا لیجئے۔ پھر ہم خود بخود مسلمان بنجاوینگے۔ اور سارا ملک جو کہ اُن کا سکھ ہے آسانی سے مسلمان بن جاوے گا ٭

اس کے بعد دیوان برخواست ہوا۔ کشمیری پنڈت دہلی کی

طرف روانہ ہو گئے۔ اور ماتاؤں کے سردار شری گورو تیغ بہادر جی مہاراج جن کی نظروں میں زندگی اور موت ایک سی رکھتے تھے۔ ایکانت میں بیٹھ کر وچارنے لگے۔ سچ تو ہی اپنے بزرگ شری گورو نانک دیو جی مہاراج کی پیشینگوئی کے مطابق اب مجھے اپنا جسم دھرم کے لئے بلیدان دینا چاہئے۔ دنیا میں ستائے ہوؤں، مصیبت زدوں اور پناہ میں آئے ہوؤں کی حفاظت کرنے سے بڑھ کر کوئی نیک کام نہیں ہے۔ ایسا موقعہ شاذ و نادر کسی خوش قسمت انسان کے ہاتھ میں آتا ہے۔ کسی نے سچ کہا ہے ؎

مرنا بھلا ہے اُس کا جو اپنے لئے جئے
جیتا ہے وہ جو مر چکا ہے قوم کے لئے

اس طرح من میں سوچ وچار کر گورو مہاراج نے یہی ٹھیک کیا کہ دھرم اور دھرم کی رکھشا کی خاطر اپنی جان دے دینا ہی بہتر ہے وہ جانتے تھے کہ ہندو قوم اس قدر گہری نیند میں سوئی ہوئی ہے کہ بنا بلیدان دئے اب کام نہیں چل سکتا۔ آفرین ہے شری گورو مہاراج پر۔ کہ جنہوں نے پر اُپکار کے لئے اپنا جسم و جان ارپن کر دیا ۔

برہمن بارہ دن بعد دہلی پہنچے۔ اور اورنگزیب کے دربار میں جا کر انہوں نے عرض کی۔ اورنگزیب نے گورو شری تیغ بہادر صاحب کی طلبی کا پروانہ جاری کر دیا۔ سلطنت اور تیموری مال و دولت سے اندھا ہوا بادشاہ یہ نہیں جانتا تھا کہ جس مہاتما کو اس نے طلب کیا ہے اس کی روحانی طاقت کس قدر بلند پایہ کی ہے۔ اور تیموری کی موت والا تخت اس سے کچھ دور تک بھی نہیں گیا ہے۔ جب پروانہ پہنچا تو شری گورو

نے سمجھ لیا کہ اب اکال پُرکھ کی سیوا میں حاضر ہونے کا وقت آگیا ہے جنم جنمانتروں کے کرموں کا نتیجہ اب وصال باری میں نمایاں ہوگا۔ اس لیئے اُن کے چہرہ مبارک پر بجائے افسردگی کے بشاشت آگئی اور چہرہ پُر رونق ہو گیا ۔

آنندپور سے رخصت ہوتے وقت آپ نے اپنے لختِ جگر شری گوبند جی مہاراج شری گورو گوبند سنگھ جی کو بلایا اور اُن کی پیشانی پر بوسہ دے کر کہا :-

بیٹا! میرے لال! اب میں تو اکال پُرکھ کی آگیا کے مطابق اُنکی سیوا میں چلا ہوں۔ آج تک اس دھرتی آنندپور سے رخصت ہو کر حقیقی آنندپور میں سچا آنند لینے کے لئے جاتا ہوں۔ اے میرے لختِ جگر! ابھی تم چھوٹے ہو مگر تیرے اندر ایک مہان آتما موجود ہے۔ گورو نانک دیو جیسے بزرگ گوروؤں کی گدی تجھے سونپتا ہوں۔ دیکھنا! کہیں شری گورو نانک دیو کی گدی کو داغ نہ لگانا۔ بھولے بھٹکوں کو راہ پر لانا۔ کمزوروں اور بے بسوں کی حفاظت کرنا اور پناہ میں آئے ہوئے کو پناہ دینا اور دنیا کو سچے دھرم کا اُپدیش کرنا یہ گورو نانک دیو کی گدی کے حصے میں آیا ہے شری گورو نانک دیو جی مہاراج سے لیکر شری گورو ہرکشن جی تک گوروؤں نے نہایت خوبی سے اپنے فرض کو نبھایا ہے۔ ان بزرگوں کے خاک قدم کی برکت سے میں نے بھی حتی الوسع اپنا فرض ادا کرنے کی کوشش کی ہے اب یہ سارا بوجھ تیرے سر پر پڑتا ہے۔ بہتر نہایت ہوشیاری اور سوچ سمجھ کر کام کرنا۔ اور اپنے فرض سے کبھی ایک انچ بھی اِدھر اُدھر نہ ہونا۔ گورو تمہارا کلیان کرینگے ۔

دوسری بات یہ ہے کہ باپ کے ادھورے کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچانا ہی پتر کا حقیقی فرض ہے۔ پتر وہی ہے جو کہ باپ کے شروع کئے ہوئے کام کو پورا کرے۔ آج جو گئو برہمن کی حفاظت کا کام میں نے شروع کیا ہے۔ بیٹا! اُسے تُونے پایۂ تکمیل تک پہنچانا ہوگا۔ اور اس کے لئے ہر طرح کی مصیبتیں برداشت کرنا ہوں گی۔ اس کے لئے اے میرے لال! تجھے اپنی اور اپنے خاندان کی جانوں کی بھی پرواہ نہ کرنی ہوگی۔ اے میرے لختِ جگر! اے سکھوں کے گورو! اگر تُو ایک دفعہ اپنے مُنہ سے یہ کہہ دے۔ کہ ہاں پتاجی! میں آپ کے شروع کئے ہوئے کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچاؤنگا تو میرے تمام رنج و افکار دُور ہو جاویں اور میری آتما بے فکر ہو کر حقیقی آنند پور میں اکال پرکھ کے دیدار سے لا انتہا آنند میں محو ہو جاوے۔

سچے ویراگی مہا پُرش پتا شری گورو تیغ بہادر جی مہاراج کے شری مکھ سے ایسی گفتگو سُن کر بالک گوبند سنگھ جی مہاراج مؤدب کھڑے ہو گئے۔ اور عرض کی۔ پتاجی! میں اگرچہ خورد سال ہوں مگر آپ جیسے مہاتما اور ریاضت کش پتا کے چرنوں میں بیٹھ کر اپنے فرض کو اچھی طرح سمجھ گیا ہوں۔ آپ بڑی خوشی سے اکال پُرکھ کی آگیا کو پورا کریں گوبند سنگھ ہرگز ہرگز اپنے بزرگوں کے نام کو کلنک نہ لگنے دے گا۔ آپ کے دھرم پر بلیدان ہوتے ہی یہ غلام ملک بھر میں ہلچل مچا دے گا اور گئو برہمن و ملک و قوم کی حفاظت کے لئے اپنا تن۔ من اور دھن غرضیکہ سب کچھ نچھاور کرنے گا۔

اپنے ہونہار بیٹے کی گفتگو سُن کر ستگورو بہت ہی خوش ہوئے اور لپک کر شری کلغی دھر جی مہاراج کو سینے سے لگا لیا اور پیشانی مُبارک

کو بوسے دلے - اس کے بعد آپ دہلی کو روانہ ہوئے - رستے میں اپنے اُپدیش امرت سے لوگوں کو نہال کرتے گئے - آپ کے اُپدیش میں غضب کی تاثیر تھی - جو سُنتا وہی معرفت کے آنند میں مست ہو جاتا تھا ۔

دہلی میں پہنچنے کے دوسرے دن شری مہاراج دربار میں بُلائے گئے - اورنگ زیب نے مہاراج کو اسلام قبول کرنے کے لئے کہا مگر وہ بے مثل مہاتما وہ سچا یوگی حقیقی تپسوی جو کہ دُنیا کی ناپائیداری اور اس کی حقیقت و اصلیت کو سمجھ چکا تھا - اور دھرم کے لئے مُصیبت برداشت کرنا جانتا تھا - جو خود اپنے آپ کو دوسروں کی بھلائی دوسروں کی حفاظت اور دوسروں کی زندگی کے لئے موت کے مُنہ میں جانے کا عزم بالجزم کر چکا تھا - وہ اس پاپی اور ظالم جابر بادشاہ کی بات کیسے قبول کرتا ؟ آپ نے فرمایا - سارنگ محلہ ۹

اک رہاؤ

کہا نر اپنو جنم گنواوے
مایا مد بکھیا رس رچیو رام سرنی نہیں آوے

1 ابہہ سنسار سگل ہے سپنو دیکھ کہا لوبھاوے 1
جو اُپجے سو سگل بناسے رہن نہ کوئی پاوے
2 متھیا تن سا چو کر مانیو ابہہ بدھی آپ بندھاوے 2
جن نانک سو جیون مکتا رام بھجن چت لاوے

اے بادشاہ ! یہ دُنیا مانند خواب ہے - محض سراب اور دھوکے

کی ٹٹی ہے۔ یہاں آ کر کوئی ہمیشہ کے لئے زندہ نہیں رہا۔ جو کوئی پیدا ہوا ہے وہ آج نہیں تو کل مرے گا۔ آج تک کوئی انسان ایسا نہیں ہوا جس نے ابدی زندگی پائی ہو۔ ابدی زندگی اُنہیں کے حصے میں آئی ہے جنہوں نے کہ موت کو جیت لیا ہے اور اس کی رتی بھر پرواہ نہیں کرتے۔ جو موت سے ڈر کر اپنے فرض کو نہیں چھوڑتے بلکہ فرض کے لئے موت سے ہم آغوش ہونے کے لئے تیار رہتے ہیں۔ یہ جسم تباہ ہو جانے والا ہے۔ اور آتما کے لئے محض ایک عہد خانہ ہے تاہم اس سے اس صورت میں فائدہ ہو سکتا ہے کہ دنیوی آلائشوں سے پاک صاف ہو کر انسان اسے رفاہ عام کے کاموں اور پربھو بھگتی میں لگا دے۔ اے بادشاہ! میں اس دنیا اور زندگی کی حقیقت کو سمجھ چکا ہوں۔ اس لئے آپ کو مجھ سے اس قسم کی فضول اُمید نہ رکھنی چاہیئے۔ کہ میں تمہارے کہنے سے اپنے عزیز دھرم کو چھوڑ کر مسلمان ہو جاؤں گا۔ شری گورو نانک دیو کے گدی نشین ہرگز ہرگز ایسی قابل نفرت اور ناپاک مثال دنیا کے سامنے پیش نہیں کریں گے۔

بادشاہ نے غصہ میں آ کر کہا۔ یا تو کرامات دکھاؤ یا مسلمان بنو۔ اگر دونوں نہیں تو مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔

شری گورو جی نے زبان فیض ترجمان سے فرمایا۔ اے سلطنت اور منصب سے اندھے ہوئے ہوئے بادشاہ عبادت الٰہی ہی سچی کرامات ہے۔ انسان کے لئے ایشوری اُپاسنا کے علاوہ کوئی کرامات نہیں ہے۔ کرامات دکھانا اس مالک حقیقی اور واحد لاشریک کے لئے مخصوص ہے۔ جو کہ چاند سورج زمین اور آسمان کا بادشاہ

سو یہاں پر شری گورو مہاراج نے یہ شبد بولا:-

پرتھوی کی گتی کہی نہ جاوے
جوگی ـ جتی ـ تپی بیچارے اور بہو لوگ بتاوے

١ کھن میں راؤ رنک کو کرای راؤ رنک کرڈارے ١
ریتے بھرے بھرے سکھناوے یہ تا کو بیوہارے
٢ اپنی مایا آپ پسارے آپ ہی دیکھن ہارا ٢
نانک روپ دھرے بہو رنگی سبھ تے رہے نیارا

اے بادشاہ! اس قادر مطلق خالق حقیقی کے کاموں میں انسان کا دخل نہیں ہے۔ وہ چاہے تو ایک منٹ میں راجہ کو فقیر بنا دے اور فقیر کو شہنشاہ کے درجہ تک پہنچا دے۔ اس خالق کی کرامات سے بھرے دریا سوکھ جاتے ہیں اور سوکھے بھر جاتے ہیں۔ اپنی قدرت کا وہ آپ ہی مالک ہے انسان کی کیا طاقت کہ اس کے کاموں میں دخل اندازی کرے۔ بڑے بڑے رشی منی کہہ گئے ہیں کہ ہم نے اس پرتھوی کا انت نہیں پایا۔ وہ بے انت ہے۔ وید مقدس اسکو نیتی نیتی کہتا ہے۔ اس لئے اے بادشاہ کرامات صرف وہی پربھو دکھلا سکتا ہے۔ اگر کسی انسان میں کرامات دکھانے کی طاقت ہو بھی۔ تو وہ جان کے خوف سے یا کسی اور بات سے ڈر کر ہرگز ایسا نہیں کر سکتا۔

یہ سُن کر ظالم بے رحم گنہگار بادشاہ نے ستگورو جی کو جیل خانہ میں

ڈال دیا۔ مگر جس کا من آزاد ہو۔ اسکو جیل خانہ کی دیواریں کیسے ڈرا سکتی ہیں۔ اورنگ زیب اپنی دُنیوی طاقت کے جس قدر ہتھیار چلا سکتا تھا۔ اس نے گورو مہاراج پر اپنی بات منوانے کے لئے استعمال کئے۔ مگر گورو جی مہاراج تو اس دُنیا کے انسان نہیں تھے وہ دُنیا کے غلام نہیں تھے۔ اُن کی آتما آزاد تھی۔ اور پربھو کے دیدار فیض آثار سے ہمیشہ آنند میں رہتی تھی۔ صرف جسم تھا جسے اورنگ زیب تکلیف دے سکتا تھا۔ مگر جو آتما دنیوی سُکھ دُکھ کے احساس سے بالاتر ہو گئی ہے۔ وہ جسم کے دُکھی بھی ہونے پر کیسے دُکھی ہو سکتی ہے؟ آخر بادشاہ نے تنگ آکر ستگورو کی موت کا پروانہ جاری کر دیا۔ کہ یا تو بھرے دربار کرامات دکھاؤ یا قتل کر دئے جاؤ گے۔ اُسوقت گورو مہاراج نے مندرجہ ذیل شبد پڑھا:۔

چنتا تا کی کیجئے جو ان ہونی ہوئے
ایہ مارگ سنسار کو نانک تھر نہیں کوئے

چلا وقت بجے سو بنسی آج مرو کہ کال
نانک ہری گن گائیے چھوڑ سکل جنجال

اور بادشاہ سے فرمایا۔ اے ظالم! اگر تو معجزہ ہی دیکھنا چاہتا ہے تو لے۔ یہ میری گردن جھکی ہے۔ اس پر تلوار کا ایک وار کر اور قدرت کی کرامات کا تماشا دیکھ۔ جلاد نے بادشاہ کے حکم سے تلوار کا ایک بھرپور ہاتھ لگایا۔ اور ستگورو جی کی آتما جسم سے آزاد ہو کر پربھو کے چرنوں میں چلی گئی۔ اور طالب و مطلوب میں وصال ہو گیا

اور من تو شدم تو من شدی والا مقولہ بالکل راست آگیا۔ اِدھر گورو صاحب کی گردن پر سے کاغذ اُتار کر پڑھا گیا تو اس پر لکھا تھا:-

سر دیا پر سار نہیں دیا

یعنی جان دے دی مگر حقیقت کو بٹہ نہیں لگنے دیا۔ ایک بات اور بھی لکھی تھی وہ یہ تھی ؎

بانہہ جنہاں دی پکڑئے سر دیجے بانہہ نہ چھوڑئے
گورو تیغ بہادر بولیا دھڑ دیجے دھرم نہ چھوڑئے

آہا۔ ناظرین! کچھ سمجھا میرے ستگورو نے کیا کرامات دکھائی اگر نہیں سمجھے تو جان لیں کہ ستگورو نے اپنی بلی دے کر دُنیا پر یہ ظاہر کر دیا۔ کہ جیت ہمیشہ راستی کی ہوتی ہے اور ظلم وستم کا انجام ہمیشہ تباہی و بربادی ہوتا ہے۔ میرے ستگورو کے بلیدان کی دی ہوئی نئی طاقت اور ہمت نے سکھوں کے دلوں میں دیش اور دھرم کیواسطے وہ محبت کی اگنی پیدا کر دی۔ کہ جس میں عالمگیری مغلیہ سلطنت بھسم ہو کر خاک ہو گئی۔ اور آج اس کا نام و نشان بھی باقی نہیں ہے۔ مگر میرے ستگورو کا یش اُن کی شہرت آجتک صفحہ دُنیا پر روشن ہے۔ اے لوگو! چشم بصیرت رکھتے ہو تو دیکھو کہ ایک شہنشاہ اور ایک زاہد کی زندگی میں کتنا عظیم فرق ہے۔ مرنے کو تو دونو مر گئے مگر ایک نے موت کو جیت کر اپنے آپ کو ہمیشہ کے لئے امر (زندۂ جاوید) بنا لیا اور دوسرا دُنیا کا کتا موت کے نام سے کانپتا ہے اور گرداھ کر کے دھرم گیان دیتا ہے اور آج دن کوئی اس کا نام بھی نہیں لیتا۔ دھن ہو گورو دیو

تمہیں میرا بار بار پرنام ہو۔

گورو صاحب کی آتما اکال پرکھ کی سیوا میں پہنچ گئی۔ اُن کی لاش کو انتیشٹی سنسکار کے لئے سکھوں نے طلب کیا۔ مگر مغرور و متکبر بادشاہ نے دینے سے انکار کیا۔ او ہیرا اورنگ زیب! تم ضرور سوچتے ہو گے کہ میں نے ستگورو جی کی گردن کو اُن کے جسم سے الگ کر دیا لیکن اگر آج تم موجود ہوتے تو دیکھتے کہ تم نے میرے ستگورو دُنیا کے روحانی بادشاہ کی گردن نہیں کٹوائی۔ بلکہ اپنے ہاتھ سے اپنی سلطنت اور اپنے خاندان کی جڑ کاٹ ڈالی۔

سچے سکھ

اپنے پوجیہ پتا جی مہاراج کے بلیدان کی خبر جب شری گورو گوبند سنگھ جی مہاراج کے پاس پہنچی تو انہوں نے اُسوقت ارادہ کر لیا کہ پتا جی نے اپنا بلیدان دے کر ملک و قوم کے اُٹھانے کا جو عظیم کام میرے سپرد کیا ہے اُسے میں پوری طرح سے انجام دوں گا۔ سب سے پہلے انہوں نے اپنے پتا جی کی لاش لانے کا انتظام کیا۔ اور بھرے دیوان میں یہ پرستاو کیا کہ گورو صاحب کی لاش کو کون شیر مرد دہلی سے لا سکتا ہے؟

بھرے دیوان سے جب کوئی نہ بولا۔ تب ایک سکھ جو کسی ادنےٰ ذات کا تھا مگر گورو بھگتی اور سیوا سے گورو اور پربھو کا منظور نظر ہو گیا تھا۔ اُٹھا اور ستگورو سے دست بستہ عرض کی:-

اے کرپاساگر! یہ کام آپ میرے سپرد کیجئے۔ ہم باپ بیٹے اس نیچ ہنسکھ کا بیٹا بھی باپ کے ساتھ ہی دست بستہ کھڑا تھا۔ دونو ستگورو کی اس آخری سیوا کو بجا لائینگے۔ ہم نیچ ذات کے انسان ہیں گورو صاحب کے فیض محبت اور اپدیش امرت سے ہمیں حقیقی زندگی عطا ہوئی ہے۔ اس لئے اس سیوا کو آپ ہمارے سپرد کیجئے۔ ایشور ہماری مدد کرینگے ۔

شری کلغی دھر جی نے دونوں باپ بیٹوں کو سر سے پاؤں تک دیکھا اور کہا !۔

"اچھا جاؤ کرتار تمہاری مدد کریگا"

ان دونوں سکھوں نے گورو کے چرنوں کی خاک اپنی پیشانی پر لگائی اور خوشی خوشی دہلی کی طرف روانہ ہوئے۔ کہنے کو تو وہ کہہ گئے کہ ہم گورو کی لاش لا دینگے۔ مگر انہوں نے اس بات کو نہ سوچا تھا کہ ستگورو کی لاش حاصل کرنے میں کن مشکلات کا سامنا کرنا پڑیگا مگر واہ ری گورو پریم اور گورو بھگتی! تو جو چاہے سو کر دکھلائے ۔

دونوں سکھ ابھی پانچ کوس نہیں گئے تھے کہ ان کو راستے میں ایک رتھ بان مل گیا۔ اتفاق سے وہ بھی گورو گھر کا سیوک تھا اس پوشیدہ سکھ نے اس سے مدد چاہی۔ رتھ بان نے کہا میں دہلی کے ایک رئیس کا رتھ بان ہوں۔ میں شہر کے کوچے کوچے اور گلی گلی سے واقف ہوں۔ جہاں ستگورو شہید ہوئے وہ جگہ بھی میں جانتا ہوں میں آپ کو وہاں پہنچا دونگا۔ اور جب تک آپ دہلی میں رہیں گے یہ رتھ آپ کی خدمت کے لئے موجود رہے گا۔ بوڑھا باپ تو خوش ہو

اندر دل ہی دل میں پربھو اور ستگورو کو دھنیاواد دیا۔ رتھ بان نے کہا لاش کا باہر لانا ہی مشکل کام ہے جب باہر آ گئی تو کوئی انسان اسکو نہیں پاسکے گا۔

آخر یہ طے پایا کہ رتھ بان تو رتھ کو لے کر کہیں پوشیدہ کھڑا رہے اور یہ دونوں جانثار سکھ لاش کو نکالیں۔ پھر رتھ میں رکھ کر کسی خفیہ مقام میں لے چلیں۔ جہاں سے کسی گو شک کرنے کا موقعہ نہ ملے۔

سورج ڈوبتے ڈوبتے وہ تینوں دہلی پہنچ گئے۔ بھائی جیتے کے لئے دہلی جانے کا پہلا ہی موقعہ تھا۔ مگر وہ اپنے خیال میں ایسا محو تھا کہ اسے شہر کی آرائش و زیبائش کا کچھ بھی خیال نہ تھا۔ جب موقعہ پر پہنچے تو رتھ بان نے رتھ روک دیا اور اشارے سے وہ مقام بتایا جہاں ستگورو زندہ جاوید گورو تیغ بہادر جی مہاراج کی لاش پڑی تھی۔

رات ہو گئی تھی۔ وہ دونو جانثار سیوک مکان میں گھسنے کا راستہ دیکھنے لگے۔ چاندنی اُن کے راستے میں رکاوٹ تھی۔ رات بڑھنے لگی اور چاندنی گھٹنے لگی۔ سپاہی میٹھی نیند سو رہے تھے۔ لڑکا مکان کے پیچھے کی دیوار سے چڑھا۔ اور زینے سے ہوتا ہوا دروازے پر آیا اور دروازہ کھول دیا۔ باپ بھی اندر گھس آیا۔ دونوں دبے پاؤں اس کوٹھڑی میں گئے۔ جہاں ستگورو جی کی لاش بے سر و سامانی کی حالت میں پڑی تھی۔ ستگورو کی لاش کو دیکھ کر بوڑھے کی گورو بھگتی اُمڈ آئی۔ وہ ستگورو کی لاش کے پاس بیٹھ کر زار زار رونے لگا۔ جو گورو آنندپور میں دیوان لگا کر انہیں اُپدیش امرت سے نہال کیا کرتے

تھے۔ آج وہی آنند پور کو بھلا کر یہاں آرام سے پاؤں پھیلائے سورگ دھام کا آنند لوٹ رہے تھے۔ بڈھا سکھ اپنے ستگورو کی ایسی حالت دیکھ کر ضبط نہ کر سکا اور گڑگڑا کر پرارتھنا کرنے لگا :-

گورو جی ! آپ نے بڑی جلدی کوچ کی تیاری کر دی آپکے بغیر ہم کیسے زندہ رہ سکیں گے۔ گورو جی ! مجھے بھی اپنے ساتھ لیتے جائیے میں آپکے بنا دنیا میں نہیں رہ سکتا۔"

نوجوان لڑکے نے کہا۔ پتا جی ! یہ وقت رونے کا نہیں ہے بلکہ ستگورو کی سیوا بجا لانے کا ہے۔ اگر ہم یہاں رونے بیٹھ گئے تو وقت ہاتھ سے چلا جاوے گا۔ جلدی کیجئے۔ یہ کہہ کر لڑکے نے بڑی جلدی دیکھا کہ ستگورو جی کا سر الگ پڑا ہے اور جسم خون سے بھرا ہوا ہے۔ بوسے لے ستگورو جی کا سر ان کے جسم سے لگایا اور پھر دونوں نے بہت ادب سے فرش زمین پر جھک کر گورو کو پرنام کیا۔

بڈھا بولا۔ بیٹا ! اب صبح ہونے میں دیر نہیں ہے اگر لاش کو نہ دیکھ کر یہاں کے لوگوں نے ہمارا پیچھا کیا۔ تو سب کیا کرایا خاک میں مل جاوے گا اس لئے اب کیا کرنا چاہئے۔

لڑکے نے کہا۔ پتا جی ! آپ بالکل فکر نہ کریں۔ میں اپنی لاش ستگورو کی لاش کی جگہ ڈال دوں گا۔ آپ جلدی تلوار سے میرا سر کاٹ دیں۔ میری لاش کو دیکھ کر سپاہیوں کو دھوکا لگے گا۔

بڈھے نے اپنے بیٹے کی گورو بھگتی دیکھ کر آشیرباد دی اور کہا اے پیارے بیٹے ! میں دنیا کا سب کچھ دیکھ چکا ہوں۔ میں نے اپنی ساری عمر گورو سیوا میں بسر کی ہے اور اب خیال یہی ہے۔ کہ

پر لوک میں بھی اپنے ستگورو جی کی سیوا میں ہی رہوں - اسلئے تو میرا سر کاٹ لے اور ستگورو جی کی لاش کو باہر لے جا - اس پر تو کچھ بھی دیر نہ لگا۔

فرمانبردار بیٹے سے بھلا یہ کام کیسے ممکن تھا کہ اپنے باپ کی گردن پر چھری رکھے - اس لئے تھوڑی دیر تک یہی جھگڑا ہوتا رہا - جب بڈھے سکھ نے دیکھا کہ بیٹا اپنی بات پر اڑا ہے تو بڈھے نے یہ کہکر کہ

"اے ستگورو! اس دُنیا میں بھی تیری سیوا کی اور اُس دُنیا میں بھی تیری ہی سیوا کروں گا"۔

اپنے ہی ہاتھ سے اپنا سر کاٹ لیا اور گورو بھگتی کا لاثانی نمونہ دُنیا کے سامنے پیش کیا - اس قسم کی گورو بھگتی کا نمونہ سوائے سکھوں کے اتہاس کے اور کہیں نہیں دیکھا جاتا - مہاتما تلسی داس جی نے سچ ہی تو کہا ہے :-

جا کا جا پر ستیہ سنیہو
سو تس ملے نہ کچھ سندیہو

یعنی جس کی جس کے ساتھ حقیقی محبت ہوتی ہے وہ اس سے جا ہی ملتا ہے اس میں رتی بھر بھی شک کو گنجائش نہیں ہے ؛
لڑکا اپنے باپ کو تڑپتا چھوڑ کر گورو جی کی لاش کو اٹھا لایا اور رتھ میں رکھ کر شری گورو گوبند سنگھ جی مہاراج کی سیوا میں حاضر ہوا - اس طرح ایک پوتر آتما سچے ویراگی اور پورن یوگی کے فنا کی جسم بالکل تمام ہوا - مگر اُن کی شہرت - اُن کی سیرت - اُنکی

آتما - اُن کے شانتی دائک اور بھگتی و ویراگ سے پورن اُپدیش جب تک دنیا قائم رہے گی زندہ رہیں گے - اور بھولے بھٹکے لوگوں کو نجات کا راستہ دکھاتے رہیں گے - اوم شم

اے ستگورو تیری جے ہو

چیتاونی

دھرم مت ہارنا رے دھرم کے اوپر تن من دھن سب وارنا رے
گورو تیغ بہادر نے سر دینا دھرم کا کنتو تیاگ نہ کینا
اپنے پوروجوں کی اور نہار نارے

اوم

ست سری اکال

ویراگ سندیش

یعنی

ستگرو عارف کامل روحانی بادشاہ سری گورو تیغ بہادر جی مہاراج کی پوتر بانی کی کتھا

ایشور بھگتی اور دنیوی خواہشات کا تیاگ

سب سے پہلے اُس دیال پربھو کو بار بار نمسکار ہے جو کہ تمام سنسار کا مالک و خالق ہے۔ رشی مُنی اور سنت مہاتما جس کا گُن گان کرتے ہوئے نہیں تھکتے۔ وید مقدس جس کی مہما نیتی نیتی کہہ کر پکارتے ہیں جس سے یہ سب عالم قائم ہے اور سب مخلوقات کا ایک ہی آدھار سہارا ہے۔ دوہا

جنم مرن سے رہت ہے میرا صاحب سوامی
بلہاری اس پربھو کی جن سرجا سب کوئی (مہاتما کبیر)

اس کے بعد ستگرو کو نمسکار ہے کہ جس کے امرت اپدیش

سے بڑے بڑے پاپی اپنے پاپ کرموں کو چھوڑ کر دھرماتما بن جاتے ہیں۔ جس ستگورو کی مدد کے بغیر پربھو درشن اور مکتی کا آنند نہیں مل سکتا۔ اس لئے ستگورو کو بار مبار نمسکار ہے۔

ست گورو وٹارا تان کر شبد سو نگی بان
گور کا پارا جب جئے تو کر نہ گھون کمان
ستگورو ساہیا سورما نکھ سکھ مارا پور
باہر گھاؤ نہ دیکھئے اندر چکنا چور

اس کے بعد پربھو جنوں سے دست بستہ التماس ہے کہ پرماتما نے حضرت انسان کو محض کھانے پینے اور موج اڑانے کے واسطے ہی پیدا نہیں کیا۔ انسان کا آتما۔ اجر۔ امر اور اوناشی ہے مگر کرموں کی گتی سے دنیا میں آکر جہالت اور موہ مایا میں پھنس کر اپنے سروپ کو بھول جاتا ہے اور سمجھنے لگتا ہے کہ اس کی زندگی کا مقصد محض دنیوی عیش و عشرت کے سامان جمع کرنا ہے۔ چونکہ وہ اپنے حقیقی معراج سے گمراہ ہو جاتا ہے اس لئے اپنی اگیانتا کے باعث دنیا میں طرح طرح کی مصیبتیں برداشت کرتا ہے۔ اور جنم جنمانتروں میں بھٹک بھٹک کر پھر اپنے منزل مقصود کی طرف جھکتا ہے۔ ایسے گمراہ اور دنیا کے ستائے ہوئے لوگوں کے اُدھار کے لئے۔ اُن کو اُن کے حقیقی سروپ کے درشن کرانے کے لئے اور اپنے امرت روپی اپدیش سے اُن کی مردہ آتماؤں میں زندگی کی روح پھونکنے کے لئے پرماتما اپنی اپار دیا سے سنت مہاتماؤں اور بھگت جنوں کو دنیا میں پیدا کرتے

ہیں جو کہ سنسار ساگر میں ڈوبتی ہوئی مصیبت زدہ روحوں کو نیک
اعمال کی کشتی میں بٹھا کر صحیح سلامت پار لگا دیتے ہیں ایسے ہی
دین دکھیا روحوں کی حقیقی شانتی کے لئے ستگورو شری گورو تیغ بہادر
جی مہاراج نے شبد روپی جہاز تیار کیا ہے جو کہ پریمی جنوں کی سیوا
میں بمعہ ترجمہ و تشریح کے پیش کیا جاتا ہے ۔

سب سے پہلے شری گورو جی مہاراج جگیاسو کو کام کرودھ وغیرہ
عیوب کے چھوڑنے اور دنیوی چیزوں سے دلبستگی نہ کرنے اور پرماتما
کی بھگتی کا اپدیش دیتے ہیں ۔

ایک اونکار ستنام کرتا پرکھ نربھو نرویر اکال مورت اجونی سے
بھنگ ۔ گور پرشاد

شبد گوڑی محلہ ۹

سادھو من کا مان تیاگو
کام کرودھ سنگت درجن کی تا تے اہ نس بھاگو
(اس) (دن)

۱	سکھ دکھ دونوں سم کر جانے اور مان اپمانا ہرکھ سوگ تے رہے اتیتا تن جگ تت پچھانا	۱
۲	استت نندا دوؤ تیاگے کھوجے پد نربانا جن نانک یہ کھیل کٹھن ہے کن ہو گورمکھ جانا	۲

ترجمہ و تشریح ۔ اے سادھو یعنی وصال باری کے خواہشمندو!

تمہارے لئے سب سے ضروری پہلا اُپدیش یہ ہے کہ تم من کا مان چھوڑ دو۔ یعنی من کے غلام بننے کی بجائے من کو اپنا غلام بناؤ اور کام کرودھ بُرے آدمیوں کی صحبت وغیرہ بُرائیوں سے دن رات بھاگنے کی کوشش کرو۔

(۱) سُکھ اور دُکھ۔ عزت اور بے عزتی دونوں حالتوں کو یکساں سمجھو۔ جو آدمی خوشی اور غمی دونوں حالتوں سے بے پرواہ رہتا ہے۔ وہی اس دُنیا میں حقیقت کو پہچان سکتا ہے (۲) تعریف اور مذمت دونوں کو بالائے طاق رکھ کر انسان کو نروان (دوسال باری) پد کی تلاش کرنی چاہئے۔ اس میں شک نہیں کہ یہ کھیل (دُنیا سے ویراگ) مشکل ہے۔ اور کوئی کوئی گورمکھ ہی اس پر عمل کر سکتا ہے۔ دُنیا سے ویراگ کرنے اور سکھ دُکھ رنج و خوشی تعریف و مذمت میں یکساں حالت میں رہنے کی ضرورت کیوں ہے۔ اس کے متعلق ستگورو دوسرے شبد میں اپدیش کرتے ہیں۔

شبد ۲ گوڑی محلہ ۹

اک پاد	سادھو! رچنا رام بنائی اِک بنسے اک اِستھر مانئے اچرج لکھیو نہ جائی	
۱	کام کرودھ موہ بس پرانی ہری مورت بسرائی جھوٹا تن ساچا کر جانیو جیون سپنا رینائی	۱

۲ جو دیسے سو سکل بناسے جیوں بادر کی چھائی
جن نانک جگ جانیو متھیا رہیو رام شرنائی ۲

ترجمہ و تشریح ۔ اے نیک لوگو! یہ سرشٹی رام (پربھو) نے بنائی ہے ۔ اس میں ایک جاتا ہے اور ایک آتا ہے ۔ ایک کو فنا کرتا ہے اور دوسرے کو بناتا ہے ۔ پربھو کی یہ حیرت انگیز رچنا بڑی عجیب ہے جس کا بیان نہیں ہو سکتا ۔

(۱) کام کرودھ ۔ لوبھ موہ وغیرہ وشیوں میں پھنس کر انسان پرماتما کو بھول جاتا ہے اور اس فانی (جھوٹے) جسم کو ہی سچا سمجھنے لگ جاتا ہے ۔ لیکن یہ دنیا تو مانند خواب ہے (۲) جو کچھ تم کو نظر آ رہا ہے وہ سب فنا ہو جانے والا ہے ۔ جیسے بادل کی گھٹا آتی ہے اور چھن بھر میں کافور ہو جاتی ہے چونکہ یہ دنیا جھوٹی ہے اور سدا سنگ رہنے والی نہیں ہے ۔ سدا کا سنگی تو پرماتما ہی ہے اس لئے بھگوان کے بھگت ۔ دنیا کی استتی ۔ نندیا ۔ رنج و خوشی کی پرواہ نہ کرتے ہوئے صرف رام کی شرن میں ہی رہتے ہیں یہی سمجھا رکھو متھیا جان کر ایک چدانند سے ہی لو لگائے رہتے ہیں تم بھی ایسا ہی کرو ۔ اس کے متعلق تیسرے شبد میں ستگورو صاحب ۔ مکرر تنبیہ (ہدایت) فرماتے ہیں ۔

شبد ۳ گوڑی محلہ ۹

پرانی کو ہری جس من نہیں آوے

او بِس مگن رہے مایا میں کہو کیسے گُن گاوے
دِن رات

۱ پُوت میت مایا ممتا سیوں اِہہ بِدھی آپ بندھاوے
مِرگ ترسنا جیوں جھوٹو اِہہ جگ دیکھ تاسیو اُٹھ دھاوے ۱
۲ بھگتی مُکتی کا کارن سوامی مُوڑھ تاہی بسراوے
جن نانک کوٹن میں کوؤ بھجن رام کو پاوے ۲

ترجمہ معہ تشریح ۔ ہری نام یش (پربھو کا سمرن) پرانی یعنی انسان کے من میں نہیں ٹھہرتا ہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ انسان تو دن رات موہ مایا میں مگن رہتا ہے جب پربھو بھگتی کا خیال ہی نہیں کرتا تو پربھو کے گُن کیسے گا سکتا ہے (۱) بیٹوں متروں اور موہ مایا کے جال میں یہ انسان اپنے آپ پھنس جاتا ہے ۔ حالانکہ یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے ۔ کہ یہ دُنیا مرگ ترسنا (مانند سراب) کی طرح جھوٹی ہے ۔ مگر نادان پرانی اس کو واقعی (حقیقت) سمجھ کر اس کے پیچھے پیچھے دوڑتا پھرتا ہے (۲) وہ لوگ بڑے ہی نادان ہیں جو کہ بھوگ اور مکتی کے بخشندہ پربھو کو بھول جاتے ہیں اور تُچھ دُنیوی وشیوں میں لین ہو کر اپنی عمر برباد کر دیتے ہیں مگر حقیقت بھی یہ ہے کہ کروڑوں میں سے کوئی ایک خوش قسمت انسان آجکل پربھو بھگتی کا آنند لابھ کرتا ہے ۔ اس کے آگے چوتھے شبد میں ستگورو اُپدیش دیتے ہیں کہ من ہی تمام خرابیوں کی جڑھ ہے اور اس کے ہی بس میں کرنے کی ضرورت ہے فرماتے ہیں ؛

شبد ۴ راگ گوڑی محلہ ۹

سادھو اِیہہ من گہیو نہ جائی
چنچل ترِسنا سنگ بست ہے یا تے تھِر نہ رہائی

۱ کٹھن کرودھ گھٹ ہی کے بھیتر جِہہ سُدھ سب بسرائی
رتن گیان سب کو ہر لینا تا سوں کچھ نہ بسائی ۱
۲ جوگی جتن کرت سب ہارے گُنی رہے گن گائی
جن نانک ہر بھئے دیالا تو سب بدھ بن آئی ۲

ترجمہ معہ تشریح۔ اے طالبان حق! یہ من بڑا ہی تیز رفتار ہے اور پکڑا نہیں جاتا وجہ یہ کہ اس کے ساتھ چنچل ترشنا ہوس رہتی ہے۔ جو کہ اسے ایک جگہ ٹکنے نہیں دیتی۔ (۱) پھر نہایت ہی مشکل سے قابو میں آنے والا کرودھ بھی اس جسم کے اندر ہے۔ جس نے انسان کی سب عقل بسار دی ہے۔ غصہ سے بڑھ کر انسان کا کوئی دشمن نہیں ہے۔ انسان کے اندر جو گیان کا بیش بہا رتن ہے وہ کرودھ اس سب کو چھین لیتا ہے اسی لئے وہ بیچارا جہالت کے بس میں آکر تکلیف بھوگتا ہے۔ اور اس کی حالت سخت ناگفتہ بہ ہو جاتی ہے (۲) تمام یوگی کوششیں کر کے ہار چکے ہیں اور دھیانی دھیان لگا چکے ہیں۔ مگر یہ من بس نہ ہوا۔ مگر جس وقت پرمیشور دیال ہوئے جس وقت ایشور کی نظر مہر ہوئی تو سب کام بن گئے یعنی

پرماتما کی کرپا سے ہی اِنسان ہر کام میں کامیاب ہو سکتا ہے
اِس شبد میں گورو صاحب فرماتے ہیں کہ جو لوگ دُنیا کو سراب
جان کر پرمارتھ کی طرف دھیان لگاتے ہیں اُن کے لئے پربھو
بھگتی ہی ایک مانر سچا سادھن ہے آگے پانچویں شبد میں بھی یہی
فرماتے ہیں ؛

شبد ۵ (گوڑی محلہ ۹)

سادھو گوبند کے گُن گاؤ
مانس جنم امولک پایو برتھا کاہے گنواؤ
قیمتی فضول کیوں

۱ پتت پُنیت دین بندھو ہری سرنی تاہی تم آوو
گج کو ترات بیٹو جہہ سمرت تم کاہے بسراوو ۱
۲ تج ابھمان موہ مایا پھُن بھجن رام چت لاوو
نانک کہت مکت پنتھ ایہو گورمکھ ہوئے تم پاوو ۲

ترجمہ معہ تشریح - اے نیک لوگو! گوبند یعنی پربھو کے گُن گاؤ
اِنسانی جسم پربھو بھگتی کے بنا عبث ہے اِنسانی جامہ تب ہی سارتھک
ہو سکتا ہے - جب کہ تم اسے برتھا نہ گنواؤ (۱) پربھو ناپاک کو پاک
کرنے والے - بیکسوں اور کمزوروں کے دوست ہیں تم سب لوگ
اسی کی شرن میں آؤ - جس کے سمرن سے گج ہاتھی بے خوف ہو گیا -

تم ایسے کیوں پکارتے ہو۔ (۲) پس تم ضرور موہ مایا کو چھوڑ کر پربھو بھجن میں اپنے من کو لگاؤ۔ یہی نجات کا سیدھا راستہ ہے گورو کی کرپا سے تم اسی پربھو بھگتی کو حاصل کرو۔

گج کی کتھا

پورانوں میں اس طرح لکھی ہے کہ گج اور گراہ (گھڑیال) سابقہ جنم میں دونوں بھائی تھے۔ ایک رشی کے شراپ سے ایک نے ہاتھی اور دوسرے نے گھڑیال کا جنم پایا۔ چونکہ دونوں میں پہلے سے دشمنی چلی آتی تھی۔ اس لئے ایک دفعہ جب ہاتھی پانی پینے کے لئے سمندر میں گیا تو گھڑیال نے اس کے پاؤں پکڑ لئے۔ گھڑیال اپنی طرف پانی میں اور ہاتھی خشکی کی طرف کھینچنے لگا۔ اس طرح ہزاروں سال تک لڑائی ہوتی رہی۔ آخر جب گھڑیال ہاتھی کو پانی کے اندر بہائے چلا اور ہاتھی ڈوبنا ہی چاہتا تھا۔ تو اس نے بھگوان کی شرن لی۔ اور پکارا۔ اے دینا ناتھ! میں آپ کی شرن میں ہوں۔ پربھو میری رکھشا کرو۔ بھگوان اسی وقت پرگٹ ہوئے اور گج کو موت سے نجات دلائی۔ شریمد بھاگوت میں یہ کتھا مفصل لکھی ہے۔ اس کا مطلب یہ معلوم ہوتا ہے کہ جیو آتما مانند گج یعنی ہاتھی ہے اور دنیا وہ جھرنا یا ندیا کنارہ ہے جہاں جیو آتما جسم دھار کر بھوگ کا پانی پینے کے لئے آتا ہے مگر ادہرم روپی گھڑیال اس کی ٹانگیں پکڑ لیتا ہے۔ اور اس کو واپس اپنے اصلی دھام موکش استھان میں نہیں جانے دیتا۔ ادھر جیو آتما اپنے حقیقی سروپ کے جاننے کی کوشش کرتا اور پرمارتھ کی خواہش کرتا ہے

مگر ادھر ادھرم یعنی کام کرودھ - لوبھ - موہ - اہنکار وغیرہ من کے وکار گھڑیال بن کر اُسے روکتے ہیں - اسی طرح جیو آتما اور ادھرم میں یا دیو اور اُسر میں جنم جنما نتر تک جنگ جاری رہتا ہے جیو آتما جب اپنی کوشش میں ناکامیاب رہتا ہے اور ادھرم اُسے گناہ کے سمندر میں ڈبویا چاہتا ہے - اُسوقت جیو آتما کو پتا ہند صود پنیہ لیے پربھو یاد آتے ہیں - جب وہ سچے دل سے پربھو کا دھیان کرتا ہے اور گڑگڑا کر کہتا ہے کہ اے پربھو! میں تیرا ہوں - ادھرم روپی گھڑیال کے بس میں آکر ناچیز آگیا ہوں - میری مدد کیجئے - تو بھگوان اُسوقت اُس کے من میں پرگٹ ہوکر ادھرم کا ناش کرتے ہیں اور اپنے بھگت کے بھروسہ میں لیاقت کر کے اُسکو نہال کر دیتے ہیں ؂

اس سے آگے چھٹے شبد میں ستگورو جی اُپدیش دیتے ہیں - کہ ایشور بھگت کو ہی حقیقی نجات ملتی ہے ؂

شبد ۹ گوڑی محلہ ۹

کوؤ مائی بھولیو من سمجھاوے
بید پوران سادھ مگ سُن کر نمکھ نہ ہری گن گاوے

دُرلبھ دیہہ پائے مانس کی برتھا جنم سرا وے	۱
مایا موہ مہا سنکٹ بن تا سیوں رُچ اُپجاوے	۱
انتر باہر سدا سنگی پربھ تا سیوں نیہہ نہ لاوے	۲

	نانک مُکت تاہی تم مانہو جہہ گھٹ رام سمائے جن کے	۲

ترجمہ معہ تشریح۔ کوئی اس راہ سے بھولے ہوئے من کو سمجھاوے۔ یہ ایک دن بھی وید۔ پران اور سادھو سنتوں کی ہدایت پر عامل ہوکر پربھو کیرتن نہیں کرتا (۱) کئی جنموں کے بعد اُسے انسان کا بیش قیمت چولا ملا ہے۔ مگر یہ اُسے بھی عبث ضائع کر رہا ہے۔ مایا اور موہ دہاڑ دکھاتی ہیں۔ مگر یہ اِنہی سے اپنا شوق پیدا کرتا ہے اور جو پربھو گھٹ گھٹ کے باسی اور انتریامی ہیں اُس سے لو نہیں لگاتا۔ لیکن اے انسان! یہ اچھی طرح سمجھ رکھ کہ مکتی (نجات) اُسی کی ہوتی ہے۔ جس کے ہردے میں رام یعنی پربھو بستے ہیں انگلے شبد میں پھر یاد دلاتے ہیں ۞

شبد گوڑی محلہ ۹	

	سادھو رام سرنی بسرامما بید پُوران پڑھے کو ایہہ گُن سمرے ہری کو ناما	اِک رہاؤ

۱	لوبھ موہ مایا ممتا پھُن او بکھین کی سیوا ہرکھ سوگ پرسے جہہ ناہیں سو مورت ہے دیوا	۱
۲	سورگ نرگ امرت بکھ اے سب تیوں کنچن اور پیسا اُستُت نِندا اے سم جاکے لوبھ موہ پھُن تیسا	۲

۳ دُکھ سُکھ اے بادھے جِہہ ناہین تہہ تُم جان ہُو گیانی
نانک مُکت تاہی تُم مانیو ایہہ بدھی کو جو پرانی ۳

(حقیقت جب ـ اس طرح)

ترجمہ معہ تشریح - اے نیک لوگو! آخر سب کو پرکیتی میں ہی وِشرام لینا پڑے گا - وید - پوران اور شاستر پڑھنے کا ماحصل یہی ہے کہ انسان پربھو کے نام کا سمرن کرے (۱) لوبھ - موہ - مایا - محبت اور دُنیوی وِشیوں کی غلامی کو چھوڑ دیتا ہے - خوشی اور رنج سب چھوڑ نہیں جاتے - یعنی جو خوشی اور رنج سے متاثر نہیں ہوتا - وہی مہاتما دیو مورتی ہے - سورگ - نرک - امرت اور زہر جس مہاتما کے لئے یکساں ہیں - زر و مال اور مفلسی ہیں جو ایک حال میں رہتا ہے تعریف نندا - لوبھ - موہ - رنج و خوشی جس کے لئے رکاوٹ نہیں ہیں یعنی جو مہاتما مندرجہ بالا تمام باتوں سے بالاتر ہو گیا ہے وہی تیاگی گیانی ہے - اور نتیجہ تو یہ ہے کہ ایسے ہی مہاتماؤں کو مکتی (نجات) کی لازوال دولت ملتی ہے - آگے ستگورو جی من کو خبردار کرتے ہیں ؞

شبد ۸ رگوڑی محلہ ۹

من رے کہا بھیو تے بَورا
اہ نِس اَودھ گھٹے نہیں جانے بھیو لوبھ سنگ ہورا — اک رہاؤ

(دیوانہ ـ پل پل ـ رات دن عمر)

۱ جو تن تیں اپنو کر مانیو اَر سُندر گرہ ناری

(تیرے ـ اور ـ گھر ـ استری)

ان مَیں کچھ تیرو رے ناہیں دیکھ سوچ بچاری ۱

۲ رتن جنم اپنو تے ہاریو گوبند گتی نہیں جاتی

نمکھ نہ لین بھیو چرنن سیوں برتھا اودھ سرانی ۲

۳ کہو نانک سوئی نر سکھیا رام نام گن گاوے

اور سگل جگ مایا موہیا نربھے پد نہیں پاوے ۳

ترجمہ معہ تشریح ۔ اے من! تو کیوں غافل بنا جاتا ہے رات اور دن میں عمر گھٹتی جاتی ہے ۔ عمر کی رسی کو دن اور رات روپی دو چوہے متواتر کاٹ رہے ہیں ۔ مگر تو لوبھ و لالچ میں پڑ کر غافل ہو رہا ہے (۱) اے من! تو اس جسم کو اپنا مانتا ہے اور اپنی پیاری اہلیہ کے پریم میں پھنسا ہوا ہے ۔ مگر ان میں سے کچھ بھی تیرا نہیں ہے یہ تم غور کر کے دیکھ لو ۔ یہ انسانی جسم بے شک مانند بیش قیمت رتن کے ہے ۔ مگر اس صورت میں جبکہ تو پربھو کے سروپ کو جانے ۔ لیکن تو تو ہے غافل! ایک دن بھی پربھو کے چرنوں میں لو نہیں لگاتا ۔ اور اس بیش قیمت رتن جسم کو بے فائدہ ضائع کر رہا ہے ۔ اے غافل من! تو سوچ سمجھ کر دیکھ لے کہ دنیا میں حقیقی خوشی اُسی انسان کو مل سکتی ہے جو کہ پربھو کے گن گاتا ہے ۔ ماسوائے اس کے تمام دنیا مایا میں غرق ہے ۔ اسی وجہ سے دکھ اٹھاتی ہے ۔ اور نربھے پد ی کو نہیں پاتی ۔ لیکن اے من! تو وہی کر جس سے تیری گتی ہو یعنی پربھو سمرن کر

شبد ۹ راگ گوڑی محلہ ۹)

اک دہاڑ	نراحیت پاپ تے ڈر رے دینہ دیال سگل بھے بھنجن سرنی تاہی تم پڑ رے	
	بید پوران جاس گن گاوت تاکو نام ہیئے مو دھرے	۱
۱	پاون نام جگت میں ہری کو سمر سمر سب باپ ہرے	
	مانش دیہہ بہرنا پاوے کچھ اپاے مکتی کا کر رے	۲
۲	نانک کہت گائے کرونا مئے بھو ساگر کے پار اتر رے	

ترجمہ معہ تشریح ۔ اے غافل انسان! گناہوں سے توبہ کر۔ اور دینہ دیال تمام مصیبتوں کے دُور کرنیوالے پربھو کی شرن میں آ۔ (۱) جس پربھو کا وید پوران۔ شاستر سب گن گان کرتے ہیں وہی نام تو اپنے لوحِ دل پر نقش کر لے۔ اِس دُنیا میں پربھو کا نام ہی پوتر کرنے والا ہے تو اسے سمر سمر کر تمام من کی غلاظت کو دور کر دے۔ یا د رکھ تیرے من پر جو غفلت کا پردہ پڑا ہوا ہے وہ پربھو سمرن سے ہی دُور ہو سکے گا۔ چوراسی گھوم کر تو نے یہ اِنسانی جسم پایا ہے۔ اسکو تو غنیمت جان۔ اور نجات کی کچھ تدبیر کر۔ ستگورو اُپدیش دیتے ہیں کہ اے اِنسان تو اُسی دیالو کرپالو پربھو کا سمرن کر اور اس بھو ساگر (بحر دُنیا) سے پار ہو جا۔

من کی گتی

ایک اونکار ست گور پرشاد

شبد ۱۰ راگ آسا محلہ ۹

برتھا کہوں کون سیوں من کی
لوبھ گرسیو دسہوں دِس دھاوت آسا لاگیو دھن کی اک رہاؤ
(پھنسایا، ہوس، طرف)

سُکھ کے ہیت بہت دُکھ پاوت سیو کرت جن جن کی ۱
۱ دُوارہی دُوار سُوان جیوں ڈولت نہ سُدھ رام بھجن کی
مانس جنم اکارتھ کھووت لاج نہ لوک ہسن کی ۲
۲ نانک ہری جس کیوں نہیں گاوت مکتی بناسے تن کی

ترجمہ معہ تشریح۔ میں اس من کی کس کس خرابی کا ذکر کروں یہ لوبھ لالچ میں پھنسا ہوا ہر طرف دوڑتا پھرتا ہے اور زر و مال کی ترشنا ہر وقت اُسے لگی رہتی ہے (۱) غافل اپنے خیال میں تو سُکھ کے لئے پاپ کرم کرتا ہے۔ مگر ملتا ہے اُلٹا دُکھ۔ دھن کا غلام بن بن کر یہ ہر کسی کی خوشامد کرتا ہے اور بقول گدھے کو بھی باپ کہتا ہے۔ اور کُتے کی طرح در در بھٹکتا پھرتا ہے۔ مگر پربھو سمرن کا خیال نہیں کرتا کہ جس سے حقیقی خوشی مل سکتی ہے۔ انسانی جسم کو بے فائدہ کھو رہا ہے اور اس بات سے ذرا بھی نہیں شرماتا۔ کہ بھلے لوگ کیا کہینگے۔ گورو اُپدیش دیتے ہیں۔ اے من! تو ہری بھجن کیوں نہیں گاتا ہے کہ جس

ہے تیری گومتی ذاُلٹی سمجھ) دُور ہو جائے اور تجھے حقیقت کا گیان ہو

ایک اونکار ستگور پرشاد

شبد ۱۱ دیو گندھاری محلہ ۹

اک رہاؤ

یہ من نیک نہ کہیو کرے
سیکھ سکھائے رہیو اپنی سی درمتی تے نہ ٹرے

۱ مد مایا کے بھیو باورو ہری جس نہیں اُچرے
کر پرپنچ جگت کو ڈہکے اپنو اُدر بھرے ۱
۲ سُواں پوچھ جیوں ہوئے نہ سُودھم کہیو کان دھرے
کہو نانک بھج رام نام نت جاتے کاج سرے ۲

ترجمہ معہ تشریح - یہ من ایک بھی نہیں سنتا۔ اپنی ہی من مانی کرتا ہے اور نالائقی اور ہٹ سے باز نہیں آتا ہے (۱) مایا کا شراب پی کر باولا ہو گیا ہے اور ہری کیرتن نہیں کرتا۔ کئی طرح کے دھوکے کر کے دُنیا کو لوٹتا ہے اور اپنا پیٹ بھرتا ہے جیسے کُتے کی دُم ہمیشہ ٹیڑھی رہتی ہے۔ اسی طرح یہ من بھی ہمیشہ اُلٹا ہی چلتا ہے اور میرا کہنا گوشِ ہوش سے نہیں سُنتا۔ لیکن ستگورو یہ اُپدیش دیتے ہیں کہ اے غافل من! رام کا نام بھج۔ رات دن اُسی کا سمرن کر کیونکہ

اُسی کے سمرن سے تیرے تمام منورتھ پُورے ہونگے ؛

شبد ۱۲ دیوگندھاری محلہ ۹

اکر ہاؤ

سب کچھ جیوت کو بیوہار
مات پتا بھائی سُت بندھپ اُر پھن گرہ کی نار
اور پھر گھر

۱ تن تے پران ہوت جب نیارے ٹیرت پریت پکار
آدھ گھڑی کوؤ نا راکھے گھر تے دیت نکار ۱
۲ مرگ ترسنا جیوں جگ رچنا یہ دیکھ ہِردے بچار
کہو نانک بھج رام نام نت جاتے ہوت اُدھار ۲

ترجمہ معہ تشریح ۔ ماتا ۔ پتا ۔ بھائی ۔ بیٹا ۔ دوست مِتر اور استری وغیرہ سب زندگی کے ہی ساتھی ہیں (۱) جب جسم سے جان نکل جاتی ہے تو پریت (بھوت) کہہ کر نکال دیتے ہیں ۔ پھر آدھ گھڑی بھی تو نہیں رکھتے ۔ اور گھر سے نکال دیتے ہیں ۔ اے من! یہ جگ رچنا مانند سَراب کے ہے تو وچار کرکے دیکھ لے ۔ گورو کا اُپدیش تو یہی ہے کہ رام کا بھجن کر ۔ اِس سے تیرا اُودھار ہوگا ؛

شبد ۱۳ دیوگندھاری محلہ ۹

جگت میں جھوٹی دیکھی پریت
اپنے ہی سُکھ سیوں سب لاگے کیا دارا (استری) کیا میت ۱ رہاؤ

۱ میرو میرو سبھے کہت ہے ہت سیوں باودھیو چیت
انت کال سنگی نا کوؤ یہہ اچرج ہے ریت ۱
۲ من مورکھ اجہوں نا سمجھت سِکھ دے ہاریو نیت
نانک بھوجل پار پرے جو گاوے پربھ کے گیت ۲

ترجمہ و تشریح۔ اے من! دُنیا کی پریت محض جھوٹی ہے دوست۔ پِتر اور استری وغیرہ سب اپنے اپنے سُکھ میں ہی لگے ہیں (۱) غافل لوگ دُنیا کی چیزوں کو میری میری کہتے ہیں اور ان میں اپنے دل کو پھنسا لیتے ہیں لیکن تعجب تو یہ ہے کہ آخر کوئی بھی اُن کا ساتھ نہیں دیتا۔ یہ حالت دیکھ کر بھی اے من! تو نہیں سمجھتا میں روز تجھے سمجھاتا ہوں۔ ستگورُ اپدیش دیتے ہیں کہ اگر تو اس اشرن شرن پربھو کے گیت گا دے تو اس بھوساگر سے پار ہو جاوے پھر تجھے کوئی دُکھ نہ ستا سکے گا۔

پربھو کی لیلا

ایک اونکار ستگور پرساد

شبدسم راگ بہاگڑہ محلہ ۹

اک اوٗ

ہری کی گنتی نہیں کواُو جانے
جوگی جتی تپی پچ ہارے اروُ (اور) بہو لوگ سیانے

۱ رچھن میں راؤ رنک کو کرئے راؤ رنک کر ڈارے
(راجہ — غریب — کرتا ہے — راجہ — فقیر — ڈالے)
رِیتے بھرے بھرے سکھناوے یہہ تا کو بیوہارے ۱
(خالی — خالی کرے)
۲ اپنی مایا آپ پساری آپ ہی دیکھن ہارا
نانا رُوپ دھرے بہُو رنگی سب تے رہے نیارا ۲
۳ اگنت اپار الکھ نرنجن جہہ سب جگ بھرمایو
(الگ)
سگل بھرم تج نانک پرانی چرن تاہی چت لایو ۳

ترجمہ معہ تشریح۔ اس پربھو کی لیلا کو کوئی نہیں جان سکتا یوگی۔ جتندری۔ تپسوی اور تمام گیانی دھیانی زور لگا چکے ہیں مگر پربھو کی لیلا اپرم پار ہے (۱) پربھو کی لیلا ایسی نیاری ہے کہ اگر وہ چاہے تو ایک لمحہ میں راجہ کو کنگال بنا دے اور کنگال کو راجہ بنا ڈالے۔ خالی کو بھرے اور بھرے ہوئے کو خالی کر دے یہ سب اسی پربھو کو زیبا دیتا ہے۔ اس نے اپنی مایا آپ پساری ہے اور آپ ہی اس کا نگہبان ہے۔ اشرن شرن پربھو کئی طرح کے روپ میں پرگٹ ہوتا ہے جیسا کہ کہا بھی ہے:-

ہر ورقے دفتریست معرفت کردگار

پتے پتے سے وہ پربھو پرگٹ ہو رہا ہے۔ باوجود اس کے وہ اس دنیوی چیزوں سے نیارا ہے وہ اگنت ہے۔ گنتی میں نہیں آتا۔ کوئی

اس کا پار پا نہیں سکتا۔ الکھ ہے۔ کوئی اس کی عظمت کا بیان نہیں کر سکتا۔ جو تمام جگت میں بھرپور ہے۔ اے پرانی ستگورو کا یہ اُپدیش بہوش گوش سے سُن لے۔ کہ تو تمام وسوسوں کو چھوڑ کر اسی بے انت پربھو کے چرنوں میں اپنے من کو لگا ؞

ایک اونکار ستگور پرشاد

شبد ۵ ۱ سورٹھا محلہ ۹

اک ہاؤ

رے من رام سیوں کر پریت
سرون گوبند گن سُن اُور گاؤ رسنا گیت
(کان سے) (زبان سے)

1 کر سادھ سنگت سمرِ مادھو ہوئیں پتت پنیت
(ناپاک) (پاک)
1 کال بیال جیوں پریو ڈولے مُکھ پسارے میت
(پھیلائے)
2 آج کال پھُن توہی گرس ہے سمجھ راکھہ اُوچیت
2 کہے نانک رام بھج لے جات اَوسر بیت
(موقع)

ترجمہ معہ تشریح۔ اے من! تو پربھو سے اپنی پو لگا۔ اُسی گن ندھان کے گُن سُن اور زبان سے اُسی کے گیت گا لا۔ سادھو سنتوں اور نیک لوگوں کی سنگت کر۔ اور ایشور کو یاد رکھ۔ تبھی تو ناپاک سے پاک ہو گا۔ اے عزیز من! یہ کال تو مُنہ کھولے کھڑا ہے۔ آجکل میں ہی

یہ تجھے پکڑ لیگا - یہ دل میں اچھی طرح سمجھ لے - گورو جی کا فرمان ہے کہ رام سمرن کر لے - کیوں مفت کو عبث ضائع کرتا ہے ۔

شبد ۱۶ رسورٹھا محلہ ۹

اک رہاؤ

من کی من ہی ماہیہ (میں) ہی رہی
نا ہر بھجے نہ تیرتھ سیوے چوٹی کال گہی

۱ دارا (استری) میت (دوست) پوت (بیٹے) رتھ (گاڑی) سمپت دھن پورن سب مہی
اور سکل متھیا اے جانو بھجن رام کو (صیح) ستہی (تھا) ۱
۲ پھرت پھرت تھکنے جگ ہاریو مانس دیہہ لہی
نانک کہت ملن کی بریا (وقت) سمرت کہا (کیوں) نہی (نہیں) ۲

ترجمہ معہ تشریح - غافل انسان مرتے وقت کہتا ہے - افسوس من کی من میں ہی رہ گئی - نہ تو پربھو کی بھگتی کی - نہ سادھو سنتوں کی سیوا کی - کہ کال نے آکر چوٹی پکڑ لی (۱) اس وقت یہ حقیقت کھلی کہ ہائے! استری - دوست - بیٹے - گاڑی گھوڑے - زر و مال سب جھوٹا تھا - اور صرف ایک پربھو کا بھجن ہی سچا تھا - آہ! چوراسی گھوم کر انسانی جامہ پایا تھا - مگر اسے بھی ضائع کر دیا - گورو کہتے ہیں اے لوگو! اگر تم نے بھی مرتے وقت دست تاسف نہیں ملنا ہے تو کیوں پربھو کا سمرن نہیں کرتے ۔

شبد ۱۷۱ ر سورٹھا محلہ ۹

اکہ ہاد

من رے کون کمتی تیں لینی
پرداراً نندیا رس رچیو رام بھگتی نہیں کینی

۱ گمتی منتھ جانیو نہیں ناہن دھن جوڑن کو دھایا
بانت سنگ کاہو نہیں دینا برتھا آپ بندھایا ۱
۲ نا ہری بھجیو نہ گورو جن سیویو نا اپجیو کچھ گیانا
گھٹ ہی مانہہ نرنجن تیرے تیں کھوجت اُدیانا ۲
۳ بہت جنم بھرمت تیں ہاریو استھر متی نہیں پائی
مانس دیہہ پائے پد ہری بھج نانک بات بتائی ۳

ترجمہ معہ تشریح - اے من! تو کس کمتی میں پڑ گیا ہے پرائی عورتوں اور نندیا میں محو رہتا ہے اور رام بھگتی نہیں کرتا (۱) نجات کا راستہ تو تو جانتا نہیں۔ مگر دنیوی مال و دولت جمع کرنے کو دوڑتا ہے۔ آخری وقت میں یہ زر و مال تو کام نہیں آوے گا۔ اسمیں تو عبث بندھا ہوا ہے۔ نہ تو پربھو بھجن کرتا ہے۔ نہ ستگورو کی سیوا کرتا ہے اور نہ کچھ گیان ہی سیکھتا ہے۔ غافل! تیرا پرتم تو تیرے اپنے اندر ہی موجود ہے اور تو جنگلوں بیابانوں کی خاک چھانتا پھرتا ہے چوراسی بھوگ بھوگ کر ہار گیا ہے۔ پھر بھی تجھے گیان نہیں ہوا۔ ستگورو نے یہ بات بتائی ہے کہ انسانی جامہ پاکر ہری کا سمرن کر۔ یہ نادر موقعہ

تو ہا تھ سے نہ دے ۔

شبد ۱۸ سورٹھا محلہ ۹

من رے پربھ کی سمرن بچارو
جہہ سمرت گنکا سی ادھری تا کو جس اردھارو
اکر ہاؤ دل میں دھارن کر

۱ اٹل بھیو دھرو جا کے سمرن آر نربھے پد پایا
دکھ ہرتا اہہ بدھی کو سوامی تیں کاہے بسرایا ۱
۲ جب ہی سرن گہی کرپا ندھی گج گراہ تے چھوٹا
مہما نام کہاں لوں برنوں رام کہت بندھن تیہی توٹا ۲
۳ اجامل پاپی جگ جانے نمکھ ماہیں نستارا
نانک کہت چیت چنتامن تیں بھی اترے پارا ۳

ترجمہ معہ تشریح ۔ اے من! تو پربھو کی شرن میں آ جس کے سمرن سے گنکا طوائف بھوساگر سے پار ہو گئی تھی ۔ اسی کا پاک نام تو اپنے دل میں دھارن کر (۱) جس پربھو کے سمرن سے راجکمار دھرو نے اٹل اور اچل پدوی پائی ۔ اور نربھے پد کو حاصل کیا ۔ وہی پربھو حقیقت میں دکھوں کو ناش کرنے والا ہے ۔ اے من! اسکو تو نے بھلا دیا ہے (۲) جب اس کرپا ندھان کی شرن آیا ۔ اسی وقت گج (ہاتھی) نے گھڑیال کے شکنجے سے رہائی پائی ۔ اس پربھو کی مہمان اتنی مہان ہے

کہ جس وقت اس نے سچے دل سے رام کہا۔ اُسی وقت اُسکے بندھن چھوٹ گئے (۳) اجامل پاپی کی کتھا سب جگہ مشہور ہے ایک ہی لمحہ میں بھگوان نے اُسے عذاب سے نجات دی۔ ستگورو اُپدیش دیتے ہیں کہ اے من! جب اس قدر پاپی پربھو کے سمرن سے پرم پد کو پہنچ گئے ہیں۔ تو تو بھی اسی چنتامنی پربھو سے لو لگا۔ تاکہ تو بھی بھو ساگر سے پار ہو جاوے۔

نوٹ۔ گنکا ایک طوائف تھی۔ طوطے کو پربھو سمرن سکھاتی تھی اس سے اسکے من کی کدورت صاف ہو گئی۔ اور وہ نجات پا گئی (۲) راجکمار دھرو راجہ اُتان پاد کے بیٹے تھے۔ اُنھوں نے اس درجہ بھگتی کی کہ زندہ جاوید ہو گئے (۳) گج گراہ کی کتھا پہلے بیان کر چکے ہیں۔ (۴) اجامل پہلے بہت پاپی تھا۔ پیچھے پربھو بھگتی کی دولت ملی۔ مرتے وقت اس کے مُنہ سے نارائن نکلا۔ اس سے اُسکو نجات مل گئی۔ یہ کتھائیں پورانوں میں وستار سے لکھی ہیں۔ جو اُن کو جھوٹا سمجھے اس کی مرضی۔ لیکن یہ النکار ہیں۔ اور گج گراہ کی کتھا کی طرح ان میں گوڑھ تتو بھرے پڑے ہیں۔ پربھو بھگتوں نے بھگتی رس میں مگن ہو کر ان النکاروں کو لکھا اور کتھا کے روپ میں غور و خوض کے لئے ایک بیش بہا خزانہ چھوڑ گئے۔

شبد ۱۹ (سورٹھا محلہ ۹)

پرانی کون اُپائے کرے
تدبیر

	جاتے بھگتی رام کی پاوے جم کو تراس (خوف) ہرے	آسا م ۵

کون کرم بِدّیا کہو کیسی دھرم کون پھُن کرائی ۱
۱ کون نام گُر جاکے سمرے بھو ساگر کو تَرائی
کلی میں ایک نام کرپا ندھ جاہی جپے گتی پاوے ۲
۲ اور دھرم تاکے سم (برابر) ناہِن یہ بدھ بید بتاوے
سُکھ دُکھ رہت سدا نرلیپی (آزاد) جاکو کہت گسائیں ۳
۳ سو تم ہی مانہہ (بیچ) بسے نرنتر (ہمیشہ) نانک درپن نیائیں (مانند)

ترجمہ معہ تشریح۔ سوال کیا جاتا ہے کہ آخر انسان کیا تدبیر کرے کہ جس سے اس کا من رام بھگتی میں لگ جاوے اور وہ موت کے خوف سے آزاد ہو جاوے (۱) کونسے کرم کرے کونسی وِدّیا پڑھے اور کونسا دھرم کرے اور کس نام کا سمرن کرے کہ جس سے وہ بھوساگر سے پار ہو جاوے ۔

اس کا جواب ستگورو یہ دیتے ہیں کہ کلجگ میں ایک دیاوان پربھو کا نام ہی ہے کہ جس کے سمرن سے انسان کی سدگتی ہو سکتی ہے۔ دیگر جس قدر دھرم ہیں وہ پربھو بھگتی کے سامنے ہیچ ہیں (یہ بید شاستروں اور ودوانوں کا فرمان ہے) وہ پربھو سکھ دکھ سے رہت اور نرلیپ ہے اور اسی بھگوان کو مالک دو جہان کہتے ہیں اور وہ پربھو تمہارے اندر ہی بستا ہے جس طرح درپن کی تصویر ۔

شبد ۲ سورٹھا محلہ ۹

مائی میں کیہی بِدھی لکھوں گو سائیں
مہا موہ اگیان تمر مو من رہیو اُرجھائی — رہاؤ

1 سکل جنم بھرم ہی بھرم کھوئیو نا استھر متی پائی
بکھیا سکت رہیو نِس باسر نا چھُوٹی ادھمائی 1
2 سادھ سنگ کبہوں نا کینا نا کیرتی پربھو گائی
جن نانک میں ناہی کو اوگُن راکھ لیہو سرنائی 2

ترجمہ معہ تشریح ۔ ایک پربھو بھگت کہتا ہے ہیں، کس طرح اپنے مالک کو پاؤں؟ موہ۔ مایا۔ جہالت اور گناہوں میں میرا من غلطاں ہو رہا ہے (۱) سارا جنم بھول میں ہی ضائع کر دیا۔ کبھی عقلِ سلیم حاصل نہیں کی۔ لذاتِ دُنیوی کے نشیوں میں دن رات محو رہا۔ کبھی مجھ سے برائی نہ چھوٹی (۲) سادھو سنتوں کی صحبت کبھی نہیں کی۔ اور نہ کبھی پربھو کا نام سمرن کیا۔ لیکن بقول سنگھ اب تو میں اس مالکِ کُل کی شرن میں آ چکا ہوں۔ اگرچہ مجھ میں کوئی گُن نہیں ہے۔ تو بھی اے دیندیال مجھے اپنی شرن میں لے لو۔

شبد ۳ سورٹھا محلہ ۹

مائی من میرو بس ناہِ
رہاؤ نس باسُر بِکھین کو دھاوت کِہ بِدھ روکوں تاہِ
رات دن کس طریقہ اسکو

بید پُران سمرتی کے مت سُن نمکھ نہ ہِیے بساوے ١
١ پردھن پردارا سیوں رچیو برتھا جنم سراوے
مد مایا کے بھیو باورو سوجھت نہیں کچھ گیانا ٢
٢ گھٹ ہی بھیتر بست نرنجن تا کو مرم نہ جانا
جب ہی شرن سادھ کی آیو درمت سکل بناسی ٣
٣ تب نانک چیتیو چنتامن کاٹی جم کی پھاسی

ترجمہ و تشریح - وہی پربھو بھگت کہتا ہے کہ میرا من میرے اختیار میں نہیں رہتا۔ یہ رات دن دنیوی لذات کی طرف ہی دوڑتا رہتا تھا ستگورو نے کرپا کر کے مجھے ہدایت کی۔ کہ میں اس کو کس طرح روکوں دراصل بدذات من کی ایسی عادت ہو گئی تھی کہ وید پوران سمرتی وغیرہ شبھ شاستروں کی نصائح پر بالکل دھیان نہیں دیتا تھا۔ اور پرائی دولت پرائی عورتوں میں غلطاں رہ کر بے حد قیمتی جنم کو ضائع کر رہا تھا۔ مد مایا کے نشہ میں ایسا چور ہو گیا تھا۔ کہ اس کو کچھ بھی سُدھ بُدھ نہ رہی تھی۔ یعنی دنیوی مد کی شراب پی کر غافل ہو گیا تھا۔ اگرچہ سچی شانتی اور خوشی کے دینے والا پربھو خود اس کے اندر ہی براجمان ہے مگر یہ اسکی حقیقت کو سمجھنا نہیں چاہتا تھا۔ ایسی جہالت کی حالت میں بھی جب میں نے ستگورو اور سادھ سنتوں کی اوٹ لی۔ اس سے من کی تمام

بنائیاں جاتی ہیں۔ ستگورو کی کرپا سے اس من لے پربھو کی طرف لو لگائی اور سبھ ترشنا کا بندھن کٹ گیا۔ یعنی میں آواگون (تناسخ) سے آزاد ہو گیا۔ یہ ستگورو ایک پُرشوں کے ست سنگ کی مہما ہے۔ بھگت کبیر جی بھی کہتے ہیں:-

دوہا

متھرا جاوے دوارکا بھاوے جاوے جگن ناتھ
سادھ سنگت ہری بھجن بن کچھ نہ آوے ہاتھ
دو دن کے اکار تھی سنگت بھلی بسنت
پریم بنا پشو جیونا بھگتی بنا جگونت
کبیرا موج جیسی بھیا بھاوے کنور ہوئے
جو جیسی سنگت کرے سو تیسا پھل پائے

شبد ۲۳ سورٹھ محلہ (۹)

[illegible]

رے من ایہہ سانچی جیا دھار
سگل جگت ہے جیسے سپنا بنست لگت نہ بار
(برباد ہوتے)

بارو کی بھیت بنائی رچ پچ رہت نہیں دن چار ١
١ تیسے ہی ایہہ سکھ مایا کے ارجھیو کہا گنوار
اجہوں سمجھ کچھ بگریو ناہن بھج لے نام مرار ٢
٣ کہہ نانک نج مت سادھن کو بھاکھیو توہی پکار

ترجمہ معہ تشریح: اے من! یہ سچی اور حقیقی بات اپنے جی [illegible]

کیونکہ یہ دُنیا مانند خواب کے ہے اُسے جلنے (آنکھوں سے اوجھل ہوتے) دیر نہیں لگتی۔ جیسے سپنے میں دولت ملتی ہے مگر جاگنے پر ایک کوڑی بھی ہاتھ نہیں آتی۔ اس طرح دُنیا کا حال ہے (۱) دُنیا ریت کا محل ہے۔ اوپر سے اگرچہ خوشنما معلوم ہوتا ہے مگر اُسے چار دن بھی بقا نہیں اسی طرح مایا ہوا اور لذاتِ نفسانی و شہوانی کے سُکھ ہیں۔ جو کہ پل چھن میں برباد ہو جانے والے ہیں اور انسان کو بھی ساتھ لے ڈوبتے ہیں پس اسے گنوار (ناتواں) میں کیوں غلطاں ہو رہا ہے (۲) اگرچہ تو بڑا پاپی ہو گیا ہے۔ تاہم اب بھی ہوشیار ہو۔ صبح کا بھولا اگر شام کو گھر آجائے تو اُس کو بھولا نہیں کہتے۔ ابھی کچھ زیادہ بگڑا نہیں ہے پربھو سمرن میں لگ جا۔ اس سے تیری تمام بُرائیاں دُور ہو جائینگی گورو فرماتے ہیں کہ تیرے ہی بھلے کے لئے میں پُکار پُکار کر اُپدیش دیتا ہوں۔ گوش ہوش سے سُن ٭

شبد ۲۳ رسورٹھا محلہ ۹

اک ہا

یہ جگ میت نہ دیکھیو کوئی
سگل جگت اپنے سُکھ لاگیو دُکھ میں سنگ نہ ہوئی

دارا میت پُوت سمبندھی سگرے دھن سوں لاگے	۱
جب ہی نردھن دیکھیو نر کو سنگ چھاڑ سب بھاگے	۱
کہوں کہا یا مَن بورے کو اِن سوں نیہہ لگایو	۲

۲	دینا ناتھ سکل بھے بھنجن جس تاکو بسرایو	۳
	سُت ان پونچھ جیوں بھیونہ سُودھو بہت جتن مَیں کینو بیدھی	
۳	نانک لاج بِرد کی راکھو نام تہارو لینو تمہارا	

ترجمہ معہ تشریح ۔ یہ دنیا ئے فانی کسی کی دوست نہیں اس میں سب اپنے اپنے سکھ میں محو ہیں اور دکھ میں کوئی کسی کا ساتھ نہیں دیتا (۱) عورت ۔ بال بچے ۔ دوست اور رشتہ دار یہ سب کھانے کے یار ہیں ۔ جب انسان کو مفلس دیکھا تو سنگ چھوڑ کر بھاگ جاتے ہیں (۲) ہائے پرتھم! میں اپنے بے سمجھ من کو کیا کہوں کہ جو ان دُنیوی رشتوں میں موہ باندھے ہوئے ہے ۔ اور دینا ناتھ تمام خوف اور تکلیف کے دور کرنے والے پربھو کے لئیں کو بھلائے ہوئے ہے ۔ میں نے بہت کوشش کی ۔ مگر کتے کی دُم کی طرح یہ من سیدھا ہی نہیں ہوتا ہے ۔ ہمیشہ اُلٹی ہی سوچا کرتا ہے ۔ ستگورو کہتے ہیں کہ اے پربھو! اب جبکہ یہ من تمہاری شرن میں آگیا ہے اب اس کی لاج راکھو ۔ یعنی اسے سیدھے راستے پر چلاؤ

شبد ۲ رسورٹھا محلہ ۹

اک باد	من رے گہیو نا گور اپدیس کہا بھیو جو مونڈ منڈایو بھگو و کینو بھیس لیا

سارچ چھاڑ کے جھوٹ ہی لاگیو جنم اکارتھ کھویو	۱

١ سِر منڈائے اور سچ بھیکھ لیئو کی نیائیں سو ویر
رام بھجن کی گت نہیں جانی نا با ہاتھ بکانا ٢
٢ اُرجھ رہیو بکھین سنگ تورا نام رتن بسرانا
رہیو اچیت نہ چیتیو گوبند برتھا اودھ سرانی ٣
٣ کہو نانک ہری برد پچھانو بھولے سدا پرانی

ترجمہ مع تشریح - اے من! تو ستگورو کے اُپدیش کی طرف دھیان نہیں لگاتا تو پھر مونڈ منڈائے بھگوا لباس پہنے اور نقلی تیاگی بننے کی کیا ضرورت ہے بات تو تب ہے جب تو سچا تیاگی بنے (۱) راستی کو چھوڑ کر ہمیشہ ناراستی میں لگا رہا - اور بے فائدہ جنم ضائع کر دیا - دھوکے جعلسازی اور چالبازی سے خواہ کسی طرح ہو - اپنا پیٹ بھرتا ہے اور مانند حیوان خراٹے لے کر غفلت کی نیند سوتا ہے - پربھو سمرن کی مہما نہیں جانتا - اور دن رات مایا کے ہاتھ بکا چلا جاتا ہے اور پربھو نام جو رتن بے بہا ہے - اسکو بھول کر دنیوی وشیوں میں جو کہ مانند کنکر پتھر کے ہیں غلطاں ہو رہا ہے (۲) ہمیشہ بے پرواہ رہتا ہے اور پربھو کے نام کی فکر نہیں کرتا - اس کے باعث عمر ضائع ہو رہی ہے - ستگورو کہتے ہیں کہ اے من! تو پربھو کا دامن پکڑ لے - انسان اگرچہ سہو خطا کا پتلا ہے تو پربھو کا نام بھی تو دیالو اور کرپالو ہے وہ تجھے ضرور بخشدے گا۔

پربھو کہاں بستے ہیں

شبد ۵۴ سورٹھا محلہ ۹

جو نر دکھ میں دکھ نہیں مانے
سکھ سنیہ اور بھے نہیں جا کے کنچن ماٹی مانے ارہاؤ
(محبت - خوف)

۱ نانندیا نا استتی جا کے لوبھ موہ ابھیمانا
ہرکھ سوگ تے رہے نیارو ناہیں مان اپمانا ۱
۲ آسا منسا سگل تیاگے جگ تے رہے نراسا
کام کرودھ جہی پرسے ناہیں تہی گھٹ برہم نواسا ۲
۳ گور کرپا جیہہ نر کو کینی تہی اہ جگتی پچھانی
نانک لین بھیو گوبند سیوں جیوں پانی سنگ پانی ۳

ترجمہ معہ تشریح - جو ست پرش دکھ میں دکھ محسوس نہیں کرتا دنیوی سکھ - موہ - مایا اور خوف وہراس جس کے من میں نہیں رہے اور سونے اور مٹی میں کوئی تمیز نہیں سمجھتا (۱) جو نہ کسی کی نندا کرتا ہے اور نہ اپنی نندا سے ناراض ہوتا ہے - جو نہ کسی کی بیجا خوشامد کرتا ہے اور نہ اپنی تعریف سے خوش ہوتا ہے - جس نے لوبھ موہ اور غرور کو چھوڑ دیا ہے - رنج اور خوشی سے جو بالاتر رہتا ہے - جسے اپنی عزت اور بے عزتی کا خیال تک نہیں (۲) جو دنیا کی تمام امیدوں - وسوسوں اور خواہشوں کو چھوڑ کر اودھوت کی زندگی بسر کرے اور پورا ویراگی ہو - کام - کرودھ جس مہاتما پرش کو چھو تک بھی نہیں گئے -

اسی ست پُرش کے ہردے مندر میں پربھو نواس کرتے ہیں۔ مگر سچّی بات یہ ہے کہ بنا ستگورو کی کرپا کے یہ پرم پد حاصل نہیں ہو سکتا۔ جب خوش قسمت اِنسان پر گورو دیال ہو گئے۔ اُنہیں نے اس حقیقت کو سمجھا ہے اور وہ اپنے پربھو میں اس طرح مل گیا ہے کہ جس طرح پانی میں پانی مل جاتا ہے۔ یعنی خالق باری میں مل کر ایک ذات ہو گیا ہے اسوقت عابد اور معبود۔ خالق و مخلوق کی تمیز نہیں رہی ہے

من تو شدم تو من شدی من جان شدم تو تن شدی
تاکس نہ گوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری

اور یہ ایک حقیقت ہے جب اِنسان مندرجہ بالا تمام منزلیں طے کر لیتا ہے تو پربھو بھگتی میں اِس قدر لین ہو جاتا ہے کہ وہ اپنی ہستی کو بھُول جاتا ہے اور پربھو کی ہستی کو ہی سب کچھ جانتا ہے۔ اُسکو اپنا گیان نہیں رہتا۔

شبد ۲ سورٹھا محلہ ۹

پریتم جان لیو من ماہیں اپنے سُکھ سیوں ہی جگ پھاندیو کو کا ہُو سو ناہیں	اک رہاؤ

۱	سُکھ میں آن بُہت مِل بیٹھت رہت چہُون دس گھیرے	
	بپت پڑی سب ہی سنگ چھاڑت کو اُو نہ آوت نیرے	۱
۲	گھر کی نار بہت ہت جا سیوں سدا رہت سنگ لاگی	

۲	جب ہی ہنس تجی ایہہ کایا پریت پریت کر بھاگی ایہہ بدھی کو بیوہار بنیو ہے جاسوں نیہہ لگایو	۲
۳	انت بار نانک بن ہری جی کوئو کام نہ آیو	

ترجمہ معہ تشریح - اے دوست! تو اپنے من میں اچھی طرح سمجھ لے کہ تمام دنیا اپنے ہی سکھ میں بندھی ہوئی ہے یہاں کوئی کسی کا نہیں ہے (۱) جب انسان کے پاس دولت - صحت اور خوبصورتی ہوتی ہے اور وہ خوشحالی کی زندگی بسر کرتا ہے تو سب آکر خوشامدیں کرتے ہیں اور چاروں طرف سے گھیرے رہتے ہیں لیکن جب ذرا مصیبت پڑی - سب ہی ساتھ چھوڑ دیتے ہیں اور کوئی پاس تک نہیں پھٹکتا - اپنے گھر کی استری (اہلیہ) جس کے ساتھ انتہا درجہ کی محبت ہوتی ہے اور ہمیشہ ساتھ رہتی ہے جب اس جسم سے پران نکل جاتا ہے تو وہ بھی پریت پریت کرکے بھاگ جاتی ہے (۲) ستگورو جی اپدیش دیتے ہیں کہ دنیا کا یہی وطیرہ ہے (تم جس سے محبت لگاؤ گے وہی تمہیں دھتا بتائے گا - آخری دفعہ بنا پربھو کے کوئی دنیوی چیز تمہارے کام نہ آئے گی - ان سب باتوں کو سوچ وچار کر اے دوست اگر تو دنیوی موہ مایا سے اپنے من کو ہٹا کر پربھو کی طرف لگا دے تو اچھا ہو۔

پربھو کی تلاش

ایک اُنکار ست گور پرشاد

شبد ۲ دھناسری محلہ ۹

کاہے رے بن کھوجن جائی
سرب نواسی سدا الیپا توہی سنگ سمائی — رہاؤ
(سمایا ہے) (تیرے)

۱ پُہپ مدھ جیوں باس بست ہے مکر ماہِ جیسے چھائی
(پھول میں) (خوشبو) (آئینہ) (عکس)
۱ تیسے ہی ہری بسے نرنتر گھٹ ہی کھوجہو بھائی
(ہمیشہ)
۲ باہر بھیتر ایکو جانیہو یہ گور گیان بتائی
۲ جن نانک بن آپا چینے مٹے نہ بھرم کی کائی

ترجمہ مع تشریح - آخر من پر چوٹ لگی اور اُسے پربھو بھگتی کا خیال آیا۔ اب وہ پربھو کو تیرتھوں۔ پہاڑوں۔ جنگلوں میں تلاش کرنے کو دوڑتا ہے لیکن ستگورو جی کا اُپدیش ہے کہ اے من! تو اُسے باہر تلاش کرنے کی کوشش نہ کر۔ وہ گھٹ گھٹ کا باسی اور نرلیپ تو تیرے ساتھ ہی سدا رہتا ہے دا جس طرح پھول میں خوشبو آتی ہے اور آئینہ میں جس طرح عکس ہوتا ہے ایسے ہی ہری تیرے گھٹ کے اندر بستا ہے۔ اے بھائی! تو اسے اپنے اندر ہی تلاش کر۔ ستگورو کا اُپدیش تو یہ ہے کہ اندر باہر وہ ایک ہی بھگوان ہے۔ لیکن جب تک تُو اپنے آپ کو نہیں سمجھ لیتا۔ تیرا بھرم دُور نہیں

ہو سکتا - اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر پربھو کی تلاش کہیں ہو سکتی ہے تو وہ دل میں ہی ہو سکتی ہے اُس میں تم بھی اس کی کھوج کرو۔

شبد ۲۰۸ روضتا سری محلہ ۹

اکٹ پاؤ

سادھو ایہہ جگ بھرم بھولانا
رام نام کا سمرن چھوڈیا مایا ہاتھ بکانا

ماٹ پتا بھائی سُت بنتا تاکے رس لپٹانا ۱
۱ جوبن دھن پربھتا کے مد میں اہ نس رہے دوانا
دینیدیال سدا دکھ بھنجن تا سوں من نہ لگانا ۲
۲ جن نانک کوٹن میں کنہوں گورمکھ ہوئے پچھانا

ترجمہ معہ تشریح - اے راہِ حقیقت کے متلاشیو! یہ جگ بھرم بھولانا ہے یعنی یہ دُنیا راہِ راست سے دُور ہو رہی ہے۔ پربھو بھگتی کو چھوڑ کر مایا (خودی) کے ہاتھ بک گئی ہے (۱) ماں - باپ - بھائی - بیٹا بیٹی اُن کی موہ میں تمام عمر غلطاں رہتی ہے۔ خوبصورتی - دولت اور حکومت کے نشے میں دن رات پاگل سی بنی رہتی ہے اور دینیدیال اور ہمیشہ دُکھ کے میٹنے والے پربھو سے اپنے من کو نہیں لگاتی۔ گورو جی کہتے ہیں کہ اس دُنیا کے دولوں میں کروڑوں میں سے کوئی ماں کا لال ایسا نکلتا ہے جو گورو کا اُپدیش سُنکر پربھو کے پہچاننے کی سچی کوشش کرتا ہے۔

شبد ۲ دھناسری محلہ ۹

تہہ جوگی کو جُگتی نہ جانو
لوبھ موہ مایا ممتا پھُن جہہ گھٹ ماہیں پچھانو

ا پر نندیا اُستتی نہیں جاکے کنچن لوہ سمانو
ہرکھ سوگ تے رہے اتیتا جوگی تاہی بکھانو ۱
۲ چنچل من دہ دس کو دھاوت اچل جاہاں ٹھہرانو
کہہ نانک یہ بدھ کو جو نر مکت تاہی تم مانو ۲

ترجمہ معہ تشریح - آجکل بہت لوگ یوگی و تیاگی بننے کی تو ڈینگ مارتے ہیں۔ بہت سے ویراگی فقیری بانہ پہنکر عوام الناس کو ٹھگتے ہیں۔ ستگورو کہتے ہیں کہ جس انسان کے اندر لوبھ۔موہ۔ مایا۔ ممتا کا بیج موجود ہے جو ان سب برائیوں کو جیت نہیں سکا وہ صرف نام ہی کا یوگی ہے وہ یوگ کی حقیقت کو نہیں سمجھتا (۱) سچا یوگی وہی ہے جو کہ دوسروں کی مذمت۔ تعریف سے مستغنی ہے۔ اور سونے اور لوہے کو برابر جانتا ہے غمی اور خوشی سے جو بالاتر رہتا ہے اسی کو تم یوگی کہہ سکتے ہو۔ جو اس چنچل من کو اچل جاکر ٹھیراتا ہے۔ ستگورو کہتے ہیں۔ اسی خوش قسمت مہاتما کے حصے میں مکتی کی دولت آتی ہے۔ ایسا تم یقین کرو ۲

شبد ۳ دھناسری محلہ ۹

	اب مَیں کون اُپائے کروں جیہی بدھی من کو سنسا چُوکے بھؤ سندھ پار کروں جس — طرح — شک و شبہ — بھوساگر	اک ناد

ا جنم پائے کچھ بھلو نہ کینھو تاتے ادھک ڈروں
من بچ کرم ہر گُن نہیں گائے یہ جیہہ سوچ بچروں ا
گورمت سُن کچھ گیان نہ اپجیو پسو جیوں اُدر بھروں ۲
کہہ نانک پربھ بردھ پچھانو تب ہی پتت ترون ۲

(حاشیہ: بہت — ڈر — مُجھے — جیسے — بچن — حیوان — پیٹ — اُدھار)

ترجمہ معہ تشریح۔ اب میں کونسی تدبیر کروں۔ جس سے من کے شک، وشبہ دُور ہو جاویں اور میں اس دُنیوی بھوساگر سے پار ہو جاؤں (۱) انسانی قالب حاصل کرکے بھی کچھ نیکی کا کام نہیں کیا اسو جہ سے زیادہ ڈر لگتا ہے۔ من۔ بچن اور کرم سے پربھو کے گُن نہیں گائے۔ اسی کی زیادہ مجھے فکر ہو رہی ہے۔ ستگورو اور مہاتماؤں کے اُپدیش کو سُن کر کچھ بھی گیان حاصل نہیں کیا۔ اور حیوان کی طرح پیٹ بھر کر خواب غفلت میں پڑا رہا۔ اب میں کس طرح پار اتر سکتا ہوں۔ جب تک پربھو کرپا نہ کریں تب تک میری آزادی کی کوئی سبیل نہیں ہے۔

من اور مایا

اک اونکار ستگور پرشاد

شبد ۱۳ جیتسری محلہ ۹

اکنگاڑ	مچھو لیو من مایا آرجھایو جو جو کرم کیو لالچ لگ تہہ تہہ آپ بندھایو	
	سمجھ نہ پری بکھے رس رچیو جس ہری کو بسرایو سنگ سوامی سو جانیو ناہن بن کھوجن کو دھایو ۔۱ رتن رام گھٹ ہی کے بھیتر تاکو گیان نہ پایو جن نانک بھگونت بھجن بن برتھا جنم گنوایو ۔۲	۱ ۲

ترجمہ معہ تشریح۔ اے من! تو بھول سے مایا میں پھنس گیا۔ لالچ اور لوبھ میں آکر جو جو برے کام تو نے کئے ہیں۔ انہیں کاموں میں تو نے اپنے آپ کو جکڑ لیا۔ تمہیں ذرا بھی خیال نہیں ہوا کہ تو دنیوی وشیوں کی لذات کے سمندر میں ڈوبا جا رہا ہے اور پرمیشور بھگتی کو بھولتا جا رہا ہے۔ پربھو تو تمہارے ساتھ ہی تھا۔ مگر تم نے اس کو نہیں جانا اور نادان جنگل میں تلاش کرنے کو دوڑ پڑا۔ پربھو کے نام کا رتن تو تیرے اپنے ہی اندر موجود ہے۔ مگر تو نے اس کا علم حاصل نہیں کیا۔ اور پرمیشور بھجن کے بنا عبث ہی انسانی جنم کو ضائع کر دیا۔ ظلم یہ تو نے کیا کیا۔ اب بھی سمجھ۔ اور اپنے آپ میں مالک کی تلاش کر۔ سب دکھ مٹ جائیں گے۔

دوہا

تم اپنی سرت لگا ٹیک کر منہ سے کچھ نہ بول
باہر کے پٹ دیکے اندر کے پٹ کھول

	شبد ۳۲ جیجیونتی محلہ ۹	
	ہری جی راکھ لیہو پت میری جم کو تراس بھیو اُر انتر سرن گہی کرپا ندھ تیری	
۱	مہاپتت مگدھ لوبھی پھن کرت پاپ اب ہارا	
	بھے مربے کو بسرت ناہن تہہ چنتا تن جارا	۱
۲	کیئے اپاؤ مکتی کے کارن دہ دس کو اٹھ دھایا	
	گھٹ ہی بھیتر بسے نرنجن تا کو مرم نہ پایا	۲
۳	ناہن گن ناہن کچھ جپ تپ کون کرم اب کیجے	
	نانک ہار پریو سرناگت ابھے دان پربھ دیجے	۳

ترجمہ معہ تشریح - اے پربھو! اب تو تیری شرن میں آگیا ہوں۔ اب میری عزت آپ کے ہی ہاتھ میں ہے۔ میرے دل میں موت کا بہت خوف لگ رہا ہے۔ اے کرپا سندھو! اس واسطے میں تیری شرن لیتا ہوں (۱) میں نہایت ہی گرا ہوا۔ لوبھ کا مجسم پتلا پاپ کرتے کرتے اب ہار چکا ہوں۔ خوف وہم اس من سے نہیں جاتے۔ میری آگے کیا گتی ہوگی۔ اس فکر میں یہ جسم جھلسا جا رہا ہے (۲) میں نے اپنی مکتی کے لئے بہت سی کوششیں کیں اور ہر طرف دوڑا گیا مگر افسوس کہ میرا پریتم تو میرے اپنے اندر ہی تھا۔ میں نے اس حقیقت کو نہیں سمجھا اب نہ تو مجھ میں کوئی گن ہے اور نہ ہی جپ تپ کی دولت ہے۔ پھر کون

کرم کر کے میں اس دُنیا سے پار ہو سکتا ہوں ؟ اسے پر بھو! ہار کر تیری ہی شرن میں آیا ہوں۔ مجھے ابھے دان دیجئے۔ یعنی نرک اور موت کے خوف سے بے خوف کیجئے ۔

شبد ۳۳ رجیتیسری محلہ ۹

اک اونکار

من رے ساچا گیہو بیچارا
رام نام بن متھیا مانو سگرو یہ سنسارا

۱	جا کو جوگی کھوجت ہارے پایو نا تہہ تہہ پارا
۱	سو سوامی تم نکٹ پچھانو روپ ریکھ تے نیارا
۲	پاون نام جگت میں ہری کو کبھوں ناہیں سمبھارا
۲	نانک شرن پریو جگ بندن راکھیو بِرد تمہارا

ترجمہ معہ تشریح ۔ اے من! تم یہ حقیقی خیال اختیار کرو کہ بنا پربھو کی بھگتی کے یہ سب سلسلہ جھوٹا ہے ۔ا ، جس کو یوگی لوگ تلاش کر کے ہار چکے ہیں اور اس کا انت نہیں پایا ۔ اس مالک کُل کو تم اپنے ہی پاس سمجھو ۔ وہ پربھو روپ اور ریکھ سے نیارا ہے یعنی اس کا جسم اور شکل نہیں ہے ۔ اس اجر امر پر بھو کا نام ہی پوِتر کرنے والا ہے اور اس کے بغیر انسان کا کوئی سہارا نہیں ہے ستگورو کا اُپدیش ہے کہ اسی جگت بندھو کی شرن میں آؤ وہ تمہاری حفاظت کرے گا ۔

ہری سُمرن

ایک اونکار ستگور پرشاد

شبد ۳۴ ٹوڈی محلہ ۹

کہوں کہاں اپنی اُدھمائی
اُرجھیو کنک کامنی کے رس نہ کیرتی پربھ گائی اک ہاڑ

۱ جگ جھوٹے کو ساچ جان کے تاسوں رُچ سچائی
دین بندھو سمرو نہیں کبہوں ہوت جو سنگ سہائی ۱
۲ مگن رہیو مایا میں نس دن چھٹی نہ من کی کائی
کہو نانک اب ناہیں انت گت بن ہر کی سرنائی ۲

ترجمہ معہ تشریح۔ میں اپنی نیچتا اور کمینگی کی بات کیا کہوں؟ ہمیشہ خواہشات نفسانی و شہوانی میں غلطان رہا۔ کبھی بھول کر بھی پربھو کا نام نہیں لیا (۱) یہ سنسار جھوٹا تھا۔ میں نے اسکو ہی سچا سمجھ لیا اور اس میں اپنے دل کو پھنسا لیا اور دین بندھو جو کہ حقیقت میں سچا اور سدا اُکا مددگار تھا۔ اس کو یاد نہیں کیا۔ ہمیشہ مایا جال میں ہی خوش رہا۔ اور من کی میل کبھی نہ اُتاری۔ اب پربھو کی سمرن میں آئے بغیر میرے لیے

کوئی دوسری تدبیر بچاؤ کی نہیں ہے ۔

ایک اونکار ستگور پرشاد

شبد ۵۳ تلنگ محلہ ۹ کافی

چیتنا ہے تو چیت لے نس دن میں پرانی
چھن چھن اودھ بہات ہے پھوٹے گھٹ جیوں پانی (بہتی ہے)

1 ہری گن کاہی نہ گاوہی مورکھ اگیانا
جھوٹے لالچ لاگ کے نہیں مرن پچھانا ۱
اجہوں کچھ بگریو نہیں جو پربھ گن گاوے
کہو نانک تہہ (اسی) بھجن تے نربھے پد پاوے ۲

ترجمہ معہ تشریح۔ اے غافل انسان! اگر تو کچھ اپنی بھلائی چاہتا ہے تو اب بھی ہوشیار ہو جا۔ لمحہ لمحہ میں تیری عمر گذرتی جاتی ہے اس طرح جیسے کہ پھوٹے گھڑے سے پانی نکلتا جاتا ہے (۱) اے غافل جاہل انسان! تو پربھو کے گن کیوں نہیں گاتا۔ جھوٹے لوبھ لالچ میں غلطاں ہو کر تو موت اور آخرت کو بھول گیا ہے۔ اب بھی ہوشیار ہو۔ کچھ بگڑا نہیں ہے اگر تو اب بھی سچے دل سے پربھو کی بھگتی کرے تو ستگورو کہتے ہیں کہ اسی بھگتی کے ذریعہ سے ہی تو نربھے پدوی کو حاصل کر سکتا ہے ۔

شبد ۶۳ رتیلنگ محلہ ۹ کافی

جاگ لیہو رے منا جاگ لیہو کہا گافل سویا
جو تن اپجیا سنگ ہی سو بھی سنگ نہ ہویا

ماتت پتا سُت بندھ جن ہت جا سیوں کینا ۱
۱ جیو چھوٹیو جب دیہہ تے ڈار اگن میں دینا
جیوت لوں بیوہار ہے جگ کو تم جانو ۲
۲ نانک ہری گن گائے لے سبھ سپن سمانو

ترجمہ معہ تشریح - اے من! بیدار ہو! بیدار ہو! کیوں خواب غفلت میں خراٹے لے رہا ہے - نادان! یہ بھی نہیں سمجھتا کہ جو جسم تیرے ساتھ ہی پیدا ہوا ہے وہ بھی آخر کار ساتھ چھوڑ جائیگا ماں باپ - بیٹا - بندھو جن کی محبت میں غلطاں رہتا ہے - جب یہ جسم سے علیحدہ ہو جاتا ہے تو یہی سب لوگ تجھے آگ میں ڈال دیتے ہیں یہ دُنیا زندگی تک ہی بیوہار ہے - مرنے کے بعد تمہیں بھگوان سے واسطہ پڑیگا - اس لئے اس زندگی میں پربھو بھگتی کر لے اور اس دُنیا کو مانند خواب سمجھ کر چھوڑ دے ٭

شبد ۶۴ تلنگ محلہ ۹ کافی

ہری جس رے گائے لے جو سنگی ہے تیرو
آوسر بیتیو جات ہے کہیو مان لے میرو

۱ سمپت رتھ دھن راج سیوں اتی نیہ لگایو
کال پھاس جب گل پری سب بھیو پرایو ۱
۲ جان بوجھ کے باورے تیں کاج بگاریو
پاپ کرت سکچیو نہیں نا ہنکار نواریو ۲
۳ جیہی بدھی گور اپدیسیا سو سن رے بھائی
نانک کہت پکار کے گہہ پربھ سرنائی ۳

ترجمہ معہ تشریح۔ اے من! تو پربھو کی کیرتی گالے جو کہ تیرا سدا کا سنگی ہے۔ وقت گذرا جاتا ہے پھر ہاتھ نہیں آئے گا۔ اس لئے بہتر ہے کہ تو میرا کہنا مان لے (۱)۔ اے غافل! تو نے دنیوی زر و مال رتھ، دھن، سلطنت وغیرہ سے بہت ہی محبت جوڑ لی لیکن جب موت کی زنجیر تیرے گلے میں پڑی۔ تب تجھے معلوم ہوا کہ یہ تو سب کچھ ہی بیگانہ تھا۔ اے باورے! تو نے جان بوجھ کر اپنا کام بگاڑا پاپ کرنے میں تو ذرا نہیں شرمایا۔ اور نہ ہی غرور و تکبر کو دور ہٹایا۔ اے بھائی! اب جس طرح ستگورو اپدیش کریں۔ تو اس کے مطابق عمل کر۔ اور پربھو کی شرن میں آ اس سے تیرا بھلا ہوگا ✣

ہری نام مہما

ایک اُنکار ستگور پرشاد

شبد ۳ واک بلاول محلہ ۹ ووپدے

دُکھ ہرتا ہری نام پچھانو
اَجامل گنکا جِہ سِمرت مُکت بھئے جیا جانو ۔ رہاؤ

گج کی تراس مٹی چھن ہوں منہ جب ہی رام بچھانو ۔ ۱
نارد کہت سنت دھرو بالک بھجن مانہہ لپٹانو ۔ ۱
اجامل امر نربھے پد پایو جگت جانہہ حیرانو ۔ ۲
نانک کہت بھگت رچھک ہری نکٹ تاہی تم مانو ۔ ۲

ترجمہ معہ تشریح ۔ ہری نام کو ہی ایک دُکھوں کے مٹانے والا سمجھو ۔ اَجامل اور گنکا طوائف جس کی بھگتی سے مکتی کو پا گئے (۱) گج کا خوف ایک لمحہ میں دور ہو گیا ۔ جب اُس نے سچے دل سے پربھو کو پکارا ۔ نارد کے اُپدیش سے راجکمار دھرو بھجن میں غلطان ہوا ۔ اور ایسا غلطان ہوا ۔ کہ اُس نے اچل ۔ اَمر ۔ نربھے پدوی کو حاصل کر لیا ۔ کہ جس کو دیکھ کر سارا جگت حیران ہے ستگورو مہاراج کہتے ہیں کہ وہ پربھو بھگت رکھشک ہے اور سب کے ہردے مندر میں براجمان ہے اُسے تم اپنے پاس ہی سمجھو ۔

شبد ۳۹ راگ بلاول محلہ ۹ دوپدے

اک ہاٹو

ہری کے نام بنا دکھ پاوے
بھگتی بنا سنسا نہیں چوکے گورو یہ بھید بتاوے

کہا بھیو تیرتھ برت کینے رام سمرن نہیں آوے 1
1 جوگ جگ نہپھل تیہی مانو جو پربھ جس بسراوے
مان موہ دونوں کو پرہر ہر گوبند کے گن گاوے 2
2 کہو نانک ایہہ بدھی کو پرانی جیون مکت کہاوے

ترجمہ معہ تشریح - ستگورو یہ راز کی بات بتلاتے ہیں کہ بنا ایشور کی بھگتی کے انسان کے شکوک دور نہیں ہوتے اور وہ ہمیشہ تکلیف میں مبتلا رہتا ہے۔ سوال ہوتا ہے کہ جب انسان نیک عمل کرے اور ہر طرح شدھ پوتر رہے تو اسے اپنے آپ ہی سدگتی مل جاوے گی پھر ایشور بھگتی کی کیا ضرورت ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ بغیر پربھو کی بھگتی کے تمام اعمال ادھورے ہیں۔ اگر انسان اُسی تمام نیکیوں کے بھنڈار پربھو کی سمرن میں نہیں آتا۔ تو اسکو تیرتھ۔ برت وغیرہ کچھ فائدہ نہیں دے سکتے۔ جس آدمی نے پربھو کی کیرتی کو بھلا دیا ہے وہ خواہ یوگی ہو یا سنیاسی۔ اسکا یوگ اور سادھن عبث ہے۔ اسلئے ستگورو صاحب اپدیش دیتے ہیں کہ اے گورمکھ اتم غرور عزت اور موہ کو چھوڑ کر پربھو کی تعریف کے گیت گاؤ۔ کیونکہ جو انسان ایسا کرتا ہے وہی جیون

مکت کہلاتا ہے یعنی جو مہاتما پرش خودی کو چھوڑ کر پربھو کی بھگتی میں دن رات بسر کرتا ہے اُسے اسی زندگی میں ہی نجات مل جاتی ہے ؛

شبد ۲ راگ بلاول محلہ ۹ دوپدے

جا میں بھجن رام کو ناہیں
(جس)
رہاؤ تہہ نر جنم اکارتھ کھویا ایہہ راکھو من ماہیں
(اس)

تیرتھ کرے برت پھن رکھے نہیں منوا بس جا کو ۱
۱ نِشپھل دھرم تاہی تم مانو ساچ کہت ہیں یا کو
جیسے پاہن جل میں راکھیو بھیدے ناہیں تہہ پانی ۲
۲ تیسے ہی تم تاہی پچھانو بھگتی ہین جو پرانی
کل میں مکتی نام تے پاوت گور یہہ بھید بتاوے ۳
۳ کہو نانک سوئی نر گورو اجو پربھ کے گن گاوے

ترجمہ معہ تشریح - جس آدمی میں پربھو کی بھگتی نہیں ہے اُس کا یہ انسانی چولا ہی عبث ہے۔ سب اِنسانوں کو یہ اچھی سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ جب تک من بس میں نہیں ہوتا۔ تب تک تیرتھ یاترا اور برت ودھ سمیت کے دھرم کرم عبث ہی ہیں اور من پربھو بھگتی سے بس میں ہوتا ہے۔ پس پربھو بھگتی ہی اِنسانی زندگی کا ماحصل ہے۔ اِس بات میں ذرا بھر بھی مبالغہ نہیں ہے۔ جو لوگ بھگتی ہین ہیں وہ پتھر کی مانند ہیں کہ سالہا سال تک

پانی میں پڑے رہ کر بھی پانا ۔ اپنے اندر نہیں جانے دیتے اور اندر سے سوکھے کے سوکھے ہی رہتے ہیں اسی طرح بھگتی سے عاری لوگوں کے دل بھی خشک اور سوکھے ہوتے ہیں (۳) اس کلجگ میں جبکہ انسان کے اعمال سخت قابلِ نفرت اور ناپاک ہو چکے ہیں صرف پربھو بھگتی سے ہی مکتی مل سکتی ہے اس لئے ستگورو فرماتے ہیں کہ وہی شخص خوش قسمت ہے جو کہ پربھو بھگتی میں لگا رہتا ہے ﴿

ایک اونکار ستگور پرشاد

شبد راگ آسا محلہ ۹ پہدے

اک پاؤ

رے من اوٹ لیہو ہری ناما
جاکے سمرن درمتی ناسے پاؤ ہی پد نربانا

بڈ بھاگی تیہی جن کو جانو جو ہری کے گن گاوے	۱
جنم جنم کے پاپ کھوے کے پھن بیکنٹھ سدہاوے	۱
اجامل کو انت کال میں نارائن سدھی آئی	۲
جا گتی کو جوگیشور باچھت سو گتی چھن مہی پائی	۲
ناہن گن ناہن کچھ بدیا دھرم کون گیہ (جن نہ ناہے) (کنھ ہنا)	۳
نانک برد رام کا دیکھو ابھے دان تیہی دینا (ہیں)	۳

ترجمہ معہ تشریح ۔ اے من ! پربھو کی شرن میں آ ۔ جس کی بھگتی سے

تمام کج فہمی دُور ہو جاتی ہے اور نربان یعنی نجات کا درجہ ملتا ہے
(۱) اس اِنسان کو بڑا ہی خوش قسمت سمجھو جو پربھو کے گیت گاتا ہے
اور جنم جنم کے پاپوں کو دُور کر کے سورگ کے آنند لوٹتا ہے۔ پربھو بھگتی
کی ہی یہ مہما ہے کہ اجامل نے اپنے آخری وقت میں سچے دل سے ان
کا نام لیا اور وہ رتبہ حاصل کیا جس کی بڑے بڑے یوگی یوگ و تپ
کر کے کامنا کرتے ہیں اسی طرح گج رہا تھی اکو جس میں کچھ علم نہ تھا
لیکن پربھو کی اپار دیا دیکھو کہ اُسے بھی ابھے دان ملا۔

شبد ۲۴ راگ ام کلی محلہ ۹ تلپد کے

اکر ہاؤ	سادھو کون جگت اب کیجے جاتے دُرمتی سگل بناسے رام بھگتی من بھیجے

۱	من مایا میں اُرجھ رہیو ہے بوجھے نہیں کچھ گیانا
	کون نام جگ جائے بیہرے پاوے پد نربانا
۲	بھئے دیال کرپال سنت جن تب یہ بات بتائی
	سرب دھرم مانو تیہی کئے جہہ پربھ کیرتی گائی
۳	رام نام نرلس یا مرہیں نمکھ ایک اُردھارے
	جم کو ترانس مٹے نانک تیہی اپنو جنم سنوارے

ترجمہ معہ تشریح ۔ آخر کیا تدبیر کی جائے کہ جس سے تمام کج فہمی

دُور ہو جاوے اور پربھو بھگتی میں من مشغول ہو جاوے۔ یہ من مایا میں اُلجھ رہا ہے اور کچھ بھی گیان نہیں سیکھتا۔ آخر وہ کونسا نام ہے کہ جس کے سمرن سے نروان پد مل سکتا ہے؟ (۲) سنت مہاتما لوگ جب دُنیاوی موہ مایا میں پھنسے ہوئے اِنسانوں کی یہ حالت دیکھتے ہیں تب اُنھوں نے دیال ہو کر یہ اُپدیش دیا کہ پربھو بھگتی ہی تمام مذاہب کا سار ہے جو اِنسان پربھو کے گیت گاتا ہے سمجھ لو کہ اس نے تمام دھرم کرم سِدھ کر لئے۔ اِس لئے ست گورو جی بھی اُپدیش دیتے ہیں کہ اے انسان! اگر تو پرماتما کا نام دن رات گھڑی گھڑی۔ پل پل میں ہر وقت یاد رکھے تو تیرے تمام خوف و ہراس مٹ جاویں اور تیرا جنم سنور جائے۔ یعنی تو نِربان کے درجہ کو حاصل کرے ۔

	شبد ۳۴ راگ رام کلی محلہ ۹ تِپدے	
اک اونکار	پرانی نارائن سُدھ لیہ چھِن چھِن اودھ گھٹے نس باسر برتھا جات ہے دیہہ	
	ترنا پَو بِکھین سوں کھویو بال پنا اگیانا (جوانی)	۱
۱	بِردھ بھیو اجھوں نہیں سمجھے کون کومتی اُرجھانا	
	مانس جنم دیو جِہ ٹھاکر سو تیں کیوں بسرایو	۲
۲	مُکت ہوت نر جا کے سمرن نمکھ نہ تا کو گایو	

۳ بابا کو بد کیہا کرت ہے سنگ نہ کاہو جائی
نانک کہت چیت چنتا من ہوئی ہے انت سہائی ۳

(اوپر حاشیے میں: گمبیر، چنتا)

ترجمہ معہ تشریح - اے انسان! پرماتما کو یاد کر- لمحہ لمحہ میں عمر کم ہوتی جاتی ہے اور عمر عبث ضائع جارہی ہے (۱) جوانی کو تو نے وشیوں میں گنوا دیا۔ اور لڑکپن کھیل کود وجہالت میں بسار دیا اب بوڑھا ہو کر بھی نہیں سمجھتا؟ مورکھ! آخر تو کس کج فہمی میں پھنسا ہوا ہے۔ جس پربھو نے تجھے انسانی جسم دیا تھا۔ تم نے اسکو کیوں بھلا دیا؟ اے انسان! جس پربھو کی بھگتی سے دکھوں و تکلیفوں سے نجات ملتی ہے تو ایک لمحہ بھی اسکو یاد نہیں کرتا۔ اے غافل! اس مایا کا مان کیا کرتا ہے یہ تو کسی کے ساتھ نہیں گئی اور تیرے ساتھ بھی یقیناً نہ جاوے گی۔ ستگورو کہتے ہیں کہ اس پربھو کو یاد کر جو کہ آخر کار تیرا مددگار ہوگا۔

ایک اونکار ستگور پرشاد

شبد ۴۴ راگ گوڑی محلہ ۹

آرتھاد: ہری کو نام سدا سکھدائی
جا کو سمر اجامل ادھریو گنکا ہو گتی پائی

۱ پنچالی کو راج سبھا میں رام نام سدھ آئی
(دروپدی)

۱ تاکو دُکھ ہیرد کرُونامے اپنی بَنج بڑھائی
جہہ نر جس کر پاندھی گا یونا کو ہیو سہائی ۲
۲ کہہ نانک میں اہی بھروسے گہی آن سرنائی

اسی

ترجمہ معہ تشریح - پربھو کا نام ہی سدا سُکھ کا دینے والا ہے جس کا سمرن کرکے اجامل جیسا پاپی اس بھوساگر سے پار اُتر گیا اور گنگا ویشیا کو اُتم گتی مل گئی (۱) مہارانی دروپدی کو جب دُشٹ دریودھن نے تنگ کیا تو اس نے بھگوان کو یاد کیا - بھگوان نے اسیوقت اس دیوی کی مُصیبت دُور کی - اور بتلا دیا کہ پربھو ہمیشہ اپنے بھگتوں کے انگ سنگ رہتے ہیں - خلاصہ کوتاہ جس نے بھی اس دیا کے ساگر پربھو کی بھگتی کی - پربھو اُسی کے مددگار رہے ہیں - ستگورو جی فرماتے ہیں کہ مجھے بھی یہی بھروسہ ہے - اسلئے میں بھی بھگوان کی شرن میں آیا ہوں *

شبد ۵۴ راگ گوڑی محلہ ۹

آک لہاؤ
اب میں کہا کروں ری مائی
سگل جنم وِشین سیوں کھویا سمریو نا ہِ کنہائی

۱ کال پھاس جب گر میں میلی تہہ سدھ سب بسرائی
۱ رام نام بن یا سنکٹ میں کو اب ہوت سہائی
چو سمپت اپنی کر مانی چھن موں بھئی پرائی ۲

ادری

۲	کہو نانک اُیہہ سوچ رہی من ہری جس کیوں نہ گائی

ترجمہ معہ تشریح - پاپی اور گنہگار انسان جب مرنے لگتا ہے تو روتا ہے کہ ہائے مائی! اب میں کیا کروں - میں نے اپنی تمام زندگی وشیوں میں ضائع کر دی اور اپنے مالک حقیقی کا نام نہیں لیا۔ اب جبکہ کال کی پھانسی گلے میں پڑی ہے تو اس نے تمام شدھ بدھ ہی بسار دی ہے - ایسی مصیبت میں بنا رام کے نام کے کون مددگار ہو سکتا ہے؟ آہ جس دھن دولت جائیداد - استری - بچوں و دوستوں کو میں اپنا سمجھتا تھا - وہ ایک لمحہ میں بیگانے ہو گئے - آہ! یہی حسرت رہ گئی کہ پربھو کا سمرن کبھی نہ کیا گیا اور ساری عمر یوں ہی ضائع کر دی ۔

شبد ۲۴۹ راگ رام کلی محلہ ۹

آئی نا دُ	مائی میں من کو مان نہ تیاگیو مایا کے مد جنم سرا ئیو رام بھجن نہیں لاگیو

۱	جم کو ڈنڈ پر یو سر اوپر تب سووت تے جاگیو کہا ہوت اب کے پچھتائے چھوٹت ناہیں بھاگیو	۱
۲	ایہہ چنتا اُپجی گھٹ میں جب گورو چرنن انوراگیو سپھل جنم نانک تب ہوا جو پربھو جس میں پاگیو	۲

ترجمہ معہ تشریح - افسوس میں نے من کا مان نہ چھوڑا - مایا کے

نشے میں جنم ضائع کر دیا اور پربھو بھگتی کی طرف رجوع نہیں کیا اب جبکہ موت کا ڈنڈا سر پر آ پڑا۔ تو خوابِ غفلت سے بیدار ہوا۔ اور اپنے کئے پر پشیمان ہونے لگا۔ مگر اب پچھتائے کیا ہوتا ہے اب تو رہائی کا کوئی اور وسیلہ ہی نہیں ہے جب اس قسم کی چنتا میرے دل میں پیدا ہوئی۔ تو میں گورو کی چرن میں جا کر گر پڑا۔ گورو نے مجھے پربھو بھگتی کا اُپدیش کیا۔ اس اُپدیش کے مطابق میں نے جب سچے دل سے بھگتی کی تو میرے تمام گناہ اور پاپ دُور ہو گئے اور میرا جنم سپھل ہو گیا۔ یہ ایشور بھگتی کا ایک ادنےٰ کرشمہ ہے ❖

پربھو کی پاپتا

ایک اُنکار ستگور پرشاد

شبد کا سہ راگ بسنت ہنڈول محلہ ۹

ساد ہو یہ تن متھیا جانو
یا بھیتر جو رام بست ہے ساچو تا ہی پچھانو

1 ایہہ جگ ہے سمپت سپنے کی دیکھ کہا ایڈا نو

1 سنگ تمہارے کچھ نہ چالے ناہی کہا لپٹانو
2 اُستتی نندا دوا دُو پر ہر ہری کیرتی اُر آنو
3 جن نانک سب ہی ہیں پورن ایک پرکھ بھگوانو

ترجمہ معہ تشریح - اے سادھو! یہ ہاڑ - مانس اور چمڑے کا بنا ہوا جو جسم ہے اُسے تم جھوٹا ہی جانو - اور اس کے اندر جو ہر جگہ حاضر ناظر پربھو بستا ہے صرف اسی مالک کو سچا سمجھو - یہ دُنیا مانند خواب ہے اسکو دیکھ کر کیا اکڑتے ہو؟ اس دُنیا میں سے تمہارے ساتھ کچھ بھی نہ جائیگا پھر تم اس میں کیوں غلطان رہتے ہو؟ تمہیں تو یہی مناسب ہے کہ تعریف اور مذمت سے بالاتر ہو کر صرف پربھو بھگتی میں ہی اپنے دل کو لگاؤ - جو کہ گھٹ گھٹ کے باسی پورن برہم بھگوان ہیں۔

شبد ۳ راگ بسنت ہنڈول محلہ ۹

اک پاؤ

پاپی ہیئے میں کام بسائی
من چنچل یا تے گہیو نہ جائی

1 جوگی جنگم اَر سنیاس — سب ہی پر ڈاری یہہ پھاس 1
2 جیہہ جیہہ ہری کو نام سنبھار — تے بھو ساگر اُترے پار 2
3 جن نانک ہری کی سرنائی — دیجے نام رہے گن گائی 3

ترجمہ معہ تشریح - پاپی ہردے میں کام بستا ہے اسی وجہ سے چنچل من

قابو میں نہیں ہوتا (۱) جوگی۔ جتی اور ستیا سی، سب پر ہی کام کا پھندا پڑا ہوا ہے۔ ہاں جو جو خوش قسمت لوگ پربھو کے نام کو ہمیشہ یاد رکھتے ہیں وہ اس بھو ساگر سے پار اترتے ہیں۔ ستگورو کہتے ہیں اے پربھو میں آپ ہی کی شرن میں رہوں۔ مجھے نام دان دیجئے۔ تاکہ میں سدا آپ کے گن گاؤں (رہاؤ) ۳

شبد ۹۸ راگ بسنت ہنڈول محلہ ۹

آلاپ
مائی میں دھن پائیو ہری نام
من میرو دھاون تے چھوٹیو کر بیٹھو بسرام

۱ مایا ممتا تن سے بھاگی اُپجیو نرمل گیان
لوبھ موہ اہنکار پرس نہ سائے کبھی بھگتی بھگوان ۱
۲ جنم جنم کا سنشا چھوٹا رتن نام جب پایا
ترسنا سکل بناسی من تے نج سکھ ماہِ سمایا ۲
۳ جا کو ہوت دیال کرپا ندھ سو گوبند گن گاوے
کہو نانک ایہہ بدھی کی سمپے کوئی گورمکھ پاوے ۳

ترجمہ معہ تشریح:- میری بڑی خوش قسمتی ہے کہ مجھے ہری نام کی دولت میسر ہوئی اب میرا من اِدھر اُدھر بھٹکنے سے باز ہو کر شانت ہو گیا ہے (۱) مایا اور ممتا اس تن کی کو چھوڑ کر بھاگ گئے ہیں۔ اور

نرمل گیان پیدا ہو گیا ہے - لوبھ - موہ اب مجھے چھو بھی نہیں سکتے کیونکہ
اب میں نے پربھو بھگتی اختیار کر لی ہے اس پربھو کے نام رتن کو پا کر
میں تمام رنج ملال ہو گیا ہوں - میرے جنم جنم (کئی جنموں) کے شکوک رفع
ہو گئے اور ہوا و ہوس بھی سب کافور ہو گئی - اور من میں حقیقی سکھ اور
شانتی پیدا ہوئی - میں واقعی بہت خوش قسمت ہوں - کیونکہ جس پر پربھو
کی کرپا ہوتی ہے وہ ہی پربھو بھگتی کی طرف رجوع کرتا ہے - ستگورو جی
کہتے ہیں کہ یہ بھگوان کی دیا ہے اسے کوئی گورمکھ ہی پا سکتا ہے ॥

شبد ۵ راگ بسنت ہندول محلہ ۹

من کہا بسارو رام نام
تن بنسے جم سوں پرے کام رہاؤ

1 ایہہ جگ دھوئے کا پہار
تے ساچا مانیا کیہہ بچار 1
2 دھن دارا سمپت گریہہ
کچھ سنگ نہ چالے سمجھ لیہہ 1
3 اک بھگتی نارائن ہوئے سنگ
کہو نانک بھج تہہ ایک رنگ

ترجمہ معہ تشریح - اے من! تو نے پربھو کے نام کو کیوں بھلا دیا

یہ جسم فنا ہو جائیگا اور تو موت کے چنگل میں پھنس جائیگا (۱) یہ دُنیا دھوکے کا پہاڑ ہے تُو نے اُسے کیا سوچ کر سچا سمجھ لیا ہے۔ بھائی! جھوٹ آخر جھوٹ ہے۔ دولت۔ عورت اور گھر وغیرہ ان میں سے کچھ بھی تیرے ساتھ نہ جائیگا۔ یہ اچھی طرح سمجھ لے۔ صرف ایک پربھو کی بھگتی ہی ساتھ جائیگی۔ پس تو اُسی ایک سرب آدھار کا بھجن کر۔

شبد ۱۵ راگ بسنت ہنڈول محلہ ۹

اک رہاؤ
کہا بھولیو رے جھوٹے لوبھ لاگ
کچھ بگریو ناہیں اجھو (ابھی بھی) جاگ

۱ سم سُپنے کے اِہ جگ جان
بنسے چھن میں ساچی مان ۱
۲ سنگ تیرے ہری بسنت نیت (ہمیشہ)
نس باسر بھج تاہی میت (دوست) ۲
۳ بار انت کی ہوئی سہائے
کہو نانک گن تا کے گائے ۳

ترجمہ معہ تشریح۔ اے نادان! جھوٹے لوبھ لالچ میں پھنسکر تُو کیوں بھول رہا ہے۔ اب بھی کچھ نہیں گیا ہے۔ ہوشیار ہو جا۔ اس دُنیا کو خواب کی مانند سمجھ۔ یہ ایک لمحہ میں ضائع ہو جانے والی چیز ہے۔

تیرا سدا کا ساتھی پربھو ہی ہے جو کہ ہمیشہ تیرے ساتھ رہتا ہے اے دوست! تو دن رات اُسی کا بھجن کر۔ آخر وہی تیرا مددگار ہوگا پس تو اُس کے گُن گایا کر۔

ایک اونکار ستگور پرشاد

شبد ۲۵ راگ سارنگ محلہ ۹

ہری بن تیرو کو اُو نہ سہائی
کا کی مات پتا سُت بنتا کو کاہو کو بھائی
(لڑکی)

۱	دھن دھرنی ار سمپت سگری جو مانیو اپنائی تن چھوٹے کچھ سنگ نہ چالئے کہا تاہی لپٹائی	۱
۲	دین دیال سدا دُکھ بھنجن تا سیوں رُچ نہ بڑھائی نانک کہت جگت سبھ متھیا جیوں سپنا رینائی (رات)	۲

ترجمہ معہ تشریح۔ اے اِنسان! پربھو کے بغیر تیرا کوئی بھی مددگار نہیں ہے کون کس کی ماتا اور کون کس کا پتا۔ کہاں کا بیٹا اور کہاں کا باپ۔ اے بھائی! کون کس کا ہے؟ یعنی کوئی کسی کا نہیں ہے (۱) دھن دولت۔ زمین اور جائیداد جو تو اپنی مانے بیٹھا ہے۔ جب جسم علیحدہ ہوتا ہے تب یہ یہیں رہ جاتی ہے۔ ساتھ نہیں جاتی۔ پھر تو اس میں کیوں

نادان ہے۔ پربھو دینا دیال اور ہمیشہ دُکھوں کے دُور کرنیوالا ہے
اس سے کیوں محبت نہیں بڑھاتا۔ ستگورو کہتے ہیں کہ یہ دُنیا جھوٹی
ہے۔ محض خواب کی مانند ہے اسکی حقیقت کو سمجھ کر ہی اسے بھوگنا چاہیئے۔

شبد ۵ راگ سارنگ محلہ ۹

ٹیک	کہا من بکھیان سیوں لپٹائی یا جگ میں کیوں کوؤ رہن نہ پاوے اک آوے اک جائی
۱ ۱	کاں کو تن دھن سمپت کا کی کا سیوں نیہہ لگائی جو دیسے سو سگل بنا سے جیوں بادر کی چھائی
۲ ۲	تج ابھمان سرن سنتن گہو مکت ہوئی چھن ماہیں جن نانک بھگونت بھجن بن سکھ سپنے بھی ناہیں

ترجمہ و تشریح۔ اے من! تو کیوں وِشیوں میں غلطان ہوا جاتا ہے۔ اس دُنیا میں ایک آتا ہے اور ایک جاتا ہے کوئی مستقل طور پر رہنے نہیں پاتا (۱)، یہ جسم اور دولت کس کی؟ جائیداد کس کی؟ یعنی کسی کی بھی نہیں ہے۔ پھر تو کس سے موہ لگائے ہوئے ہے۔ جیسے آسمان پر بادل آتے ہیں اور چھپ جاتے ہیں اسی طرح اس دُنیا میں جو نظر آتا ہے وہ سب فنا ہو جائیگا۔ اس لئے تو غرور کو چھوڑ کر پربھو کی شرن میں آ۔ جس سے ایک لمحہ میں تجھ کو دُنیاوی رنج و الم سے نجات مل جائیگی۔

ستگورو کہتے ہیں کہ اے من! یہ تو اچھی طرح یاد رکھ کہ تو خوشی اور سُکھ کی تلاش میں خواہ کہیں بھٹکتا رہ تجھے سُکھ نہیں ملے گا۔ کیونکہ ہنا پربھو کی بھگتی کے خواب میں بھی اِنسان کو سُکھ نہیں مل سکتا ہے جو لوگ پاپی اور گنہگار رہے اُنہیں بُرے خواب ہی آیا کرتے ہیں۔ اس لئے اُنہیں خواب میں بھی سُکھ نہیں ملتا۔

شبد ۹ راگ سارنگ محلہ ۹

	کہا نرا پنو جنم گنوا وے مایا بکھیا رتن رچیو رام سمرن نہیں آوے	اک ہاڑ
۱	ایہہ سنسار سگل ہے سپنو دیکھ کہاں لوبھاوے جو اُپجے سو سگل بناسے رہن نہ کو او پاوے	۱
۲	متھیا من ساچو کر مانیو ایہہ بدھی آپ بندھاوے جن نانک سو مُکت کہا وا رام بھجن چت لاوے	۲

ترجمہ مع تشریح۔ اے اِنسان! کیوں اپنا جنم ضائع کرتا ہے مایا کے نشے میں اور وشیوں کے انند میں غلطان ہو کر تو پربھو کی شرن میں نہیں آتا۔ (۱) یہ دُنیا تو خواب کی مانند ہے تو کیا دیکھ کر اس پر موہت ہو گیا ہے جو پیدا ہوا وہ سب فنا ہوگا۔ یہاں کوئی رہنے نہیں پاتا۔ اِس جھوٹے جسم کو سچا سمجھ کر تو اپنے آپ کو خود ہی بندھن میں ڈالتا ہے۔

ستگورو کہتے ہیں وہی انسان اِس دُنیا سے آزادی حاصل کر سکتا ہے جو کہ پربھو بھگتی میں اپنے من کو لگا دے ٭

شبد ۵۵ راگ سارنگ محلہ ۹

اک اونکار

من کر کبہوں نہ ہری گُن گایو
بکھیا سکت رہیو نس باسر کینو اپنو بھایو (چلا)

۱ گورا پدیش سُنیو نہیں کانن (کانوں سے) پرودارا لپٹایو ۱
پرنندا کارن بہو دھاوت سمجہیو نا سمجھایو (سمجھایا ہوا) ۱
کہا کہوں میں اپنی کرنی جہہ بدہی جنم گنوایو ۲
کہہ نانک سب اوگن مو (مجھ) میں راکھ لیہو سرنایو ۲

ترجمہ معہ تشریح۔ من لگا کر کبھی پربھو کے گُن نہیں گائے ہمیشہ دن رات وِشیوں میں غلطان رہا اور جو دل میں آیا۔ وہی کیا (۱) ستگورو کے اُپدیش کو کانوں سے نہیں سُنا اور پر استری و پرائی دولت میں من کو لگایا۔ دوسروں کی نندا کے لئے بہت جگہ مارا مارا پھرا۔ اور گورو کے سمجھانے بھی نہیں سمجھا۔ افسوس! میں اپنا سیاہ اعمالنامہ کیا بیان کروں کہ میں نے جس سے اپنا جنم ضائع کر دیا۔ مجھ میں تمام عیب ہیں میں پاپوں میں غلطان ہوں۔ اسے پربھو مجھے اپنی شرن میں لیلو ٭

ایک اُنکار ست نام کرتا پُرکھ ۔ نربھو ۔ نرویر ۔ اکال مُورت ۔ اجونی سے بھنگ گورپرشاد

شبد ۵۶ (راگ جیجاونتی محلہ ۹)

رام سمر رام سمر یہی تیرے کاج ہے
مایا کو سنگ تیاگ پربھ جُو کو سرنی لاگ جگت سُکھ مان متھیا جھوٹو سبھ ساج ہے ۱ رہاؤ

۱ سُپنے جیوں دھن پچھان کاہے پر کرت مان
بارُو کی بھیت جیسے بسُودھا کو راج ہے ۱
۲ نانک جن کہت بات بنسی جیہے تیرو گات
چھن چھن کری گیو کال تیسے جات آج ہے ۲

ترجمہ معہ تشریح ۔ پربھو کے نام کو ہمیشہ ضرور دھیان میں لا ۔ تیرے اس دُنیا میں آنے کا یہی مقصد ہے ۔ موہ مایا کا ساتھ چھوڑ کر پربھو جی کی شرن میں آجا ۔ اس دُنیا کے سُکھوں کو جھوٹا جان ۔ یہ سب سامان و سامان جھوٹا ہے دُنیوی دولت کو خواب کی دولت سمجھ ۔ تو کس پر مان کرتا ہے ، جیسے ریت کی دیوار نہیں ٹھہر سکتی ۔ اس دُنیا کا عیش و عشرت بھی دیر پا نہیں ہے ۔ ستگورو کا اُپدیش ہے کہ تیرا یہ جسم فنا ہو جائیگا لمحہ لمحہ کرکے کال گذر جاتا ہے ۔ جس طرح آج کا دن گذر گیا ۔ اسی طرح تیری عمر بھی گذر جائے گی ۔ اسلئے وقت کو ضائع نہ کر ۔ اور پربھو کا بھجن کر ۔

شبد ۵۷ راگ جیجاونتی محلہ ۹

رام بھج رام بھج جنم سرات ہے
کہوں کہا بار بار سمجھت ناہہ کیوں گنوار بنست نہ لگے بار اورے سم گات ہے ۱ رہاؤ

سگل بھرم ڈار دیہی گوبند کو نام لیہہ ۱
انت بار سنگ تیرے ایہے ایک جات ہے ۱
بکھیا بکھ جیوں بسار پربھ کو جس ہئے دھار ۲
نانک جن کہہ پکار اوسر بہات ہے ۲

ترجمہ مع تشریح۔ پربھو کی بھگتی کر۔ یہ جنم عبث ضائع جا رہا ہے بار بار یہی کہتا ہوں۔ اے گنوار من پھر بھی نہیں سمجھتا۔ کہ جسم مانند اولے کے ہے اسے گرتے دیر نہیں لگتی (۱) تمام شکوک کو دُور کر دے اور پربھو کا نام لے۔ کیونکہ آخری بار صرف ایک یہی تیرے ساتھ جائیگا۔ دُنیاوی وِشیوں کو زہر کی طرح مہلک سمجھ کر چھوڑ دے۔ اور پربھو کی بھگتی دل میں اختیار کر۔ ستگورو باواز بلند کہتے ہیں کہ وقت گذرتا جاتا ہے پھر ہاتھ نہ آئیگا۔

شبد ۵۸ راگ جیجاونتی محلہ ۹

رے من کون گتی ہوئی ہے تیری

ایہہ جگ میں رام نام سو تو نہیں سنیو کان گھین سیوں اتی لبھان مت ناہِن پھیری ۔ رہاؤ

۱ مانس کو جنم لین سمرن نا نہہ نمکھ کین
دارا سکھ بھیو دین پاگہ پاؤں پری بیری ۱
۲ نانک جن کہہ پکار سپنے جیوں جگ پسار
سمرت نا نہہ کیوں مرار مایا جا کی چیری ۲

ترجمہ معہ تشریح ۔ اے من! تیری کیا حالت ہوگی ۔ اس دُنیا میں ایک رام نام ہی سار ہے سو تو نے اپنے کان سے نہیں سُنا ۔ وشیوں میں بہت ہی غلطان رہا اور اپنی عقل کو سیدھے راستے پر نہیں لگایا (۱) انسان کا جسم پاکر ایک گھڑی بھی سچے دل سے پربھو کو یاد نہیں کیا ۔ اپنی اہلیہ کے سُکھ میں پھنس کر غلام بنگیا اور پاؤں میں موہ کی بیڑی پڑگئی ۔ ستگورو کہتے ہیں کہ یہ دُنیا تو مانند خواب ہے پھر تو پربھو کو کیوں یاد نہیں کرتا ۔ کہ مایا (دُنیاوی عیش و عشرت) جس کے دروازے کی لونڈی ہے ۔

شبد ۵۹ (راگ جیجاونتی محلہ ۹)

بیت جیہے بیت جیہے جنم اکاج رے
نس باسر سُنی کے پران سمجھت نا نہہ رے اجان کال تو پہوچیو آن کہا جیہے بھاج رے ۔ رہاؤ

۱ اِستھر جو مانیو دیہہ سو تو تیرو ہوئی ہے کھیہہ

۱	کیوں نا ہری کو نام لیہہ مُورکھ نِلاج رے رام بھگتی ہیئے آن چھاڈ دے تے من کو مان نانک جن ایہہ بکھان جگ میں براج رے	۲
۲		

ترجمہ معہ تشریح۔ اے نادان! تیرا جنم عبث ہی گذر رہا ہے۔ پُرانے مہاتماؤں کی کتھائیں سُنکر بھی تُو نہیں سمجھتا کہ زندگی کا مدعا کیا ہے کال اب تیرے سر پر کھڑا ہے کہاں بھاگ کر جائیگا؟ (۱) جس دیہم کو تو دائمی سمجھے ہوئے ہے وہ تو تیری خاک میں مل جائے گی۔ پھر اے مُورکھ بے شرم! کیوں پربھو کا نام نہیں لیتا۔ پربھو کی بھگتی کو دل میں لا اور من کا مان چھوڑ دے۔ ستگورو جی کا یہ اُپدیش ہے کہ ایسا بن کر تُو دُنیا میں زندگی بسر کر۔ تبھی تیرا بھلا ہوگا۔

	ایک اُنکار ستگور پرشاد	
	شلوک محلہ ۹	

(۱) گن گوبند گایو نہیں جنم اکارتھ کین
کہو نانک ہری بھج منا جیہی بدھی جل کو مین
(۲) بکھین سیوں کاہے رچیو نکھ نہ ہوؤ اداس
کہو نانک ہری بھج منا پڑے نہ جم کی پھاس
(۳) ترنا پو ایوں ہی گیو لیو جرا تن جیت

کہو نانک ہری بھج منا اُودھ جات ہے بیت

(۴) بردھ بھیو سوجھے نہیں کال پہوچیو آن
کہو نانک نر باورے کیوں نہ بھجے بھگوان

(۵) دھن دارا سمپت سگل جن اپنی کر مان
ان میں کچھ سنگی نہیں نانک ساچی جان

(۶) پتت اُدھارن بھے ہرن ہری اناتھ کے ناتھ
کہو نانک تیہی جانئے سدا بست تم ساتھ

(۷) تن دھن جہہ تو کو دیو تا سیوں نیہہ نہ کین
کہو نانک نر باورے اب کیوں ڈولت دین

(۸) تن دھن سنپے سُکھ دیو ار جہہ نیکے دھام
اور جس نے
کہو نانک سن رے منا سمرت کاہے نہ رام

(۹) سب سُکھ داتا رام ہے دُوسر ناہن کوئی
کہو نانک سُن رے منا تہہ سمرت گتی ہوئی

(۱۰) جیہی سمرت گتی پایئے تیہی بھج رے ہیں بیت
کہو نانک سُن رے منا اودھ گھٹت ہے نیت
روز

(۱۱) پانچ تت کو تن رچیو جان ہو چتر سُجان
جہہ تے اُپجے نانکا لین تا ہی میں مان

(۱۲) گھٹ گھٹ میں ہری جُو بسے سنتن کہیو پکار
کہو نانک تیہی بھج منا بھو ندہ اُتر ہی پار

(۱۳) سُکھ دُکھ جہہ پرسے نہیں لوبھ موہ ابھمان
کہو نانک سُن رے منا سو مُورت بھگوان

(۱۴) اُستتی نندا ناہیہ جیہی کنچن لوہ سمان
کہو نانک سُن رے منا مُکت تاہی تے جان

(۱۵) ہرکھ سوگ جاکے نہیں بیری میت سمان
کہو نانک سُن رے منا مُکتی تاہی نے جان

(۱۶) بھے کاہُو کو دیت ناہہ نا بھے مانت آن
کہو نانک سُن رے منا گیانی تاہی بکھان

(۱۷) جیہی بکھیا سگلی تجی لیو بھیکھ بیراگ
کہو نانک سُن رے منا تیہی نر ماتھے بھاگ

(۱۸) جیہی مایا ممتا تجی سب تے بھیو اُداس
کہو نانک سُن رے منا تیہی گھٹ برہم نواس

(۱۹) جیہی پرانی ہوں میں تجی کرتا رام پچھان
کہو نانک وہ مُکت نر یہہ من ساچی جان

(۲۰) بھے ناشن درمتی ہرن کلی میں ہری کو نام
نِس دن جو نانک بھجے سپھل ہوئیں تیہی کام

(۲۱) جہا گُن گوبند بھجو کرن سنو ہری نام
کہو نانک سُن رے منا پرہی نہ جم کے دھام

(۲۲) جو پرانی ممتا تجے لوبھ موہ ہنکار
کہو نانک آپن ترے اورن لیت اُدھار

(۲۳) جیوں سپنا ار پیکھنا ایسے جگ کو جان
ان میں کچھ ساچو نہیں نانک بن بھگوان

(۲۴) نس دن مایا کارنے پرانی ڈولت نیت

کوٹن میں نانک کوؤ نارائن جہہ چیت

(۲۵) جیسے جل تے بدبدا اُتپجے بنسے نیت
بلبلہ روز
جگ رچنا تیسے رچی کہونانک سن میت

(۲۶) پرانی کچھو نہ چیتئی مد مایا کے اندھ
کہونانک بن ہری بھجن پرت تاہی جم پھند

(۲۷) جو سکھ کو چاہے سدا سرن رام کی لیہہ
کہونانک سن رے منا دُرلبھ مانکھ دیہہ

(۲۸) مایا کارن دھاوہی مورکھ لوگ اجان
کہونانک بن ہری بھجن برتھا جنم سران
ضائع کیا

(۲۹) جو پرانی نس دن بھجے رام روپ تیہی جان
ہری جن ہری انتر نہیں نانک ساچی جان

(۳۰) من مایا میں بندھ رہیو بسریو گوبند نام
کہونانک بن ہری بھجن جیون کَونے کام
کس

(۳۱) پرانی رام نہ چیتئی مد مایا کے اندھ
کہونانک ہری بھجن بن پرت تاہی جم پھند

(۳۲) سکھ میں بہو سنگی بھئے دکھ میں سنگی نہ کوئے
کہونانک ہری بھج منا انت سہائی ہوئے

(۳۳) جنم جنم بھرمت پھریو مٹیو نہ جم کو تراس
کہونانک ہری بھج منا نربھے پاوہی باس

(۳۴) جتن بہت میں کر رہیو مٹیو نہ من کو مان
دُرمتی سیوں نانک بندھیو راکھہ لیہو بھگوان

(۳۵) بال-جوانی اَر بِردھ پھُن تین اوستھا جان
کہو نانک ہری بھجن بِن بِرتھا سب ہی مان

(۳۶) کرنو (کرنا) ہُتو (تھی) سو نا کیو پریو لوبھ کے پھند
نانک سمیوں رم گیو اب کیوں رووت اندھ

(۳۷) من مایا میں رم رہیو نکست ناہیں میت
نانک مورت چِتر جیوں چھاڈت ناہیں بھیت

(۳۸) نر چاہت کچھ اور اور ہی کی اور بھئی
چِتوت رہیو ٹھگور نانک پھاسی گل پری

(۳۹) جتن بہت سُکھ کے کیئے دُکھ کو کیو نا کوئی
کہو نانک سُن رے منا ہر بھاوے سو ہوئی

(۴۰) جگت بھکھاری پھرت ہے سب کو داتا رام
کہو نانک من سمر تیہ پورن ہوویں کام

(۴۱) جھوٹے مان کہا کرے جگ سپنے جیوں جان
ان میں کچھ تیرو نہیں (کیوں) نانک کہیو بکھان

(۴۲) گرب (غرور) کرت ہے دیہہ کو بنسے چھِن میں میت
جیہی پرانی ہری جس کہیو نانک تیہی جگ جیت

(۴۳) جیہی گھٹ سمرن رام کو سو نر مکتا جان
تیہی نر ہری انتر (فرق) نہیں نانک ساچی مان

(۴۴) ایک بھگتی بھگوان جہہ پرانی کے نہیں من
جیسے سوکر سوان ہیں نانک مانو تاہی تن

(۴۵) سوامی کو گیرہ (گھر) جیوں سدا سوان تجت نہیں نت

نانک ایہی بدھ ہری بھجو اک من ہوئے چیت

(۴۶) تیرتھ برت اور دان کر من میں دھرے گمان
نانک نشپھل جات تیہی جیوں کنجر اسنان

(۴۷) سر کنپیو پگ ڈگمگے نین جوت تے ہین
کہو نانک ایہہ بدھ بھئی تو ونہ ہری رس لین

(۴۸) نج کر دیکھیو جگت میں کو کاہو کو ناہہ
نانک استھر ہری بھگت ہے تیہی راکھیو من ماہہ

(۴۹) جگ رچنا سب جھوٹ ہے جان لیہو رے میت
کہو نانک تھر نا رہے جیوں بالو کی بھیت

(۵۰) رام گیو راون گیو جا کو بہو پریوار
کہو نانک تھر کچھ نہیں سپنے جیوں سنسار

(۵۱) چنتا تا کی کیجئے جو ان ہونی ہوئے
یہ مارگ سنسار کو نانک تھر نہیں کوئے

(۵۲) جو اپجیو سو بنس ہے پرو آج کے کال
نانک ہری گن گائیے چھانڈ سکل جنجال

دوہرا

بل چھٹکیو بندھن پڑے کچھو نہ ہوت اپائے
کہو نانک اب اوٹ ہری گج جیوں ہوہو سہائے

بل ہویا بندھن چھٹے سب کچھ ہوت اپائے
نانک سب کچھ تمرے ہاتھ میں تم ہی ہوت سہائے

سنگ سکھا سب تج گئے کوؤ نہ نبھیو ساتھہ
کہو نانک ایہہ بپت میں ٹیک ایک رگھو ناتھہ

نام رہیو سادھو رہیو رہیو گورو گوبند
کہو نانک یہ جگت میں کن جپیو گورو منت

رام نام اُر میں گیہو جاکے سم (برابر) نہیں کوئی
جہہ سمرت سنکٹ مٹے درس تہارو ہوئی

سمپورن



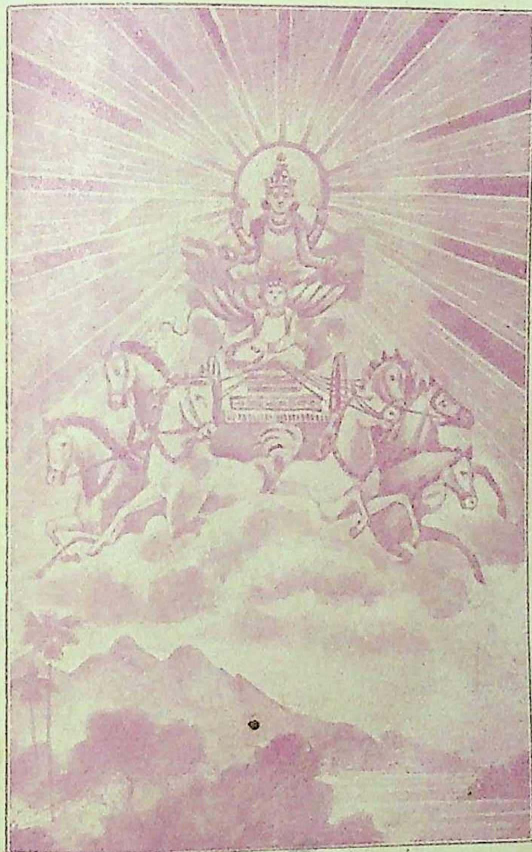
Regd. No. L. 643

اوم

مارتنڈ لاہور

(پندروزہ)

اڈیٹر پرمارتھی



قیمت سالانہ ۳ روپے ۸ر

فی پرچہ ۳ر



